Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

بیادگار: حضرت امینِ شریعت قطب عالم مفتی اعظم مولانا الحاج الشاہ

رفاقت حسین محبوب خدا قدس سرہ

دینی، روحانی، علمی، اخلاقی اور عقائد اہلسنت کا ترجمان

سہ ماہی

فیضانِ رفاقت

ہمت نگر

زیر سرپرستی جانشین حضور امینِ طریقت حضرت امینِ طریقت مولانا الحاج الشاہ محمود احمد قادری رفاقتی مدظلہ العالی

ایڈیٹر: محمد امین انجینیر رفاقتی

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

باسمہ تعالیٰ

بفیضانِ ولایت
خواجہ خواجگان سلطان الہند
غریب نواز
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بفیضانِ ولایت
حضرت سلطان المشائخ خواجہ
نظام الدین اولیاء
محبوب الٰہی قدس سرہ

بفیضانِ کرامت
حضرت مخدوم
شاہ عالم
خواجہ گجرات قدس سرہ

بفیضانِ کرم وعنایت
حضرت مخدوم الاولیاء مخدوم
شاہ علی حسین اشرفی
محبوب ربانی قدس سرہ

بفیضانِ سیادت
حجۃ الاسلام حضرت مولانا شاہ
حامد رضا قادری
قدس سرہ

بیادگار
حضرت امین شریعت قطب عالم
مفتی اعظم مولانا الحاج شاہ
رفاقت حسین
قدس سرہ

فیضانِ رفاقت

روحانی • علمی • واخلاقی اور عقائد اہلسنت کا

سچا ترجمان

سہ ماہی

ہمت نگر

زیر سرپرستی: جانشین امین شریعت حضرت امین طریقت مولانا الحاج الشاہ محمود احمد قادری رفاقتی مدظلہ العالی

ایڈیٹر: محمد امین انجینئر رفاقتی

قیمت فی شمارہ: ۱۵ روپے

جولائی تا ستمبر ۲۰۰۰ء

مطابق ربیع الآخر تا جمادی الآخر ۱۴۲۱ھ

قیمت سالانہ: ساٹھ روپے

پرنٹر پبلشر محمد امین انجینئر رفاقتی نے پرنٹ ویل کمپیوٹر اور پیک ویل آفسٹ پریس سے چھپوا کر دفتر سہ ماہی فیضانِ رفاقت ہمت نگر سے شائع کیا۔

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

مجلس مشاورت

(۱) صاحب زادہ حاجی سید صدیق الحسن چشتی مونگیر ہاوس، اجمیر مقدس (۲) حضرت خواجہ سید اسلام الدین نظامی درگاہ شریف حضرت نظام الدین اولیاء دہلی (۳) حضرت سید شاہ محمد اشرف ایم، اے، ایل، ایل، بی کچھوچھہ شریف (۴) حضرت مولانا پیر سید ظل حسن اشرفی جیلانی کچھوچھہ شریف (۵) حضرت مولانا سید کلیم اشرف جائس شریف (۶) حضرت مولانا سید شاہ محمد اکمل اجملی دائر شاہ اجمل الہ آباد (۷) حضرت خواجہ سید دلاور حسین چشتی امریلی کاٹھیاواڑ (۸) حضرت مولانا فضل رسول رضوی شیخ الادب دار العلوم غریب نواز الہ آباد (۹) شیخ الحدیث مولانا معین الدین احمد آباد (۱۰) مولانا سید قمر شاہجہاں پوری کانپور (۱۱) پروفیسر ڈاکٹر فاروق احمد بہار یونیورسٹی مظفر پور (۱۲) پروفیسر ڈاکٹر منصور عالم رشیدی مظفر پور (۱۳) مولانا قاری عبد السمیع صاحب قاضی شہر کانپور۔

فہرست مضامین

اداریہ	محمد امین انجینئر	۳
جواہر القرآن	حضور امین شریعت علیہ الرحمہ	۴
حضور پاک کے دیہاتی دوست۔	جانشین حضور امین شریعت	۸
اسلام کا گھر۔	جانشین حضور امین شریعت	۹
بزرگان چشت اہل بہشت کے ارشادات۔	مولانا عامر اشرف رفاقتی	۱۰
ملفوظات حضرت خواجہ برہان الدین غریب نظامی	حضرت خواجہ پیر قمر الدین رفاقتی	۱۹
سبق آموز حکایتیں۔	ادارہ (محمد امین انجینئر رفاقتی)	۲۳
عورت اسلام کی نظر میں	احمد حسین امام خسروباپور فاقتی	۲۵
حضرت امین شریعت کی شرعی عدالت	ادارہ	۲۷
حضرت امین شریعت کی ہمہ جہت، ہمہ صفات، منفرد شخصیت۔	حضر سرکار کلاں علیہ الرحمہ	۲۸
حضرت امین شریعت اور انکا مسلک عشق واحترام۔	حضرت شیخ الاسلام	۲۹
حضرت امین شریعت کا دار الخیر اجمیر مقدس میں تحصیل علوم۔	جانشین حضور امین شریعت	۳۳
حضرت امین شریعت جامع حیثیات	مولانا فیضان احمد	۳۸
منقبت در شان حضور امین شریعت۔	مولانا انصار احمد نوری	۱۸
پیشکش:۔	مولانا محمد عامر اشرف رفاقتی	۴۳

نوادرات

☆	اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کا نادر تاریخی قطعہ، قطعہ تاریخ وفات مولانا ہدایت رسول رامپوری علیہ الرحمہ۔	۴۴
☆	حضرت صدر الشریعہ کا ایک نادر خط۔	۴۵
☆	عکس تحریر حضرت مولانا عبد العلیم آسی علیہ الرحمہ۔	۴۶
☆	فرمان ودعاء مخدوم الاولیاء علیہ الرحمہ۔	۴۷
	کلمات طیبات	۴۸

الہ آباد میں سہ ماہی فیضان رفاقت ملنے کا پتہ:۔
مولانا انصار احمد نوری، امام مسجد خانقاہ اجملی ۲۳۰/۲۰۲، دائرہ شاہ اجمل الہ آباد
رابطہ کا پتہ:۔ دفتر فیضان رفاقت نزد مدینہ مسجد پولو گراؤنڈ ہمت نگر ساورکاٹھا گجرات فون نمبر ۴۰۸۱۲ گھر کا فون نمبر ۲۵۲۱۱

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

شکر و ذکر

اداریہ

از..... محمد امین انجنیئر رفاقتی مدیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضور پر نور مخدوم الانام مرجع خاص و عام سلطان المتکلمین فخر الاماثل حضرت امین شریعت مفتی اعظم قدس سرہٗ کا فیض جو دو کرم سرزمین گجرات پر خوب خوب برسا، دور حاضر میں دین کے علم بردار، روحانیت کے مرشدین تبلیغ، و تلقین کے رہبر و رہنما، حضور پر نور مخدوم الانام امین شریعت مفتی اعظم قدس سرہٗ کے دستر خوان علم و عرفاں کے زلہ ربا میں مذہب اہل سنت کی سرگرم تبلیغ اسی حلقہ کی طرف سے ہو رہی ہے جسے حضور پر نور نے سنوارا اور سجایا تھا حضور پر نور کے تربیت یافتہ اور نظر کردہ مہر و کرم گجراتی مشائخ و علماء، خاموشی کے جذبہ اخلاص کے ساتھ گجرات کے خطہ خیرات و برکات سے بھی آگے نکل کر یورپ اور افریقی ممالک میں رشد و ہدایت کی جوت جگا رہے ہیں۔

حضور پر نور مخدوم الانام حضرت امین شریعت قدس سرہ کے فیضان دینی روحانی و علمی کا ایک سلسلہ سہ ماہی فیضان رفاقت گجراتی کی اشاعت بھی ہے جو تین برسوں سے بلاناغہ شائع ہو کر اسلام کی خدمت، مذہب اہل سنت کی بے باک حمایت و نصرت میں سرگرم ہے اس کے مضامین انفرادی شان لے کر اپنے قارئین کو دائرہ حق و حقانیت میں رکھتے ہیں، مگر بہت سے حضرات جنکی زبان گجراتی نہیں اور نہ وہ گجراتی زبان سے واقف ہیں، ایسے مخلص اور درد مند حضرات کی طرف سے شدید تقاضہ اور وہ بھی تسلسل کے ساتھ جاری رہا کہ سہ ماہی فیضان رفاقت کا اردو ایڈیشن بھی شائع ہو۔ اس تقاضہ کی اہمیت کا احساس ادارۂ فیضان رفاقت کو بھی تھا، اسی احساس کی تکمیل کی کوشش میں حضور پر نور مخدوم الانام مرجع خاص و عام امین شریعت قدس سرہ کے عرس مقدس کے مبارک ماہ، ماہِ ربیع الآخر سے اردو ایڈیشن بھی شائع کیا جا رہا ہے۔ رب کریم جل شانہ و عم نوالہٗ کے جود فضل سے امیدوار ہیں کہ رسالہ جاری رہے گا گجراتی ایڈیشن کی طرح اردو ایڈیشن بھی رہبر شریعت امین طریقت نور الاولیاء حضرت مولانا مفتی شاہ محمود احمد رفاقتی اشرفی چشتی نظامی مدظلہ النورانی کے زیر سایہ کرم شائع ہوتا رہے گا اور آپ کی ہدایت ہماری رہنمائی کرے گی اور ہم خدمت دین متین میں سرگرم عمل ہوں گے اردو اڈیشن کی اشاعت پر ہمارا سر اور ہمارا دل سجدہ شکر سے لبریز ہے اور ہم اپنے خواجگان کی عنایتوں کرامتوں کو خراج بے شمار پیش کرتے ہیں۔

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغ چشتیاں ہرگز نمیرد

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

جواہر القرآن

از حضور پر نور قدسی منزلت امین شریعت مفتی اعظم مولانا الحاج سید شاہ رفاقت حسین محبوب خدا قدس سرہٗ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

ترجمہ:-اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں شیطان مردود سے۔

تفسیر:-انسان کی بھلائی اسی میں ہے کہ اپنے آپ کو عاجز و محتاج جانے اور اللہ تعالیٰ کو مالک و قادر مانے، اس کی حمایت و پناہ ڈھونڈے اور یقین رکھے کہ کسی نیکی کا حاصل کرنا یا برائی کا دور کرنا اپنے بس کی بات نہیں، قرآن مجید کی تلاوت بہت بڑی نیکی ہے تلاوت شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ہدایت چاہے اعوذ باللہ الخ پڑھے۔

فائدہ۔شیطان کے بہکائے نفس امارہ کے فریب اور دشمن کے ظلم سے نجات حاصل کرنے کیلئے دس بار روزانہ پڑھنا چاہئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ترجمہ۔اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

تفسیر:-اللہ تعالیٰ اس ذات کا نام ہے جو تمام صفات کمالیہ کا جامع ہو۔ اور عیب و نقص سے پاک ہو۔ "الرحمٰن" بڑا مہربان "رحیم" رحمت والا ہر جائز کام کو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الخ پڑھے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، قرآن شریف کی ایک آیت ہے لیکن سورہ فاتحہ یا کسی سورۃ کا جزء نہیں۔

فائدہ:-کسی مشکل کے لئے اگر کوئی ان تینوں ناموں جو بسم اللہ شریف میں ہے بعد عصر سے مغرب تک پڑھے تو مشکل آسان ہو جائے۔ بارہ ہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دو رکعت نفل پڑھے اور اپنے مقصد کے لئے دعا مانگے خیال رہے کہ مکروہ وقت نہ ہو۔

سورہ فاتحہ :-

اس سورۃ کے بہت سے نام ہیں شفا، ام القرآن، کنز، واقعہ، الحمد، شافیہ، سبع مثانی، وغیرہم اس سورۃ کو مکی بھی کہتے ہیں اور مدنی بھی اس میں سات آیتیں، ستائیس کلمے، اور ایک سو چالیس حروف ہیں، نماز میں اس سورۃ کا پڑھنا واجب ہے۔ہاں اگر مقتدی ہو تو دوسری آیت واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہٗ الخ نے اس کو روک دیا کہ جب امام پڑھے تو سنو اور چپ رہو۔

الحمد اللہ رب العلمین۔

ترجمہ:-تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جو رب ہے سارے عالم کا۔

تفسیر:-تعریف چاہے جس کی کی جائے حقیقت میں وہ رب تعالیٰ ہی کی تعریف ہے علم پر یا حسن پر سخاوت پر یا شجاعت پر، جس چیز پر جس کسی کی تعریف کرے وہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف ہے کیونکہ وہی تمام خوبیوں کا خالق ہے۔خالق اس پرورش کرنے والے مالک کو کہتے ہیں جو اپنے مخلوق کی تربیت تدبیر و نگہداشت کرتا ہے عالم کی عقل کا ہو یا غیر کی عقل کا سب کا پالنے والا وہی ہے۔

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

الرحمٰن الرحیم ۔

ترجمہ:- بڑا مہربان رحمت والا ہے۔

تفسیر:- وہ سارے عالم کا پالنے والا ہے اس کی رحمت تمام کائنات کو عام ہے محض اپنے فضل ورحم سے سارے جہان کی پرورش فرماتا ہے

ملك يوم الدين ۔

ترجمہ:- مالک ہے جزا کے دن کا۔

تفسیر:- پہلے رحمٰن اور رحیم ذکر فرمایا۔ کہ اس کی رحمت و مہربانیوں کو دیکھ کر بندے اس کی طرف جھکیں پھر بھی اگر کوئی ادھر دھیان نہ دے تو اسے یوں جتایا کہ وہ مالک بھی ہے جزا کے دن کا۔ جبکہ بندوں کو ان کے اعمال کی پوری پوری جزا دے گا۔ جو جیسا کرے گا ویسا پائیگا۔ یہی خدا کی ایک رحمت ہے کہ وہ تربیت دونوں طرح سے فرمارہا ہے۔ کبھی ترغیب سے کبھی ترہیب (خوف دلا کر) سے۔

اياك نعبد و اياك نستعين ۔

ترجمہ:- ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ۔

تفسیر:- عبادت کہتے ہیں انتہائی درجے کی تعظیم کرنے کو کہ اس سے بڑھکر کوئی تعظیم نہیں ہے اور شریعت مطہرہ میں اس کی بہت سی صورتیں ہیں۔ بعض ظاہر سے تعلق رکھتی ہے۔ جیسے زبان سے ذکر الٰہی کرنا تلاوت قرآن مجید، تسبیح اور دعائیں، پڑھنا اور آنکھ سے شعائر اللہ کی زیارت کرنا۔ جیسے کعبہ معظمہ، روضہ منورہ، قرآن مجید کو دیکھنا اہل اللہ کو انبیاء کرام اولیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کو دیکھنا شہدائے کرام و صالحین عظام کے قبروں کی زیارت کرنا، زمین و آسمان کے عجائب کو دیکھنا جن سے خداوند قدوس کے حکیم و قادر مطلق ہونے کا حق الیقین حاصل ہو جائے۔ اور کان سے جیسے قرآن مجید کا سننا، حدیث شریف کا سننا وعظ کا سننا، اور ہر اس ذکر کا سننا جس سے خدائے تعالیٰ کی محبت بڑھے۔ اور اس کی اطاعت کا سبب پیدا ہو۔ اور بعض باطن سے تعلق رکھتی ہے جیسے آیات واحکام میں غور و فکر کرنا مصائب پر صبر کرنا محرمات و معاصی سے رکنا یہ عقل و نفس کی عبادت ہے اور قلب کی عبادت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوبوں سے محبت اور ان کے باغیوں سے نفرت رکھے اور روح کی عبادت یہ ہے کہ مشاہدہ جمال الٰہی کیطرف متوجہ ہو جائے خلاصہ یہ کہ انسان اپنی تمام ظاہری و باطنی قوتوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی رضامندی کے لئے وقف کردے۔

پھر بھی یہی سمجھتا رہے کہ جو کچھ بھی میں کر رہا ہوں مجھ سے کچھ بھی نہیں ہو سکتا جب تک تیری مدد شامل حال نہ ہو۔ لہذا یا اللہ، ہم تجھی سے مدد چاہتے ہیں اور تیری ہی مدد کے محتاج ہیں۔ اس آیات سے دونوں گروہ، قدریہ جبریہ، کارد ہو گیا،

قدریہ:- قدریہ یہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے افعال کے فاعل ہیں۔ جو کچھ ہم سے سرزد ہوتا ہے ہمارے اختیار سے ہوتا ہے۔ اور جبریہ یہ کہتے ہیں کہ ہم پتھر اور جمادات کی طرح مجبور محض ہیں اور جو کچھ ہم سے سرزد ہوتا ہے اس میں ہم کو قطعاً کوئی دخل نہیں۔ اياك نعبد و اياك نستعين نے قدریہ کا رد کر دیا کہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد کے بندہ کچھ نہیں کر سکتا، صحیح عقیدہ اہلسنت کا ہوا جو کہتے ہیں کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ اس آیات سے بعض لوگ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ کسی قسم کی مدد کسی سے مانگی گئی تو شرک ہو جائیگا۔ اس کے متعلق حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

تفسیر نقل کرتا ہوں۔ جو انہوں نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھا ہے۔ غیر سے مدد چاہنا اس طرح کہ حقیقتاً اسی کو فاعل مطلق سمجھے اس کو خود کی مدد کا ذریعہ نہ سمجھے تو یہ استعانت بالغیب حرام ہے۔ اور اگر پورا اعتماد حق تعالیٰ پر ہو اور ان کو خدائے تعالیٰ کی مدد کا ذریعہ اور خدائے تعالیٰ کی حکمتوں پر نظر رکھتے ہوئے ان سے مدد چاہے تو یہ مدد سے دور نہ ہوگا۔ اور شریعت میں یہ جائز ہے۔ اولیاء انبیاء علیہم السلام نے اسی طرح کی استعانت بالغیر کی ہے اور امت کو تعلیم دی ہے۔ اور حقیقت میں یہ استعانت بالغیر نہیں ہے بلکہ خداوند قدوس ہی سے استعانت ہے کیونکہ خاصان خدا، خدا نباشد، لیکن از خدا جدا نباشد، خاصان خدا ذات الٰہی کے مظہر ہیں ان آیتوں کے بعد (جن میں ذات و صفات الٰہی کا ذکر ہے) ایاک نعبد فرمانا اس سے معلوم ہوا کہ پہلے اعتقاد کا درجہ ہے اس کے بعد عمل کا تو عمل کی قبولیت کے لئے عقیدے کا صحیح ہونا ضروری اور مقدم ہے۔

اھدنا الصراط المستقیم :-

ترجمہ :- دکھا ہم کو سیدھا راستہ۔

تفسیر :- راستہ چلنے والوں کو چند چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ایک تو راستے کا سیدھا ہونا راستے کے خطرات سے محفوظ ہونا، پھر رفیق سفر جو راستے کے نشیب و فراز سے باخبر ہو کہ اس کی رہنمائی سے بآسانی راستہ طے ہو سکے، پھر کسی کے کہنے پر کہ میں راہ راست پر ہوں یقین نہ کر لینا چاہئے کیونکہ ہر فرقہ یہی دعویٰ رکھتا ہے کہ میں صراط مستقیم پر ہوں لہذا اس گروہ کا معین (مقرر) ہو جانا نہایت ضروری ہے۔ جو واقعی صراط مستقیم پر ہے۔

صراط الذین انعمت علیھم۔

ترجمہ :- ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔

تفسیر :- ان لوگوں کی راہ طلب کرنے کا حکم ملا جن پر خدا تعالیٰ کی نعمتیں نازل ہوئیں کیونکہ وہی بہتر رفیق ہو سکتے ہیں جن گروہ پر خدا نے اپنی نعمت اتاری وہ چار ہیں جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ السلام کی اطاعت کی وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اتاری اور گروہ انبیاء علیہم السلام اور صدیقین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور شہدائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور صالحین عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یہ چار گروہ بہترین ہیں (قرآن شریف)

اھدنا الصراط المستقیم۔ میں راہ کی طلب کا حکم ملا اور صراط الذین انعمت علیھم میں رفیق رہنما کی طلب ہے اور چار گروہ کے بیان سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ عام مسلمان صالحین کی رفاقت طلب کرے اور صالحین شہدائے کرام کی اور شہدائے کرام صدیقین کی اور صدیقین عظام حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی رفاقت کریں جن مسلمان کو انبیاء علیہم السلام کی رفاقت مطلوب ہو اسے چاہئے کہ سلسلہ بسلسلہ پہلے ان تین گروہوں کی رفاقت حاصل کرکے انہیں حضرات انبیاء کرام کی بارگاہ تک رسائی کا وسیلہ بنائے بغیر اس کے دربار رسالت تک رسائی ناممکن ہے کہ اہل اللہ کے طریقے میں داخل ہو کر ان کے وسیلے سے مرضئ حق تلاش کریں کیونکہ خدائے تعالیٰ کی نعمتیں براہ راست انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں اور صدیقین اور شہداء و صالحین کو پہونچی ہیں لہذا اسی سلسلہ میں طلب بھی ہونا چاہئے اس راستے میں جن خطرات سے گذرنا اور جن چیزوں سے پرہیز کرنا ہے اس کا بیان ہے۔

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

غیر المغضوب علیهم ولا الضالین۔

ترجمہ:- نہ ان لوگوں کا راستہ جن پر غضب نازل ہوا نہ ان لوگوں کا راستہ جو گمراہ ہوئے۔

تفسیر:- جو لوگ دین متین میں فتنہ ڈال کر اللہ و رسول کی شان میں گستاخیاں کر کے غضب الٰہی میں مبتلا ہوئے یا اللہ ان کے راستے پر نہ چلا" نہ ان لوگوں کے راستے پر چلا جو صراط مستقیم سے ہٹ کر گمراہ ہوئے۔ صراط مستقیم کی طلب بھی پوری احتیاط کے ساتھ حاصل ہونا چاہئے کیونکہ بہت سے بے دین اور گمراہ فرقے اپنے آپ کو انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی طرف منسوب کرتے اور کہتے ہیں کہ ہم انہیں انعام یافتہ حضرات کے نقش قدم پر ہیں حالانکہ یہ بالکل فریب ہے اور اولیاء و انبیاء علیہم السلام کی شان میں نہایت بے باکی، بے ادبی گستاخی ہے۔ ان کو اپنے سے بڑا سمجھنے کے لئے تیار نہیں ان سے وسیلہ حاصل کرنے کو ناجائز قرار دیتے ہیں مراتب کے منکر ہیں پھر یہ ان کے راستے پر کیسے ہو سکتے ہیں لہذا ہر مدعی کے دعویٰ کو سچ سمجھ کر ساتھ نہ ہو جانا چاہئے۔ پہلے قرآن مجید کی کسوٹی پر پرکھ لینا چاہئے۔

(طیبہ ماہنامہ ۱۹۵۹-۹-۱)

(بقیہ اسلام کا گھر) خدمت میں حاضری دے کر دلی واپس آرہے تھے سنام نام کے ایک مقام پر سرائے میں ٹھہرے وہاں دو بھٹیاریاں آپس میں لڑنے لگی ایک بھٹیاری نے دوسری بھٹیاری پر غلط الزام لگائے اور اس کی اخلاقی برائیوں کو گنانے لگی اس کے جواب میں دوسری بھٹیاری کہنے لگی جو کچھ تم کہہ رہی ہو ٹھیک ہے مگر یہ باتیں میرے مرید ہونے سے پہلے کی ہے یا بعد کی ہے۔

بھٹیاری کی زبان میں حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء نے یہ بات سنی آپ کے مبارک دل پر بہت اثر ہوا اور آپ بہت روئے۔

"دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا"

جو کچھ بیان کیا گیا اس سے ثابت ہو گیا کہ بزرگوں نے مقامات اور ان کے آستانے اور دربار اور خانقاہیں اسلام کے گھر ہوتے ہیں۔

پہلے واقعہ سے معلوم ہوا کہ دیانت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور ترک مال کی نعمت ملتی ہے، دوسرے واقعے میں یہ ہے کہ برائیاں مرید ہونے کے ساتھ ہی اپنے آپ چھوٹ جاتی ہے، تیسرے واقعے میں گناہ کے اعتراف کا جذبہ معلوم ہوتا ہے اور بیعت کی برکت کا اظہار ہوتا ہے جس مقام پر اور جس جگہ سے اور جس نظر کی صحبت کے فیضان سے یہ نعمتیں حاصل ہوتی ہیں وہ اسلام کا گھر نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

(بقیہ بزرگان چشت اہل بہشت.....)

موافق ہے۔ لہذا ایک ہی فعل میں مختلف نیتیں ہو سکتی ہیں۔

الاعمال بالنیات ولکل امرئ ما نوی (بخاری ومسلم ابن ماجه مسند احمد)

اعمال کا تعلق نیتوں سے ہے اور ہر شخص کے عمل کی جزا وہی ہے جو اس کی نیت تھی۔

اور اسی قبیلے کی یہ بات ہے کہ بعض لوگ مشائخ کی ان ضرورتوں کا بھی جو موافق سنت نہیں اتباع کرتے ہیں تاکہ انہیں وہ مجبوری پیش نہ آئے، ان کے لئے ایسی مجبوری کا اتباع کرنا درست نہیں۔

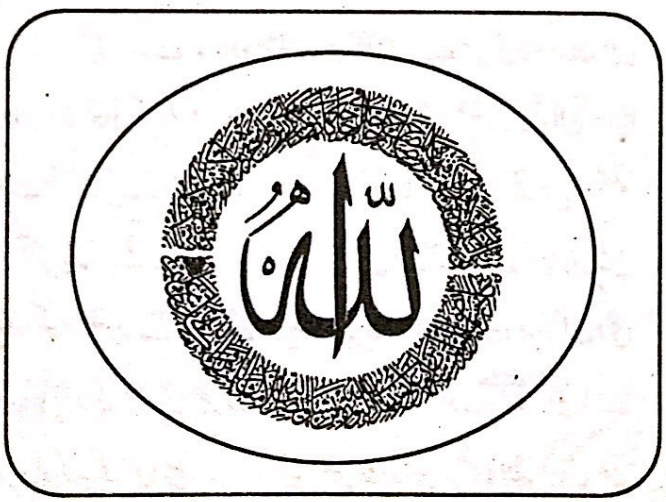

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیہاتی دوست حضرت زاہر رضی اللہ عنہ

از ..... حضرت امین طریقت مولانا الحاج الشاہ محمود احمد قادری جانشین حضور امین شریعت علیہ الرحمہ

حضرت زاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مبارک کتاب مدارج النبوۃ میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دیہاتی صحابی کا محبت بھرا واقعہ تحریر فرمایا ہے کہ

حضرت زاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ شریف کے ایک دیہات میں رہتے تھے اور کھیتی باڑی کا کام انجام دیتے تھے۔ ان کی عادت میں شامل تھا کہ وہ اپنے کھیت میں ایسی سبزیاں لگاتے جو حضور ﷺ کو پسند تھی، سبزیاں تیار ہو جاتی تو اسکو لیکر حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر پیش کرتے اس طریقہ پر حضور خوش ہوتے جب حضرت زاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے گاؤں واپس جانے کے لئے اجازت طلب کرتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو شہر کی چیزیں مثلاً کپڑا وغیرہ عنایت فرماتے حضرت زاہر رضی اللہ عنہ کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم دوست کہہ کر ارشاد فرماتے۔

"زاہر سے ہمارا دوستانہ ہے ہم اس کے شہری دوست ہیں"

سبحان اللہ تعالیٰ کیا کرم ہے، کیسی عنایت ہے کہ حضور نے ان کو اپنا دوست فرمایا ایک روز کا واقعہ ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم بازار تشریف لے گئے تو حضرت زاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بازار میں کھڑا دیکھا حضور نے ان کے پیچھے سے جا کر اپنا دست مبارک انکی آنکھوں پر رکھ کر اپنی طرف کھینچا اور لپٹالیا حضور ﷺ یعنی اپنے سینہ مبارک کو انکی پیٹھ سے ملا دیا حضرت زاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ سکے تو کہنے لگے۔

"یہ کون ہے؟"

اور جب حضرت زاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہچان لیا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو اپنی پیٹھ کو حضور کے سینۂ مبارک سے لگا دیا اور نہیں چاہا کہ خود سے الگ ہوں، پھر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ہے کوئی جو اس غلام کو خرید لے؟"

حضرت زاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مجھے کم قیمت کا مال تصور فرمالیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"زاہر تم خدا کے نزدیک ہو سستے نہیں اور نہ تم کم قیمتی ہو بلکہ تم قیمتی ہو اور تمہاری قیمت بہت زیادہ ہے"

سبحان اللہ! حضور کا جو دوست ہو اور حضور دوست فرمائیں وہ بلاشبہ خدا کے نزدیک قیمت والا ہے۔

اس واقعے میں بتایا کہ کرم کی بارش اور عنایت کی نوازش جب ہوتی ہے تو بے انتہا ہوتی ہے اور چاہے وہ شہر کا ہو یا دیہات کا ادب اور تعظیم کی نعمت اسے بارگاہ الٰہی سے خوب خوب عنایت ہوتی ہے آج چودہ سو برس بعد جب ہم حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے دیہاتی دوست کے واقعہ کو یاد کر رہے ہیں تو عنایت و نوازش کی وہ ادائیں حضور پاک ﷺ اور حضرت زاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں سے ہم کو قریب کرتے ہیں۔

ع زہے کرم زہے نصیب حضرت زاہر کی رضی اللہ عنہ

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

اسلام کا گھر

از.....حضرت امین طریقت مولانا الحاج الشاہ محمود احمد قادری جانشین حضور امین شریعت علیہ الرحمہ

اس عنوان کو پڑھ کر بہت لوگوں کو تعجب ہوگا اور وہ کہیں گے کہ بھلا اسلام کا بھی کہیں گھر ہوتا ہے؟ اسلام تو ایک طریقہ اور ایک نظریہ اور لاجواب نعمت کا نام ہے، اس کو گھر اور مکان تو کیا علاقہ سے بھی کیا تعلق؟ ایسا کہنے والے اور سوال کرنے والے پڑھے لکھے بھے ہوں گے اور بے پڑھے بھی ہوں گے ان بے چاروں کو کیا معلوم کہ اسلام کا بھی گھر ہے، اس مقام پر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعے بیان کئے جاتے ہیں۔ ان سے معلوم ہو جائے گا اور ثابت بھی ہو جائے گا کہ اسلام کا بھی گھر ہوتا ہے۔ اور گھر کس جگہ ہوتا ہے۔

اصحاب دل اولیاء ئے پاک پروردگار دامن سے وابستہ بخوبی واقف ہیں کہ ایک زمانے میں فقر وفاقہ کے ذریعہ حضرت سلطان المشائخ کی آزمائش اور امتحان ہوتی تھی حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا کہ میں نے فقر وفاقہ کے زمانے میں بکال بنیا سے چند روپے قرض لئے مگر ایک بڑا عرصہ گذر گیا اور میرے پاس پورے روپے جمع نہ ہو سکے کہ میں بکال کو لیجا کر دیدیتا، اسی دوران میں حضرت شیخ الاسلام والمسلمین قبلہ اہل یقین حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر کا کان نمک کے دربار فیض بار میں حاضری اور حضوری کی برکتیں حاصل ہوئیں اور غلامی کا شرف حاصل ہوا۔ جب پہلی بار اجھودھن شریف دلی واپس آیا تو دل میں خیال پیدا ہوا نہ جانے کب پورے روپے جمع ہوں گے کہ میں بکال کا قرض ادا کروں گا۔ اس وقت جس قدر میسر ہے لے جا کر بکال کو دیدوں چنانچہ میں بکال کے پاس پہونچا پورا ماجرا کہہ کر تھوڑے روپے اس کے ہاتھ میں دیدیئے۔ حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہیں بکال نے روپے لیکر کہا معلوم ہوتا ہے تم اسلام کے گھر سے آرہے ہو۔

اس کے جواب میں سلطان المشائخ محبوب الٰہی نے اجودھن شریف حضرت گنج شکر کی خدمت میں حاضری اور بیعت حاصل ہونے کا واقع ذکر فرمایا تو بکال نے برجستہ کہا

"جبھی تو میں نے کہا تھا اسلام کے گھر سے آرہے ہو"

حضرت امیر خسرو حضرت سلطان المشائخ کے دربار کے شاعر فدائی، جاں نثار، وارفتہ حال، عاشق زار مریدوں میں تھے یہ ایک دنیا جانتی ہے، ایک دن سلطان المشائخ کی خانقاہ میں عشا کی نماز سے پہلے حاضر ہوئے تو دیکھا کہ دربار کے جماعت خانے میں مولانا علی بن محمود جاندار عشق و محبت کی مورت بنے بیٹھے ہیں حضرت امیر خسرو نے ان سے سلام اور دعا کی خوش مزاجی کے بول میں کہا

"تم تو شطرنج کے بڑے رسیا تھے رات دن بساط بچھائے بیٹے رہتے تھے مولانا علی جاندار نے کہا

"سچ ہے بھائی شطرنج سے میرے عشق کا ایسا ہی حال تھا جیسا تم نے کہا اور سنو اگر حج کے سفر میں بھی ہوتا تو شاید شطرنج کھیلنا نہ چھوڑتا مگر جب سے مرید ہوا ہوں اب اس کا دھیان بھی نہیں ہوتا"

حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی ایک بار پیر مرشد کی

(بقیہ صفحہ ۷ پر).....

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

بزرگان چشت اہل بہشت کے ارشادات

از.....مولانا محمد عامر اشرف رفاقتی

باطل پیر کا حکم :- فرمایا:- النعمة والخشية فقيدوها بالشكر۔ (نعمت اور خدا کے خوف کو شکر ادا کر کے باندھ رکھو)

کسی شخص نے پوچھا۔ اگر کوئی کسی جگہ مرید تھا پھر اس نے دیکھا کہ اس کا پیر باطل پیر ہے تو کیا وہ دوسری جگہ بیعت کر سکتا ہے؟ اس لئے کہ اگر کوئی ایک سمت میں نماز ادا کر رہا ہے، پھر اسے اندازہ ہو جائے کہ قبلہ کی سمت دوسری ہے تو اسی پہلی سمت پر اس کا جمار ہنا جائز نہ ہوگا اور قبلہ کا مقصود تو حق کی طرف متوجہ رہنا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:

انی وجهت وجهی للذی فطر السمٰوات و الارض حنیفا (سورة الانعام ۷۹)

میں نے تو ایک سچے (مومن) کی طرح اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کر لیا ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ اور حق مجہول ہونے سے پاک ہے، جس طرح قبلہ اور کعبہ پاک ہے۔ محمد مصطفیٰ ﷺ تو قبلہ باطن ہیں جو مصطفیٰ ﷺ کی طرف توجہ کریگا وہ توجہ حق کی طرف ہی ہوگی۔

اِنّ الّذینَ یُبا یِعونَكَ اِنّما یُبایِعونَ اللّٰهَ یَدُا للّٰهِ فَوقَ أیدِیهِم فَمَن نَکثَ فَاِنّمَا یَنکُثُ علی نفسهٖ وَمَن اوفیٰ بِما عاهَدَ علیهُ اللهَ فَسیُوتیهِ اجراً عظمیاً (الفتح ۱۰)

(جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ (دراصل) اللہ سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھ کے اوپر اللہ کا ہاتھ ہے۔ اب جو عہد شکنی کرے تو اسی کا نقصان ہے جو اللہ سے کئے ہوئے اقرار کو پورا کرے تو اللہ اسے بہت اجر عظیم عطا فرمائے گا)

مَن یُطعِ الرسولَ فقد اَطاعَ اللهَ (النساء) جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی)

اور قُل اِن کُنتم تُحبّونَ اللّٰهَ فاتّبِعونی یُحبِبکُم اللّٰه (اٰل عمران ۳۱)

(کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

طالبان حق کا قبلہ :- اسی طرح اصحاب رسول ﷺ (اصحابی کالنجوم بیا یھم اقتدیتم اھتدیتم) (میرے اصحاب ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے تم جس کی بھی پیروی کروگے راہ ہدایت پاجاؤ گے) پرانے اور بعد کے زمانے کے مشائخ میں سے جن لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی پیروی کا نور نصیب ہو گیا ہے، ان میں سے ہر ایک حضرت مصطفیٰ ﷺ کے بعد قائم مقام مصطفیٰ ﷺ اور طالبان حق کا قبلہ ہے، ان کی طرف توجہ کرنا بھی حق کی طرف توجہ کرنا ہے۔ البتہ جو خود شیخ بن بیٹھے ہیں اور انہیں کوئی شیخ کامل نصیب نہیں ہوا ہے، وہ قبلہ نہیں ہو سکتے، انکی پیروی کرنا محض گمراہی ہے۔

ایں ہمہ شیخان خزائن پرست
بر ہما نند بت زر پرست

(یہ خزانوں کی پوجا کرنے والے سب شیوخ سونے کے بت کی پوجا کرنے والے برہمنوں جیسے ہی ہیں)

شیخ کون ہے ؟:- شیخ تو وہ ہوتا ہے جسے کسی کامل شیخ نے کسی جگہ بٹھادیا ہو اور اس کا شجرۂ طریقت عن عن کر کے (سلسلہ بسلسلہ) مصطفیٰ ﷺ تک پہونچتا ہو۔ اس گروہ کی ایک علامت ہے کہ بردباری، نرمی، اور اخلاق کے ساتھ ان میں ہیبت بھی ہوتی ہے، اس بات کی

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

تائید قرآن سے بھی ملتی ہے، چنانچہ باری تعالیٰ اصحاب کہف کے قصے میں پیغمبر علیہ السلام سے خطاب کرتا ہے۔

لَوِ اطّلَعتَ علیھم لَولَّیت مَنھم فِراراً ولَمُلِئتَ مِنھم رُعبًا (الکھف ۱۸)

(اے محمد ﷺ اگر تم ان سے آگاہ ہو جاؤ تو ان سے منھ موڑ لو گے اور گریز کرو گے اور ان کی ہیبت سے تمہارا قلب بھر جائیگا)

اور یہ معنی ہدایہ یا بزدوی یا دوسرے علماء کے ساری کتابوں میں بھی نہیں ملتے، یہ عوام سے بیان نہیں کئے جا سکتے۔ ہمیں حضرت شیخ الاسلام خواجہ برہان الدین رحمہ اللہ علیہ سے حاصل ہوئے ہیں۔ اصحاب باطن نے ان معنوں کو جانا ہے۔

ساری مخلوق برابر ہے:- فرمایا: اصل میں فطرت نے سب کو مراتب و مدارج کے قابل پیدا کیا ہے، ساری مخلوق کو آنکھیں، کان، ہاتھ، پاؤں، سارے اعضا اور سب حواس ایک جیسے دئے ہیں، مگر ہر شخص اپنی ہمت اور کوشش کے موافق مقام حاصل کر لیتا ہے۔ ابتدائے حال میں بعض دوستوں کے ساتھ میرا اٹھنا بیٹھنا تھا، اب دل میں یہ بات گذرتی ہے کہ اگر وہ نہ ہوتا تو اچھا ہوتا۔ وہ ملاقات جس میں سارا دن دنیاداری کی باتوں میں، باغ اور بازار کی سیر میں گذرے، سوائے عمر ضائع کرنے کے اور کیا ہے۔؟

ایسی صحبت اختیار کرنی چاہئے کہ جس صحبت سے کمالات دین حاصل ہوتے ہوں۔ خواجہ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

پدر کز من روانش باد پر نور
مرا پیرانہ پندے داد مشہور
کہ از نے دولتاں بگریز چوں تیر
و تن در کوئے صاحب دولتاں گیر

یعنی بری اور بے عاقبت لوگوں کی صحبت سے بچو اور نیک مردوں سے ملو۔ اس کی تائید قرآن سے ہوتی ہے۔

یوَم یَعُضُ الظَّالم علیٰ یَدیھه یَقوُل یاَ لَیتَنی التَّخَذتُ معَ الرّسُوُل سبَیلاً۔ (الفرقان ۲۷)

(جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا اور کہے گا کاش میں نے رسول کا بتایا ہوا راستہ پکڑا ہوتا،

فرمایا: اور

یا وَلیتیٰ لیَتنی لمَ اتخذُ فُلاناً خَلیلِاً (الفرقان ۲۸)

کاش (مجھ بدبخت نے) فلانے کو اپنا دوست نہ بنایا ہوتا۔

شیطان کا بہلاوا:- کسی نے بیان کیا کہ فلاں اور فلاں بڑے عہدے پر پہونچ گئے ہیں اور بادشاہ نے انہیں اپنا مقرب بنا لیا ہے مخدوم نے فرمایا، تو کیا ہوا؟ یہ سب شیطان کے بہلاوے ہیں، دنیا کے فریب ہیں، ان کا انجام ہلاکت کے سوا کچھ نہیں۔ میں تو مردا نہیں سمجھوں کہ سوائے روٹی اور پانی کے کچھ اور (زر و جواہر) کھانے لگیں ان کے فضلے میں جو کچھ نکلتا ہے اس سے مختلف کچھ نکلنے لگے فرمایا۔ (نظم)

دی حدیث دہر پرسیدم من از فرزانہ ای
گفت: یا خوابے ست یا بادیست یا افسانہ ای
بعض گفتم: دل کے بند داند درین فانی سرائے؟
گفت یا غولے ویا مستے ویا دیوانہ ای
فیلسوفے گفت اندر خطۂ ہندوستاں
حکمتے دیدم نبشتہ بردر بت خانہ ای
گفتمش: آخر چہ حکمت بود آں؟ گفتا کہ ہست
"آدمی چوں باز ششتہ چرخ چوں ویرانہ ای"

ترجمہ: کل میں نے ایک دانشمند سے دنیا کے بارے میں پوچھا، اس نے کہا، یا خواب ہے، یا ہوا ہے، یا کہانی ہے، میں نے پھر پوچھا کہ اس فانی سرائے میں دل کون لگاتا ہے؟ اس نے کہا۔ کوئی بھوت یا کوئی مست یا دیوانہ ہی اس سے دل لگا سکتا ہے۔ فلسفی نے کہا میں نے ہندوستان میں ایک بت خانہ کے دروازے پر ایک حکیمانہ مقولہ لکھا ہوا دیکھا تھا۔ میں نے پوچھا۔ وہ کیا تھا؟ اس نے بتایا کہ "آدمی ایک باز کی طرح ہے جو چھوڑا گیا ہے اور آسمان ایک ویرانہ ہے"

توبہ کا سبب:- ایک بزرگ سے پوچھا گیا کہ آپ کے توبہ

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

کرنے کا سبب کیا ہوا؟ انہوں نے کہا۔ ایک بار میں نے ایک چوہے کو دیکھا اس نے اپنے بل سے منہ باہر نکالا، سونے کا ایک ٹنکا (سکہ) اس کے منہ میں دبا ہوا تھا اسے بل سے باہر رکھ دیا اور چلا گیا پھر یہ ایک اور سکہ لے کر آیا، چند بار اسی طرح ایک ایک سکہ لاتا رہا اور چبوترا سا بنا تا رہا، جب چبوترہ بن گیا تو چونکہ سونے کو فریب دینے والا اور فرحت بخشنے والا بنایا گیا ہے۔ وہ اس چبوترہ پر چڑھا، اور خوب اچھلا کودا، مستی کرنے لگا، اچانک ایک چیل جھپٹی اور اس نے چوہے کو دبوچ لیا، وہ سب سونے کے سکے دھرے رہ گئے، مجھے بڑی عبرت ہوئی۔ میں نے سونچا یہ سونا بڑی واہیات چیز ہے، کچھ دیر تک فریب دیتا ہے اور خوش رکھتا ہے اور اچانک موت آجاتی ہے تو سب چھوڑ کر جانا پڑتا ہے۔ میں آج کے بعد ہرگز اسے اپنے پاس نہیں رکھوں گا اور خدا سے لو لگاؤں گا، جو کچھ میرے پاس تھا، میں نے سب راہ خدا میں دے دیا۔

تین میں سے ایک بلا :- فرمایا: پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے: جو طالب علمی کے زمانے میں پرہیز گاری اختیا رنہیں کرتا وہ ان تین بلاؤں میں سے کسی ایک میں مبتلا ہوتا ہے۔ یا تو جوان مر جاتا ہے یا بادشاہوں اور امیروں کے دروازے پر وظیفے اور انعام کے لالچ میں مارا مارا پھرتا ہے۔ یا قاضی بن کر یا کھیتی باڑی اور تجارت کے لیئے دیہاتوں میں نکل جاتا ہے،

علماء کی قسمیں :- علماء کی بہت سی قسمیں ہیں: ایک تو فقیہ ہیں جیسے امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ دوسرے فضلاء ہیں مگر جو مصطفیٰ ﷺ کے پیروی کرنے والے ہیں وہ دوسرے ہیں دیندار اور ہیں دیندار اور ہیں، علم پڑھنے اور علماء کی پیروی کرنے سے ایقان کے فائدے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے، جب تک رسول علیہ السلام کی سنت کی پیروی نہ ہو،

واعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَا تِيَكَ اليَقِين (الحجر ۹۹)

عبادت کر اپنے رب کی یہاں تک کہ تجھے موت آجائے۔

علم کو عمل میں لانا چاہئے تب سنت رسول کی پیروی کا نور دکھائی دیتا ہے۔

ہر چند بہ آب صاف اندر نگری
سودت نکند چو بر نگیری نہ خوری

(تم شفاف پانی کو کتنا ہی غور سے دیکھتے رہو جب تک اسے لے کر پیو گے نہیں وہ تمہارے کسی کام کا نہیں)

گر مئے دو ہزار رطل بر پیائی کذا؟
تا مئے نخوری نباشدت شیدائی

(شراب چاہے تم دو ہزار رطل تیار کر لو جب تک اسے پیو گے نہیں تمہیں نشہ نہیں ہو سکتا۔

ترسم نرسی بکعبہ :- جو بادشاہ کے دربار میں جائیگا وہ بادشاہ کا پیروکار ہوگا پیغمبر علیہ السلام کا نہیں۔ کیونکہ جو کسی کے گھر جائے اسے صاحب خانہ کی مرضی کا تابع ہونا ضروری ہے مثلاً ایک امیر اگر کسی فقیر کی کٹیا میں جائے اسے بھی فقیر کی اتنی متابعت تو لازمی کرنی ہوگی کہ وہ جہاں بیٹھنے کو کہے وہاں بیٹھے اور جب اسے اٹھائیں تو اٹھ جائے، ہاتھ دھلائیں تو دھولے، کچھ کھلائیں تو کھالے، تو جو بادشاہ کے محل میں جائیگا اسے بادشاہ کا اور بھی زیادہ تابع دار ہونا پڑے گا اگر پیغمبر علیہ السلام کی پیروی مطلوب ہو تو دیندار لوگوں کی پیروی کرنی چاہئے کیونکہ انہیں سنت رسول ﷺ کا نور حاصل ہے۔ دین دانوں (دین کا علم رکھنے والوں) کی متابعت کافی نہیں کیونکہ وہ اپنی دنیوی حاجتوں کے لئے بادشاہوں کے تابع ہوگئے ہیں اور رسول علیہ اسلام کی پیروی چھوڑ دی ہے۔ عزیمت ترک کر دی ہے۔ رخصت کو اختیار کر لیا ہے، اسے علماء کی پیروی کرنے والے سنت رسول علیہ السلام کا نور نہیں پا سکتے۔

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ تو میروی بہ ترکستان است (سعدی)

(اے بدو مجھے ڈر ہے کہ تو کعبے نہ پہنچ سکیگا کیونکہ تو جس راہ پر جا رہا ہے یہ ترکستان کا راستہ ہے۔)

رخصت کے راستے پر چل کر متابعت رسول علیہ السلام

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

کے نور تک نہیں پہنچ سکتے اور صاب رخصت درویش نہیں ہو سکتا۔

اگر قلب مطمئن ہے :- ایک بار پیغمبر علیہ السلام نے دو شخصوں سے فرمایا کہ خانہ کعبہ کے اوپر چڑھ کر اذان کہیں جب انہوں نے اشھد ان محمد رسول اللہ کہا تو دشمنوں نے انہیں خانہ کعبہ سے نیچے پھینک دیا اور کہا کہ محمد ﷺ کو گالی دو اور محمد ﷺ کے دین کو چھوڑ دو تو ہم بھی تمہیں چھوڑ دیں گے ورنہ سولی پر چڑھا دیں گے۔ ایک نے کوئی جواب نہیں دیا اسے سولی پر چڑھا دیا گیا، دوسرے کو اپنی جان کا بیوی بچوں کا جان کا اور مال کا خیال آیا اس نے جو کفار چاہتے تھے وہی کہا اور چھوٹ گیا، پھر پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں آکر سارا واقعہ بیان کیا اور کہا: یارسول ﷺ میرے ایمان کا حال کیا ہوگا؟ رسول ﷺ کچھ سوچنے لگے کہ وحی آئی۔

مَن کَفرَ بِاللہ مِن بَعدِ اِیمَانِہٖ اِلاَّ مَن اُکرِہ وقلبہ مطمئن بالایمان ولکن من شرح بالکفر صدرا فعلیھم غضب من اللہ ولھم عذاب عظیم (النحل ۱۰۶)

ترجمہ: جس نے ایمان لانے کے بعد اللہ سے انکار کیا مگر یہ کہ اسے مجبور کیا گیا ہو، مگر اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو، البتہ اگر وہ کفر پر مطمئن ہو گیا تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب نازل ہوگا اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب مقدر ہے۔

پیغمبر علیہ السلام نے اس شخص سے پوچھا کہ اس وقت تمہارے دل کی حالت کیا تھی؟ اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ آپ کو اور آپ کے دین کو سچا سمجھ رہا تھا مگر جو کچھ میں نے کہا وہ جان کے خوف سے کہا، رسول علیہ السلام نے فرمایا: تم مومن ہو۔ البتہ رخصت نے اس کا عزیمت کا درجہ ختم کر دیا۔

عزیمت کا درجہ :- ایک صاحب عزیمت بزرگ سے پوچھا گیا کہ اگر کسی درویش کو ایک دن رات کا فاقہ ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ کہا: ایک رات کا فاقہ تو فاقہ نہیں۔ اس نے کہا: اگر دو دن گذر جائیں؟ تو کیا کرے۔ کہا سو جائے کہا: اگر اسے نیند نہ آئے؟ کہا: صبر کرے غرض چونکہ وہ بزرگ صاحب عزیمت تھے کوئی جواب بھی انہوں نے رخصت کا نہ دیا۔

اور شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے فرمایا ہے: رخصت مردان خدا کا حیض ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں الحلا ل ماجری علی لسانی الی یوم القیامۃ و الحرام ماجری علیٰ لسانی الیٰ یوم القیامۃ۔

میری زبان نے جس چیز کو حلال کہا وہ قیامت تک حلال رہے گی اور جس چیز کو میں نے حرام قرار دیا وہ قیامت تک حرام رہے گی۔

حرام حلال نہیں ہو سکتا حلال حرام نہیں ہو سکتا عزیمت رخصت نہیں ہو سکتی، رخصت عزیمت نہیں بن سکتی شریعت میں قیامت تک کوئی تغیر نہیں ہو سکتا۔

مشائخ طبیب ہیں :- فرمایا: انبیاء اور مشائخ دلوں کے طبیب ہیں۔ جیسے ایک بیمار طبیب کے پاس آتا ہے اپنی بیماری بتاتا ہے وہ بیماری کا نام جانتا ہے اس کا سبب نہیں جانتا طبیب بیماری اور اس کے سبب دونوں سے واقف ہوتا ہے۔ وہ بیماری کہاں سے پیدا ہوئی یہ بھی جانتا ہے وہ بیمار سے کہتا ہے کہ فلاں سبب ہے تم یہ دوا پیو اور ایک مہینے تک گوشت سے پرہیز کرو ہلکی غذا کھاؤ یا کہتا ہے کہ ٹھنڈا پانی پیو یا کہتا ہے کہ بس یہ دوا ہی تمہاری غذا بھی ہے کچھ دنوں کے بعد وہ بیمار آتا ہے اور کہتا ہے کہ گوشت سے پرہیز مجھ سے نہیں ہو سکتا طبیب اس کو روکتا ہے اور کہتا ہے: میں کیا کروں اگر تم جلدی تندرست ہونا چاہتے ہو تو پرہیز کرنا ہی ہوگا بیمار کہتا ہے: مجھ سے نہیں ہو سکتا طبیب کہتا ہے اچھا تو ایسا کرو کہ تیتر کا گوشت پکاؤ اور اس کے شوربے پر قناعت کرو کہتا ہے یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ طبیب کہتا ہے اچھا تو گھریلو چڑیوں پر گذارا کر لو۔ وہ کہتا ہے: یہ بھی دشوار ہے طبیب جب اس کی مجبوری دیکھتا ہے تو کہتا ہے: خیر تیتر کا گوشت کھا لیا کرو، وہ کہتا ہے نہیں ہو سکتا میرا دل تو گائے کا گوشت ہی کھانے کو کہتا ہے طبیب کہتا ہے: خبر دار ہرگز گائے کا گوشت نہ کھانا ورنہ بیماری طول پکڑے گی اور بہت تکلیف اٹھاؤ گے بکری کے گوشت کی یخنی پی لیا کرو مریض جاتا ہے اور

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

گائے کا گوشت جی بھر کر کھالیتا ہے، اس کے مرض کی شدت اور درد میں زیادتی ہو جاتی ہے پھر طبیب کے پاس آتا ہے کہ سخت درد ہو رہا ہے اور گائے کے گوشت سے میں پرہیز نہیں کر سکتا طبیب کہتا ہے: بھلے مانس تم نے میرے مشورے پر عمل کیوں نہ کیا؟ جاؤ فلاں دوا میں یہ دوائیں اور ملالو اور ڈیڑھ مہینے تک پرہیز کرو اور گوشت نہ کھاؤ، وہ کچھ دنوں صبر سے کام لیتا ہے پھر ایک دن اچانک بازار کو جاتا ہے وہاں نہاری دیکھتا ہے ضبط نہیں ہوتا خوب چھک کر نان اور نہاری کھالیتا ہے اب درد اسے تڑپاتا ہے تو پھر طبیب کے پاس آتا ہے، اپنا حال کہتا ہے: طبیب کہتا ہے: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اب تمہاری بیماری ایسی نہیں رہی کہ کوئی دوا اس کا علاج کر سکے۔ اب نشتر لگایا جائیگا چنانچہ آپریشن کیا جاتا ہے اور اس کا بہت سا خون نکل جاتا ہے۔ طبیب اسے یہ تکلیف کسی دشمنی کی وجہ سے نہیں پہنچاتا، شفقت سے اور اس کی صحت کی غرض سے چیر پھاڑ کرتا ہے، پھر اور دوائیں دیتا ہے، دو مہینے پرہیز کرنے کی ہدایت کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ اب اگر تم نے گوشت کو ہاتھ لگایا تو میرے پاس مت آنا۔ اگر اب بھی مریض فرماں برداری کرتا ہے تو ان دو مہینوں میں تندرست ہو جاتا ہے ورنہ مرض پر مرض بڑھتا ہے یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتا ہے ایسا ہی دل کی بیماری کا حال ہے پیغمبر علیہ السلام طبیب حاذق تھے اور قرآن بیماری دل کے لئے شفا ہے۔

یاایھا الناس قد جائتکم موعظۃ من ربکم و شفاء لما فی الصدور (یونس ۵۷)

لوگوں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی جو دلوں کے روگ کی دوا بھی ہے۔

نفسانی امراض کا علاج :- شفا کی ضد مرض ہے مافی الصدر قلب ہے اس کے بیان میں فرمایا: فی قلوبھم مرض (البقرہ ۱۰)

جب پیغمبر علیہ السلام نے دیکھا کہ خلق بیمار ہے اور پرہیز نہیں کر سکتی، وہ رحمۃ العالمین ہیں تو کیا کریں؟ آپ ﷺ نے اصلاح شروع کی اور جو دوا بھی ممکن تھی وہ تجویز فرمائی کسی کو دیکھا کہ مال جمع کرنے کی حرص غالب ہے تو اس سے فرمایا اگر مال سے مکمل پرہیز نہیں کر سکتے تو بارے زکوٰۃ ادا کرو۔

واقیمو ا الصلوٰۃ و آتو الزکوٰۃ

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

کسی کو یہ پایا کہ اس پر کھانے پینے کی ہوس غالب ہے تو فرمایا کہ کھانا پینا بہائم کی صفت ہے اسے اگر تم بالکل ترک نہیں کر سکتے تو ایک مہینے تک روزے رکھو صومو اَشْھُرِکُمْ (اپنے ایک ماہ کے روزے رکھو) (ترمذی (جمعہ ۸۰) (قرآن میں اس طرح ہے من شھدمنکم الشھر فلیصمہ (البقرہ ۱۸) اور مسند احمد میں حدیث ہے: تصوموا من السنۃ شھرا دارمی میں حدیث کے الفاظ ہیں: صوموا ا لشھر وسرۃ ۔)

کسی کو پایا کہ شہوت میں گرفتار ہے تو فرمایا کہ شہوت چارپایوں کی صفت ہے، اس سے اگر پوری طرح نہیں بچ سکتے تو اللہ کے فرمان کے مطابق عورتوں سے نکاح کرو یا کنیزیں رکھو۔

فانکحو ا ماطاب لکم من النساء مثنیٰ و ثلاث و رباع (النساء ۳)

عورتوں میں سے جو تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لو دو یا تین یا چار۔ حرام کاری یا زنا مت کرو۔

ایک شخص رسول علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ مجھے سود لینے کی اجازت دیجئے رسول ﷺ نے فرمایا: خبردار سود ہرگز مت کھانا یہ حرام ہے۔ کہا: یا رسول اللہ ﷺ ہم بغیر منافع لئے نہیں رہ سکتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اگر سود حرام ہے تو کیا ہوا تجارت تو حلال ہے اس میں ذخیرہ اندوزی مت کرو یعنی اناج کو مہنگا بیچنے کی نیت سے دبا کر مت رکھو اور اگر نفع ہی چاہتے ہو تو ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جا کر بیچ لیا کرو۔

المحتکر ملعونٌ ولاجالب مرزوقٌ (ابن ماجہ (تجارات)

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

) ٦ (ابن ماجہ اور دار میں بیوع ۱۳ میں حدیث کے الفاظ مقدم موخر ہیں یعنی الجالب مرزوق والمحتکر ملعون)

ذخیرہ اندوزی کرنے والے پر لعنت ہے اور تجارت سے منافع کمانے والے کو اللہ رزق دیتا ہے۔ اسی طرح جو مرض بھی دیکھا اس کی دوا بتادی جب دیکھا کہ لوگ پرہیز نہیں کرتے تو صلاح دی کہ اے مومنو! اگر تم پرہیز (تقویٰ) اختیار نہیں کر سکتے تو ایسی زندگی گذارو کہ زیادہ تکلیف اٹھانی نہ پڑے۔ اللہ کے حکم کو مانو تاکہ نجات کی امید باقی رہے۔ اچانک ایک شخص سے زنا سرزد ہوا آپ ﷺ نے اس کے لئے حد (سزا) تجویز فرمائی کسی نے روزہ نہ رکھا تو اس کے لئے حکم دیا کہ ساٹھ روزے متواتر رکھے۔ اس طرح کی سزا اور کفارے سے اور تکلیف اٹھانے سے اس کا علاج ہو جائے اور دل کی بیماری کو صحت ہو، یہ ایسا ہی ہے جیسے آپریشن کیا جاتا ہے جو تکلیف دینے کی غرض سے نہیں ہوتا بلکہ رحمت اور خیر خواہی ہے۔ اس طرح بیماری کے اعتبار سے الگ الگ علاج بتائے ہیں کسی سے کہا: و آتو الزکوٰۃ ، دوسرے سے فرمایا: لا تا کلو الربا، ایک اور سے کہا لا تقربو الزناء کسی کو دیکھا کہ فضول خرچی کرتا ہے اور تنگدستی کے وقت صبر نہ کر سکے گا۔ بری اور ممنوع باتوں میں پڑ جائیگا تا اس سے ارشاد ہوا:

الرزق تارتان تارۃ بفور

فرحم الله من ذخر من فورانه

اللہ کی رحمت ہو اس بندے پر جو فراخی کے دنوں میں پس انداز کرتا ہے تاکہ تنگدستی اور بے خرچی کے دنوں میں کام آتے۔

اور ولا تسرفو ا انه لا یحب المسرفین (الانعام ۱٤۱) فضول خرچی نہ کرو اللہ تعالیٰ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

علاج مختلف ہیں :- ایک بار پیغمبر ﷺ حضرت بلالؓ کے گھر گئے اور ان کے سامنے آدی روٹی رکھی دیکھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلال اسے خرچ کرلو، کیونکہ آپ جانتے تھے کہ بلالؓ تنگی میں صبر کر لیں گے دیکھ لو ہر ایک کی بیماری کے علاج میں کتنا فرق ہے ؟ یعنی وہ جن کے لے کہا گیا:

ویوثرون علیٰ انفسهم ولوکان بهم خصاصة (الحشر ۹)

وہ اپنے نفسوں پر ایثار کرتے ہیں خواہ، خود ضرورت مند ہوں۔

اور ہ جن کے لئے ارشاد ہوتا ہے :

ولا تسرفوا انهٗ لا یحب المسرفین .

فضول خرچی نہ کرو اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

بس ہر ایک کے حال کے مطابق دوا اور پرہیز تجویز کیا گیا اگر کوئی فرماں برداری کرتا ہے گناہوں سے اور دنیا کی ہوس سے پرہیز نہیں کرتا ہے، اس بیمار کی طرح ہے جو دوا کھاتا ہے پھر بازار میں جاتا ہے اور دو تین دن کار کھا ہوا کھٹا دہی پی لیتا ہے۔ اسے ایسی دوا سے سوائے نقصان کے کیا ملے گا؟

مرتبے کی رعایت :- پھر فرمایا: لوگوں میں ایک کہاوت ہے کلام الملوك ملوك الكلام؛ یعنی ہر گروہ کی بات اس گروہ کے حالات کے لحاظ سے ہوتی ہے مثلاً بادشاہ اگر کسی کو کچھ عطا کرے گا تو وہ سو دو سو، ہزار دو ہزار دیتا ہے ہم تم کسی کو کچھ دیں گے تو آدھا تنکہ یا ایک تنکہ سے زیادہ نہیں دے سکتے بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ انہیں بس ایک دانگ چھوٹا سکہ ہی دینا چاہئے کلموا الناس علیٰ قدر عقولهم (لوگوں سے ان کی سمجھ کے مطابق بات کرو) جب ایسا ہے تو مشائخ اگر مشغول حق کے بارے میں پوچھیں تو ان سے سچ سچ کہنا چاہئے اپنے حال کے موافق کہنا چاہئے اگر حکایت اور اشاروں کے پردے میں کوئی بات کو سمجھ لیتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے تو ھوالمراد ورنہ کیا ہو سکتا ہے؟ بارے سچی بات ڈھکی چھپی تو رہتی نہیں۔

سب خاص نہیں ہیں :- ایک شخص شیخ الاسلام حضرت خواجہ برہان الدینؒ کی خدمت میں آیا اور کہا: مخدوم اپنے ضروری اخراجات کے لئے کون سا حیلہ اختیار کروں ؟ حضرت شیخ نے فرمایا: "بابا اللہ اپنے بندوں کو رزق دینے والا ہے اس شخص نے کہا : مخدوم جیسا فرماتے ہیں یہی ہے مگر سبب تلاش کرنے کے سوا بھی تو چارہ نہیں چنانچہ حضرت مریم کے قصے میں فرمایا: —

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

و هزی الیك بجذع النخلة تسقط علیك رطبا جنیا (مریم ۱۲۵)

اور کھجور کا تنا (پکڑ کر) اپنی طرف جھٹکو تمہیں پکی تر و تازہ کھجوریں ملیں گی۔

یعنی درخت ہلانے کے واسطے سے روزی دینے کا وعدہ کرتا ہے" حضرت شیخ نے فرمایا: بابا جو کچھ لائق حال تھا وہ تو میں نے کہہ دیا، اب تم جو کچھ بھلا سمجھو وہ کرو'

اس بات سے مقصود یہ ظاہر کرنا ہے کہ کلام الملوک ملوک الکلام ہے مشائخ جو کچھ کہتے ہیں وہ عزیمت کے مقام سے کہتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ میں نے تو ایک حکایت سنادی تم جو بھلا سمجھو وہ کرو کسی شخص کو کسی کام کے لئے صراحت کے ساتھ حکم نہیں دیتے۔ نہ صراحت کے ساتھ کسی کام سے روکتے ہیں، اس لئے کہ ہر شخص کو عزیمت کا پابند نہیں کیا جا سکتا۔ سب لوگ خاص نہیں ہیں اگر سب خاص ہو جائیں تو خصوصیت ختم ہو جائے گی خاص و عام ہر گروہ میں قیامت تک باقی رہیں گے اگر کسی میں عزیمت پر عمل کرنے کی طاقت نہ ہو تو اسے رخصت پر عمل کرنے سے روکتے نہیں۔

جب دو نفس ملیں :- ایک دن اس حقیر بندے (جامع ملفوظ) نے عرض کیا کہ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں تو خود کو مسلمان پاتا ہوں، جب یہاں سے باہر نکلتا ہوں اور کسی دوست سے ملاقات ہوتی ہے تو فوراً اس کے اقوال اور افعال اثر کرنے لگتے ہیں دنیا کی طرف میلان ہو جاتا ہے فرمایا:

وما ابری ء نفسی ان النفس لأمارة ابالسوء (یوسف ۵۳)

میں یہ نہیں کہتا کہ پاک ہوں یقیناً نفس تو برائی کا حکم دینے والا ہے۔

جب دو امارہ ایک ہو جائیں تو ایک دوسرے کی خواہشوں کا اتباع کرنے لگتے ہیں اس سے یقیناً کچھ برائی ہی ملتی ہے جہاں پیغمبر علیہ السلام کو فرمان ہوتا ہے۔

وإن تُطِعْ أَكْثَرَمَن فِي الأَرضِ يُضِلوكَ عَن سَبيلِ اللّٰه (الانعام ۱۱۶)

اگر تم کہنا ماننے لگو دھرتی پر بسنے والوں کی اکثریت کا تو وہ سب تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دیں گے۔ دوسروں کے لئے تو بہی درجہ اولیٰ امکان ہے کہ اطاعت حق سے پھر جائیں خصوصاً جب شطان کو بھی غلبہ پانے کا راستہ مل جائے تو کیسی کیسی بلائیں نہ اٹھیں گی۔

یا بنی آدم لایفتننکم الشیطٰن کما اخرج ابویکم من الجنة ینزع عنهما لبا سهما لیریهما سوئٰتهما (الاعراف ۲۷)

اے آدم کی اولاد کہیں شیطان تمہیں بہکانہ دے جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکلوادیا، ان کے کپڑے اتروالئے اور ان کی شرم گاہوں کو عریاں کر دیا۔

آدم اور حوا کو جنت سے نکال لایا دنیا تو خود اس کی جاگیر ہے ہر شخص کا اپنی جاگیر میں تصرف ہوتا ہے البتہ درویشوں کو اس کی جاگیر سے کیا لینا دینا ہے؟ ایک ذرہ بھی قبول نہیں کرتے۔

ہستی ہمہ در راہ تو ہم خواہم باخت
آن را کہ تو ہستی چہ کم آید ہستی

(میں ساری زندگی تیری راہ میں لٹادوں گا جس کا تو ہو گیا اسے ہستی کی کیا کمی ہے)

ہیچ مانے و ہیچ عالم نے
وز پئے ہیچ ہیچ ماتم نے

(نہ تو ہم کچھ ہیں نہ یہ دنیا کچھ ہے، ایک ہیچ چیز کے لئے کچھ ماتم بھی نہیں!)

استعداد مختلف ہے :- فرمایا: بعضوں کی فطرت میں استعداد کی لیاقت ہوتی ہے، یا وہ کسی کی صحبت میں رہ لیتے ہیں جس میں نیکی کا رنگ ہو، یا وہ جانتا ہے کہ کیا کرنا چاہئے، ایسے شخص کو جب صحبت ملتی ہے تو کچھ ہی مدت میں کام کے پیچھے لگ جاتے ہیں، بعضوں کو صحبت کے ساتھ ریاضت کی ضرورت بھی ہوتی ہے، کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ محبت اور ریاضت کے ساتھ مجاہدہ بھی درکار ہوتا ہے

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

کسی کو مکمل ترک کی ضرورت ہوتی ہے یہ سخت دشوار ہے جب بھی اس کے معاملے کو ٹھیک کرتے ہیں وہ اچانک پلٹ جاتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ جیسے کتے کی دم کو کتنا ہی سیدھا کرو وہ ٹیڑھی ہی رہتی ہے ایسے شخص کا کیا علاج ہو؟

ریاضت کیا ہے ؟:- اس حقیر بندے (جامع ملفوظ) نے پوچھا: ریاضت کیا ہوتی ہے ؟ فرمایا: ریاضت کے معنیٰ لغت کی رو سے تو مویشیوں کو رام کرنا ہیں اور اصطلاح (سلوک) میں بری عادتوں کو پسندیدہ عادتوں سے بدلنا ریاضت ہے۔ مثلاً طبیعت کو مال جمع کرنے کی عادت ہے تو اسے خرچ کرنے پر لگانا یا تکبر کی عادت ہے اس میں تواضع پیدا کرنا، روزے اور بھوک کے ذریعے طاعت کی طرف لانا، دوسری باتوں کو اسی پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔ یعنی مذموم عادتوں سے اخلاق حمیدہ کی طرف لانا، خواہ اطاعت سے خواہ کراہت سے، یہ سب ریاضت ہے اور مجاہدہ کوشش کرنا اور دین کے کام میں پیش رفت ہے لہذا دن رات اس فکر میں رہنا چاہئے کہ آگے بڑھتا رہے اور رسول علیہ السلام کی متابعت کا کمال حاصل ہو جائے۔

ترک دنیا کیا ہے:- کہتے ہیں کہ لقمان علیہ السلام کی طویل عمر ہوئی انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ پایا چنانچہ لقمان کے سامنے بیان کیا گیا کہ ایک شخص ایسا ظاہر ہوا ہے جو پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے انہوں نے پوچھا: اس کا معجزہ اور برہان (دلیل) کیا ہے؟ بتایا گیا کہ وہ برے کو اچھا بنا دیتے ہیں مادر زاد اندھے کو بینا کر دیتے ہیں مردے کو زندہ کر دیتے ہیں پوچھا: کیا وہ مردے کے جسم پر کچھ ملتے ہیں پھر اسے سینکتے ہیں اور شوربا اس کے حلق میں ٹپکاتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: جسم کیسا حلق کس کا؟ گلا ہوا، ریزہ ریزہ ہوا ایک سو بیس سال کا مردہ بھی ہو تو اسے زندہ کر دیتے ہیں، لقمان نے کہا: اگر حکمت کی رو سے یہ ممکن ہو تا کہ مردہ زندہ ہو جائے تو اس ترکیب سے ہو سکتا تھا۔ جو میں نے بتائی مگر یہ کام جو وہ کرتے ہیں کسی حکیم اور طبیب کے بس کا نہیں یہ تو خدا کا کام ہے، وہ سچے پیغمبر ہیں، جلدی جاؤ اور ان پر ایمان لاؤ لوگ جاتے تھے اور ان پر ایمان لاتے تھے، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لقمان کے حال کی خبر ملی تو پیغام بھیجا کہ تمہیں میری رسالت پر ایمان ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو خود کیوں نہیں آتے اور نہیں ہے تو دوسروں کو میرے پاس کیوں بھیج رہے ہو؟ لقمان نے جواب بھیجا کہ مجھے آپ کی پیغمبری پر پورا ایمان تصدیق اور پکا اقرار ہے مگر مجھے آپ کی صحبت کی حاجت نہیں، میرا نفس مرتاض (ریاضت کرنے والا) ہو چکا ہے اور باری تعالیٰ سے اسے ایسے کمالات مل گئے ہیں کہ اگر دوسرے بھی مجھ جیسے ہوتے تو انہیں بھی انبیاء کی حاجت نہیں رہتی۔

اویس قرنی رسول علیہ السلام کے زمانے میں تھے مگر انہیں رسول خدا کی صحبت نہیں ملی مگر دینی کمالات ایسے حاصل کر لئے تھے کہ ان کے بعض مناقب تذکرۃ الاولیاء میں لکھے ہوئے ہیں لہذا حاصل کلام کیا ہے ؟ ترك الدنيا رأس كل عبادة) دنیا کو تیاگ دینا ساری عبادتوں کا مغز ہے۔

سنت کی موافقت شرط ہے:- ساری طاعتوں اور صحبتوں کا حاصل ترک دنیا ہے جب یہ کسی کو میسر ہو جائے تو چاہے وہ پانچ وقت کی (فرض) نمازیں پڑھے ساری رات جاگتا رہے، چاشت اور اشراق بھی ادا کرے، مگر نعوذ باللہ دنیا کی محبت اس کے دل میں جمی ہوئی ہو چاہے وہ تھوڑی سی ہو کوئی طاعت اور صحبت اسے فائدہ نہیں پہنچا سکتی اس لئے سارے کاموں کی جڑ ترک دنیا ہے بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ ابتدا ہی میں یہ توفیق دے دیتا ہے بعضوں کو کچھ دن صحبت میں رہ کر ملتی ہے جیسے بھی ملے یہ بہت بڑی نعمت ہے اور ترک دنیا سے مراد دنیا کی محبت کا ترک کرنا ہے۔ ہونا یہ چاہئے کہ دنیا کے اسباب کا ہونا یا نہ ہونا اس کی عالی ہمتی کے نزدیک برابر ہو۔ اگر عیاذ باللہ کسی شخص کے پاس ایک کمبل کے ٹکڑے کے سوا اور کچھ نہیں ہے مگر اس کملی میں اس کی نیت صالح نہیں ہے تو یہ حجاب اور دوری کا باعث ہے مثلاً ایک شخص کملی اوڑھتا ہے، سر منڈاتا ہے تاکہ لوگ جان لیں کہ یہ مسکین ہے اور اسے کچھ (نذرانہ) پیش کریں یا اس کی تعظیم کریں تو یہ بھی دنیا کی طلب ہے نیک نیتی میں سنت کی موافقت شرط ہے۔

Scanned with CamScanner

Rafaqati App:- https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

ابن مسعودؓ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرکیا۔

لاینفع قول الا بالعمل ولا ینفع عمل الا بانیة

کوئی قول نفع نہیں دیتا جب تک اس پر عمل نہ ہو اور کسی عمل کا فائدہ نہیں جب تک اس پر عمل نہ ہو اور کسی عمل کا فائدہ نہیں جب تک نیت (درست) نہ ہو۔

نیت کا فرق:- مثلا ایک شخص درویشوں کا لباس پہنتا ہے اس نیت سے کہ لوگ مجھے صوفی سمجھیں اور خلق سے کچھ فائدہ حاصل ہو ،اس میں دنیاوی غرض سے زیادہ اسے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ البتہ اگر یہ نیت ہو کہ صحابہ اور تابعین بھی اسی لباس میں رہے ہیں اور میں ان کی سیرت کی پیروی کرنے سے پہلے صورت اور لباس ان جیسا بناؤ تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے ان کے باطن کی پیروی کرنے کی توفیق بھی عطا فرمادے۔ یہ صالح نیت ہے، سنت کے موافق ہے سنا گیا ہے کہ ایک پستہ قد انسان ہمیشہ لمبے کپڑے پہنا کرتا تھا چنانچہ راستے میں دونوں بغلوں کی جانب سے لباس اوپر اٹھا کر چلتا تھا کسی نے پوچھا اتنا لمبا لباس کیوں پہنتے ہو؟ کہنے لگا: اس لئے کہ اگر کسی کو دوں تو اس کے بدن پر ٹھیک آجائے یہ نیت اگرچہ اچھی تھی مگر سنت کے موافق نہیں تھی کیونکہ پیغمبر علہ السلام اور صحابہ و تابعین نے چھوٹا لباس ہی پہنا ہے اس کی تائید قرآن شریف سے بھی ہوتی ہے۔

وثیابك فطهّرْ (ای فقصر) اپنا لباس طاہر کرو، یعنی چھوٹا کرو) (المدثر ٤) دوسروں کا لباس دو تنکے میں بنتا ہے وہ ایک تنکے میں بناتے تھے اس صورت میں کسی کی نیت اگر خرچ میں کفایت کی ہے کہ ایک تنکے میں (لباس کی) غرض حاصل ہو جائیگی ایک تنکہ بچے گا وہ چند مومن بھائیوں کو کھلانے کے کام آئیگا۔ تو یہ صالح نیت ہے، مگر بعضوں کی نیت یہ ہوتی ہیکہ صحابہ نے اور اہل سنت نے ایسا ہی پہنا ہے میں ان کی پیروی کر رہا ہوں یہ مخلصوں کی نیت ہے اور سنت کے بقیہ صفحہ ....۷ پر.....

منقبت

درشان حضور امین شریعت علیہ الرحمہ

از..... مولانا محمد انصار احمد نوری، ردولوی

منبع جودو عطا، شاہ رفاقت اشرفی
مرحبا صد مرحبا ، شاہ رفاقت اشرفی
آپ پر سایہ فگن ہے نور وحدت کی خ
ہے منور در تیرا، شاہ رفاقت اشرفی
علم وحکمت ، معرفت کے بحر نا پیدا کن
اور ہو محبوب خدا، شاہ رفاقت اشرفی
نجدیوں کو آپ نے ناکوں چنے چبوا دے
کی جو تو ہین شہا ، شاہ رفاقت اشرفی
مفتئ اعظم، شریعت کے امین بھی آپ ہیں
ہے عطائے مصطفیٰ ، شاہ رفاقت اشرفی
رحمت وانوار کی ہی بارشیں ہوتی رہیں
آستانے پر صدا، شاہ رفاقت اشرفی
ہے ہماری بھی تمنا خواب میں ہی دیکھ لوں
جلوۂ زیبا تیرا، شاہ رفاقت اشرفی
آج تک واپس نہ کوئی آپ کے در سے گیا
مجھ کو بھی کیجئے عطا ، شاہ رفاقت اشرفی
صدقہ غوث الوریٰ نوریؔ پہ ہو نظر کرم
نائب غوث الوریٰ، شاہ رفاقت اشرفی

امام مسجد خانقاہ اجملی، دائرہ شاہ اجمل الٰہ آباد

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

ملفوظات حضرت خواجہ برہان الدین علیہ الرحمہ

از پیشکش..... حضرت خواجہ پیر قمرالدین رفاقتی

(۱) پہلی منزل:- فرمایا: درویشی کی پہلی منزل ترک دنیا ہے، اس کے بعد دوسرے مقامات ہیں۔ اگر کوئی درویشی کی پہلی منزل میں ہی قدم نہ رکھ سکا تو دوسرے مقامات تک کیا پہنچ سکتا ہے؟

جب تک سالک ترک دنیا کرتا ہے تو دنیا بھی طرح طرح کے فریب دینے کے لئے اس کے سامنے آتی ہے۔ اگر وہ اس فریب کے چکر میں آگیا تو بس وہیں اٹک کر رہ جاتا ہے۔ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ دنیا ایک مردار ہے اور سالک کی مثال عقاب کی سی ہے۔ جب عقاب اپنی پرواز کی بلندی سے اس مردار کی طرف قصد کرے گا تو لامحالہ وہ اپنی بلندی سے نیچے کی طرف اترے گا۔

لہذا بعض اہل دل تو دنیا کو قبول ہی نہیں کرتے اور بعضے وہ ہیں جو اس کی طرف التفات نہیں کرتے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا ایک نہر کی طرح ہے جو ایک طرف سے آرہی ہے اور دوسری طرف کو جارہی ہے۔

(۲) مشقت کا ثمرہ:- ایک بار ایک باشاہ کو کچھ بیماری ہوگئی، کسی دوا سے فائدہ نہ ہوتا تھا۔ جتنے بھی طبیب اور حکیم تھے کوئی اس مرض کو دور نہ کر سکا، کسی شخص نے کہا کہ اس شہر میں ایک درویش صاحب کرامات ہے اگر اسے بلوایا جائے تو ہو سکتا ہے کہ اس کی دعاء سے بیماری میں کمی ہو جائے۔ اس درویش کو لایا گیا اس نے دعا پڑھی اور بادشاہ پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ بادشاہ کو فوراً صحت ہوگئی۔ اب سونے کے سکوں سے بھری ہوئی تھالی درویش کے سامنے لائی گئی۔ درویش نے اسے قبول نہیں کیا اور اپنے ٹھکانے پر واپس آگیا۔ چند روز کے بعد ایک دوست درویش کی خدمت میں آیا تو اس نے دیکھا کہ درویش کے گھر میں خرچ کی بہت تنگی ہے۔ پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے کہا "درویشی ہے اس لئے (تنگی کی طرف) التفات بھی نہیں" اس شخص نے کہا "اگر آپ اس روز بادشاہ کا نذرانہ قبول کر لیتے تو کچھ ہمیں بھی دے دیتے، آپ کا اور ہمارا کچھ وقت اچھا گذر جاتا" درویش نے کہا "اے بھائی اللہ تعالیٰ جو ہماری دعا قبول کر لیتا ہے وہ اسی بھوک اور مفلسی اور محنت و مشقت کا ثمرہ ہے۔ اگر ہم دنیا اور اس کی راحتوں کی طلب میں لگ جائیں تو ہماری دعا ہرگز قبل نہ ہوگی۔"

(۳) جائے بزرگاں:- فرمایا: جس جگہ درویش کے قدم پڑتے ہیں بے شک اس جگہ میں بھی خیر و برکت ہو جاتی ہے۔ ایک بار ایک درویش کسی شہر میں گئے انہیں بتایا گیا کہ اس شہر میں ایک درویش کا انتقال ہو گیا ہے، جب اس کا جنازہ باہر لے کر آئے تو اس مسافر (درویش) نے روک دیا کہ خبردار اسے ہرگز شہر سے باہر لے کر نہ جاؤ لوگوں نے کہا: کیوں؟ انہوں نے کہا کہ ایک عذاب (شہر پر) مقرر ہو چکا ہے اگر اس کو شہر سے باہر لے جائیں گے، تو شہر پر وہ عذاب نازل ہو جائیگا۔ اس درویش کو اس کے گھر میں ہی دفن کر دیا گیا، حق تعالیٰ شانہ نے اس شہر کو بچالیا۔ جان لینا چاہئے کہ مردان خدا کی وفات کے بعد بھی ان کی برکت باقی رہتی ہے۔

فرمایا: ایک شخص تھا وہ کسی درویش کے پاس گیا اور کہا کہ میں اولیاء اللہ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ درویش نے کہا "اگر تم چاہتے ہو کہ اولیاء اللہ کو دیکھو تو ڈھائی سال تک متواتر وضو کی حالت میں رہو اور تھوڑی سی پاکیزہ غذا کھاؤ" وہ شخص چھ مہینے تک یہ کر سکا اس کے بعد کچھ خلل واقع ہو گیا۔" تو وہ پھر درویش کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس عمل میں خلل پڑ جانے کا حال اسے بتایا۔ درویش نے کہا کہ اب یہ عمل نئے سرے سے شروع کر۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ رات دن باوضو رہتا تھا۔

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

وضو ٹوٹ جاتا تو نیند سے بیدار ہو کر اسی وقت نیا وضو کر لیتا تھا۔ اس طرح پورے ڈھائی سال بیت گئے۔ اب یہ اس درویش کی خدمت میں آیا اور کہا کہ مدت پوری ہو گئی۔ درویش نے کہا "جاؤ" فلاں پہاڑ میں جا کر بیٹھو وہاں تم دو سو مردان خدا کو دیکھو گے" وہ شخص وہاں گیا اور آ کر کہا کہ میں نے وہاں ایک سو نوے (۱۹۰) لوگوں کو دیکھا باقی کو نہیں دیکھا"

درویش نے کچھ سوچ کر جواب دیا کہ ہاں دس درویش فلاں جزیرے میں تعینات کر دئے گئے ہیں، کیوں کہ وہاں فساد اور رہزنی بہت ہوا کرتی تھی، تاکہ ان کے قدموں کی برکت سے وہ شر دور ہو جائے۔ اگر تم ان کو بھی دیکھنا چاہتے ہو تو وہاں جانا ہو گا۔ وہ شخص اس جزیرے کی طرف روانہ ہو گیا، ایک کشتی میں سوار ہوا، جب جزیرے کے قریب پہنچا تو کشتی والوں نے ادھر جانے سے پہلو بچانا چاہا، اس شخص نے انہیں بتایا کہ اب وہاں فتنہ و فساد نہیں ہے، اس لئے کہ وہاں کچھ مردان خدا تعینات کر دئے گئے ہیں تم بے کھٹکے ادھر جاؤ۔

الغرض یہ سب اس جزیرے میں گئے، وہ شخص کشتی سے اترا اور ایک پہاڑ پر گیا، وہاں دس درویشوں کو دیکھا کہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس نے ہر ایک درویش کے ہاتھ چومے اور تین دن رات مسلسل وہاں رہا۔ ہر روز افطار کے وقت گیارہ روٹیاں اور پانی کے گیارہ کوزے آتے تھے۔ اس کو اچانک دھیان آیا کہ کشتی میں تھوڑا سا گیہوں کا آٹا بھی رکھا ہوا تھا نہ جانے اس کا کیا ہوا ہو گا۔ ان دس درویشوں میں سے ایک نے سر اوپر اٹھایا اور کہا کہ "جس شخص کو آٹے کی فکر ہو اس کا ہمارے درمیان کیا کام ہے؟" اب تم خیریت سے واپس ہو جاؤ۔ دوسرے درویش نے ایک درخت کی شاخ اسے دی اور کہا کہ یہ رکھ لو تمہارے کام آئیگی اس شخص کو وداع کر دیا۔ وہ واپس آ کر کشتی میں سوار ہو گیا اور درخت کی شاخ اپنے بیٹے کو حوالے کر دی کہ اسے حفاظت سے رکھو، وہاں سے چلے اور ایک جگہ خشکی میں اترے چند روز کے بعد ان کا زاد راہ ختم ہو گیا اور سخت عاجز ہو گئے۔ بیٹے سے مشورہ کیا کہ اب کیا کریں؟ اس پردیس میں تو کسی سے قرض بھی نہیں مل سکتا۔ بیٹے نے کہا کہ اس سونے کی ٹہنی کو خرچ کیوں نہیں کرتے؟ اس نے کہا، "کون سی ٹہنی؟"

بیٹے نے کہا: "کہ جب آپ جزیرے سے چلے تھے اور ایک شاخ مجھے کہہ کر دی تھی کہ اسے اچھی طرح حفاظت سے رکھو" اس شخص نے غور سے دیکھا تو وہ سونے کی شاخ تھی اسے فروخت کر کے اپنا خرچ چلایا۔

فرمایا کہ: جہاں کہیں مردان خدا ہوتے ہیں وہ جگہ بلاؤں اور عذابوں سے محفوظ رہتی ہے۔

کولھو کا بیل:- فرمایا: چرس کا بیل رات بھر چل کر تڑکے میں آنکھ کھولتا ہے تو دیکھتا ہے جہاں تھا وہیں کا وہیں کھڑا ہے۔ جو لوگ دنیا کی طلب میں ہوا و ہوس کے پیچھے بھاگتے ہیں وہ بھی کولھو کے بیل کی طرح ہی ہیں کہ سارا دن بھاگ دوڑ کرتے ہیں اور اپنی جان کھپاتے ہیں، آخر وقت خود کو وہیں پاتے ہیں جہاں تھے یہ کیا ہے؟ غلفت کے پردے ان کی آنکھوں پر اور دل پر ڈال دئے گئے ہیں تاکہ کچھ دیکھ نہ سکیں اور یہ سمجھیں کہ ہم نے بہت راستہ طے کر لیا ہے۔ جب اچانک ان کی آنکھوں سے پٹی ہٹائی جاتی ہے تو اپنے آپ کو پہلے قدم پر ہی پاتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرماتا ہے۔

قل هل ننبئكم بالاخسرين اعمالا☆الذين ضل سعيهم في الحيوٰة الدنيا وهم يحسبون انهم يُحسِنون صنعا

(الكهف ۱۰۳ - ۱۰۴)

(کہہ دیجئے کیا میں ان لوگوں کے بارے میں تمہیں بتاؤں جو اپنے اعمال میں گھاٹے میں رہ گئے۔ دنیا کی زندگی میں جن کی ساری کوشش رائیگاں ہو گئی اور وہ سمجھتے رہے کہ ہم بہت اچھے کام کر رہے ہیں)

فرمایا:

خواجہ پندارد کہ دارد حاصلے
حاصلش لیکن بجز پندار نیست

(خواجہ سمجھ رہا ہے کہ اسے آمدنی ہو رہی ہے حالانکہ اس کو سوائے پندار (وہم) کے کچھ بھی حاصل نہیں ہوا)

پھر کیا کرنا چاہیے؟ دل کو ساری باتوں سے فارغ کر لے اور کسی بڑے کام میں لگ جائے ورنہ اگر یہ سوچے گا کہ آج گھوڑا خریدوں گا، کل اس کی قیمت ادا کروں گا پرسوں کو بیل خرید لوں گا میرے پاس فلاں چیز ہونی چاہیے۔ فلاں چیز نہیں ہونی چاہیے تو یہ سب پریشانی کی باتیں

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

ہیں ایک دل میں دو چیزیں ہر گز جمع نہیں ہو سکتیں۔

ما جعل الله لرجل من قلبين فی جوفه

(اللہ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں رکھے) اے خواجہ اگر غم ہی کھانا ہے تو دنیا کا غم مت کھاؤ۔

(۴) کار حق:- کچھ لوگ ایک بزرگ کے پاس گئے انہوں نے ہر ایک سے پوچھا کہ تم کیا کام کرتے ہو؟ کسی نے کہا: میں پیشہ ور ہوں، کسی نے کہا: کسان ہوں، کسی نے کہا: لشکر میں نوکری کرتا ہوں، ان بزرگ نے کہا کہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کاموں کے لئے پیدا نہیں کیا بلکہ دوسرے ہی کاموں کے لئے ہی بنایا ہے۔ اور میں نہیں جانتا وہ کام کیا ہیں؟ کاش کوئی مجھے ان سے واقف کرادے۔ یہاں تک کہ وہ حضرت جنیدؒ کی خدمت میں گئے اور جنیدؒ نے انہیں کاملوں میں سے ایک بنادیا، تو یہ سمجھ لو کہ جسے کار حق کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس کی فطرت میں حق تعالیٰ کی طلب ڈال دی جاتی ہے۔

بیہودہ کشاکش:- ایک بار ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اسے پانی بھرنے کا کام سپرد کیا۔ وہ روزانہ پانی بھر کر لاتا تھا ایک دن اس کا مالک گھر سے نکل کر آیا تو دیکھا کہ وہ غلام بہت رنجیدہ بیٹھا ہوا ہے۔ اس نے کہا۔ کیا بات ہے کیوں غمگین بیٹھے ہو؟ غلام نے کہا: اے خواجہ غمگین کیسے نہ رہوں آپ نے ایسا کام میرے سپرد کیا ہے کہ روز دریائے دجلہ سے پانی بھر کر لاتا ہوں اور حویلی میں پہنچاتا ہوں نہ تو دجلہ میں کوئی کمی واقع ہوتی ہے اور نہ پینے والے سیر ہوتے ہیں، خبر نہیں میں اس بیہودہ کشاکش میں کب تک پھنسا رہوں گا۔ آقا نے سمجھ لیا کہ اس کی لو اللہ سے لگی ہوئی ہے اسی وقت اسے آزاد کر دیا۔

سماع کے آداب:- فرمایا: کچھ لوگ رقص میں ایک ہی گھ تھے رہتے ہیں اور دوسروں کو زحمت نہیں دیتے بعض بہت بے قابو ہو جاتے ہیں اور شور کرتے ہیں، خود کو چاروں طرف دے دے مارتے ہیں۔ البتہ اگر جگہ تھوڑی بھی ہو تب بھی بیس تیس صوفیہ (سماع میں) ایسے رقص کرتے ہیں کہ ایک درویش دوسرے کو زحمت نہیں دیتا، سماع سے پہلے ہلکی غذا کھانی چاہئے مثلاً چاول ہوں یا شوربا ہو، سماع کے بعد اگر کوئی نان گوشت اور حلوا جی بھر کر کھائے تو کچھ حرج نہیں، مگر شروع میں پیٹ خالی ہو تو سماع کے ذوق کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ کیوں کہ غذا دو قسم کی ہوتی ہے روحانی اور جسمانی۔ جسمانی غذا تو کھانا پینا ہے اور چین سے سونا ہے۔ روحانی غذا بھوک پیاس، جاگنا ذکر و فکر اور ایسی ہی باتوں میں ہے سماع بھی روحانی ذوق ہے۔ اگر کوئی جسمانی غذا چھک کر کھالے گا تو یقیناً اسے روحانی ذوق اتنا نہیں مل سکتا۔

حضرت غریب کا معمول:- خدمت شیخ الاسلام برہان الدین قدس سرہ العزیز اگر کسی سے سن لیتے تھے کہ رات کو کسی جگہ سماع ہے تو اس دن کھانا ہرگز نہ کھاتے تھے اور صاحب سماع کے گھر پر بھی سماع سے پہلے کچھ نہیں کھاتے تھے، یا محض دوسروں کا ساتھ دینے کے لئے چند لقمے لے لیتے تھے۔ اور سماع کے بعد اگر کھانا ہلکا پھلکا ہوتا تھا جیسے شوربا اور چاول، تو تھوڑا سا کھا لیتے تھے۔ اگر نان گوشت ہوتا تھا، تو وہاں سے بھوکے ہی اٹھ کر گھر آجاتے تھے۔ اور فرماتے تھے شوربا لاؤ یا گوشت کی یخنی" وہ پی لیتے تھے۔

بادشاہ و درویش کا فرق:- فرمایا: کہ درویش تمام بلاؤں سے اور دنیا کی مشقتوں سے محفوظ ہوتا ہے، ہر درویش کو بادشاہ و امراء یاد کرتے ہیں۔ درویشوں کو جو بھی یاد کرتا ہے نیکی اور لطف و شفقت و رحمت سے یاد کرتا ہے، مگر بادشاہ اور ملوک و امراء دنیا کی آفتوں اور تکلیفوں میں غرق ہوتے ہیں اور انہیں کوئی بھی نیکی سے یاد نہیں کرتا۔

فرمایا: کہ اخلاص بزرگوں کے اوصاف میں سے ہے۔ مگر وہ آہستہ آہستہ اور سکون کے ساتھ ایک ایک چیز کو دفع کرتے ہیں جن کے سر میں دنیا اور اسباب دنیا کی طلب ہوتی ہے اگر وہ ان چیزوں کا خیال اپنے سر سے نکالنا چاہیں تو بہت محنت درکار ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ وہ انہیں اخلاص بھی بخش دے۔

(۵) قدر نعمت:- ایک شخص شیخ الاسلام برہان الدین قدس اللہ سرہٗ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ مخدوم میرے پاس ایک گھوڑا ہے وہ مجھے بہت پریشان کرتا ہے، میں یہ چاہتا ہوں کہ کسی طرح اسے الگ کر دوں، خدمت شیخ نے فرمایا" بابا عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک گدھا تھا اور ایک پالان تھی صالح علیہ السلام اونٹنی رکھتے تھے،

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

حق تعالیٰ نے تمہیں گھوڑا دیا ہے، اسے ہر گز الگ مت کرو، جب وقت آئے گا اللہ تعالیٰ خود اسے الگ کر دے گا، کچھ زمانے کے بعد اسے گھوڑے نے پریشان کرنا چھوڑ دیا اور فراغت نصیب ہو گئی۔ اسی طرح اگر کسی کو علم دین حاصل کرنے یا عبادت کرنے کی طلب ہو تو اسے طرح طرح کی رکاوٹیں پیش آتی ہیں۔ مثلاً سفر اور آفات یا دنیا کی حاجات اور وہ اس سعادت سے محروم رہ جاتا ہے۔ آج یہی ہوا کہ روضہ کی (خلد آباد کا قدیم نام روضہ ہی تھا) طرف شیخ کی خدمت میں جانا ہوا تھا نماز عصر کے اوراد فوت ہو گئے۔ باقی کو اسی پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔

(۶) فریب نفس:- فرمایا: ایک بزرگ کے سر میں جہاد کرنے کا سودا سمایا۔ انہوں نے غور کیا کہ اس خواہش میں نفس کی مکاری کیا ہے؟ حق تعالیٰ کہتا ہے۔ ان النفس لامارۃ باالسوء الا ما رحم ربی ۔ (یوسف ۵۳) (نفس تو برائی کا حکم دینے والا ہے مگر یہ کہ جو میرا رب رحم فرمادے)

نفس تو نیکی کا حکم ہر گز نہیں دے سکتا، پھر کیا سبب کہ یہ جہاد پر اکسا رہا ہے؟ میں اللہ تعالیٰ کے قول کی صداقت مانتا ہوں اور نفس کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔

کہنے لگے: "اے نفس کیا تو روزہ رکھنے سے عاجز آ گیا ہے اور کھانے پینے کی طرف راغب ہے؟ نفس نے قبول کیا کہ میں روزہ ہر گز نہیں توڑوں گا پھر انہوں نے پوچھا تو کیا نوافل و اوراد سے تنگ آ چکا ہے؟ نفس نے یہ بات بھی تسلیم نہ کی غرض طاعات و عبادت میں سے جو باتیں بھی کہیں اس نے سب سے انکار کیا پھر ان بزرگ نے آسمان کی طرف رخ کیا اور کہا: خداوندا میں تو نفس کے مکر سے واقف نہ ہو سکا تو مجھے اپنے کرم سے آگاہی بخش دے" حق تعالیٰ نے اپنے کرم سے الہام کیا کہ نفس چاہتا ہے جہاد میں مارے جانے کے بعد نام کی شہرت ہو کہ فلاں شخص راہ حق میں شہید ہو گیا یہ بزرگ رونے لگے کہ اے نفس تو مرنے کے بعد بھی نقصان پہونچانے سے باز نہیں رہتا۔ جہاد کا ارادہ ترک کر دیا اور اپنے کام میں مشغول ہو گئے۔

ایک بزرگ تھے وہ تیس برس تک ایک مسجد میں پہلی صف میں حاضر ہوتے رہے، ایک دن ذرا دیر سے پہونچے، پہلی صف میں جگہ نہ ملی تو آخری صف میں شریک ہو گئے اور یہ سوچنے لگے کہ لوگ کیا کہیں گے آج فلاں شخص پہلی صف میں نہیں آیا، اللہ تعالیٰ نے انہیں سمجھایا کہ تم نے تیس سال تک یہ نماز ریاکاری کے ساتھ ادا کی ہے۔ یہ رونے لگے اور وہ تیس برس کی نمازیں قضا کیں۔

(۷) شیطان کی راہیں:- فرمایا: ایک پیر نے اپنے مرید سے کہا کہ اب تم ایسے مقام تک پہنچ چکے ہو کہ شیطان بدی کی راہ سے تمہارے اندر داخل نہیں ہو سکتا، البتہ نیکی کے راستے سے کبھی گھسنے کی کوشش کرے گا، اور شیطان انسانوں پر دو راستوں سے آتا ہے عوام پر بدی کی راہ سے آتا ہے، شراب، زنا، دشمنی، اور ایسی ہی باتوں کا حکم دیتا ہے، اولیاؤ انبیاء پر نیکی کے راستے سے چھاپہ مارتا ہے چنانچہ ایک بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا "اے عیسیٰ کہئے، لاالہ اللہ" حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ جو تو کہتا ہے وہ ٹھیک ہے مگر تیرے کہنے سے نہیں پڑھوں گا کیونکہ تو میرا دشمن ہے۔ تیرا اس میں بھی کچھ فریب چھپا ہوا ہو گا، جسے میں نہیں جانتا اور حضرت آدم علیہ السلام کے پاس بھی آیا ان سے کہا۔

ھل ادلك علیٰ شجرۃ الخلد وملك لا یبلیٰ (طٰہٰ ۲۰)

(کیا میں تمہیں جنت کا درخت دکھاؤں اور ایسا ملک جو کبھی فرسودہ نہ ہو گا) حضرت آدم نے کہا حق تعالیٰ نے مجھے اس سے روک دیا ہے شیطان نے کہا۔

مانھاکما ربکما عن ھذہ الشجرۃ الا ان تکونا ملکین او تکونا من الخالدین (الاعراف)

(تمہارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے اس لئے روکا ہے کہ تم دونوں فرشتے بن جاؤ گے اور یہاں ہمیشہ رہو گے) حضرت آدم فرشتہ بننے اور جنت میں ہمیشہ رہنے کے خیال سے ڈگمگا گئے، اب اس پر ابلیس نے اضافہ کیا کہ قسم کھا کر کہنے لگا میں تمہارا خیر خواہ ہوں: و قاسمھما انی لکما لمن النا صحین فدلّھما بغرور (الاعراف ۲۲) (اور ان دونوں سے قسم کھا کر کہا کہ میں تمہارا بھلا چاہنے والا ہوں پھر انہیں گمراہی کی طرف ڈھکیل دیا)

حضرت آدم سے قسم کھا کر کہا گیا جس سے وہ جنت سے دور جا پڑے اور یہ سب خیر خواہی کے بہانے سے ہوا۔ بقیہ صـ۲۴ پر

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

سبق آموز حکایتیں

پیشکش :- از..... محمد امین انجینئر رفاقتی

حضرت امام عبد الوہاب شعرانیؒ صالحین کے اخلاق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

☆ ۱ حضرت محمد بن المنکدرؒ کا انتقال ہونے لگا تو وہ رونے لگے۔ اس پر ان سے پوچھا گیا کہ وہ کیوں روتے ہیں؟

انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے گناہوں پر روتا ہوں جن کو میں اپنی نظر میں معمولی جانتا تھا، مگر وہ گناہ خدا کے نزدیک بہت بڑے تھے۔

☆ ۲ حضرت محمد بند سیرینؒ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو وہ رونے لگے، لہذا ان سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ایک تو میں اس کوتاہی پر روتا ہوں جو گذشتہ ایام میں کر چکا ہوں، دوسرے میں اس پر روتا ہوں کہ اب مجھے اس کی سزا میں تیز آگ میں داخل کیا جائیگا۔

☆ ۳ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے وصال کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ میں گنہگار ہوں، اب اگر تو مجھے معاف کرے تو یہ تیرا احسان ہے، اور اگر عذاب دے تو یہ تیرا عدل ہے اور اصلا کوئی ظلم نہیں مگر میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔

☆ ۴ حضرت عامر بن قیسؒ کا انتقال ہونے لگا تو وہ روئے اور فرمایا کہ میں موت سے ڈر کر یا دنیا کی حرص میں نہیں روتا بلکہ میرے آنسو اس لئے بہہ رہے ہیں کہ میں نے جی بھر کر اطاعت خداوندی نہیں کی اور نہ سخت سردیوں میں جی بھر کر نمازیں پڑھیں۔

☆ ۵ حضرت عبد اللہ بن مبارکؒ کا انتقال ہونے لگا تو آپ نے غلام سے فرمایا کہ میرا سر زمین پر رکھدو۔ غلام یہ حکم سنکر رونے لگا آپ نے دریافت کیا تو کیوں روتا ہے؟ اس نے کہا مجھے آپ کے زمانی عیش و عشرت یاد آگیا اللہ اللہ ایک وہ زمانہ تھا اور ایک زمانہ ہے کہ آپ اس طرح جان دے رہے ہیں۔

عبد اللہ بن مبارکؒ نے فرمایا کہ بھائی یہ رنج و افسوس کی بات نہیں، میں نے خود اللہ تعالیٰ سے التجا کی تھی کہ میں اسی طرح دنیا سے کوچ کروں۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جب میری حالت غیر یقینی ہو جائے تو مجھے لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرنا اور ایک دفعہ کے بعد دوبارہ تلقین نہ کرنا۔ ہاں اگر مجھ سے کوئی دیگر کلام صادر ہو تو پھر کلمۂ مذکور کی دوبارہ تلقین کرنا۔

☆ ۶ حضرت عطاء ابن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ وقت آخر ابلیس امام احمد بن حنبلؒ کے سامنے آیا اور کہا کہ اے احمد تم مجھ سے بے خطر ہو کر سفر کر رہے ہو تو امام احمد نے فرمایا، کہ میں ابھی بے خطر نہیں ہوں، میں تو اسوقت بے خطر ہوں گا جب روح میرے جسم سے پرواز کرے گی۔

☆ ۷ حضرت حسن بصریؒ ایک ایسے شخص کے پاس تشریف لے گئے جو عالم نزع میں تھا، آپ نے فرمایا کہ جس زندگی کا انجام یہ ہو اس کا آغاز بھی اس قابل ہے کہ اس سے بے اعتنائی برتی جائے۔

☆ ۸ حضرت ابوذرؓ کا وقت آخر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اے موت تو جلد از جلد میرا گلا گھونٹ دے کیوں کہ میں خدا سے ملنا چاہتا ہوں۔

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

☆۹ حضرت ابوذرؓ ایک قریب مرگ شخص کے پاس گئے تو اس نے الحمد للہ کہا یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ اے بھائی یہ کام تو نے بہت ٹھیک کیا، کیونکہ حق سبحانہ تعالیٰ کوئی حکم نافذ کرتا ہے تو چاہتا ہے کہ لوگ اس پر اسکی تعریف کریں۔

☆۱۰ حضرت سفیان ثوریؒ ایک بچہ کے پاس گئے، وہ نزع کے عالم میں تھا اور اسکے والدین ۔۔ پاس بیٹھے رو رہے تھے، اس نے یہ دیکھ کر کہا کہ آپ روئیں نہیں میں جس کے پاس حاضر ہو رہا ہوں وہ آپ سے زیادہ مہربان ہے۔

☆۱۱ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کا انتقال ہونے لگا تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ اس گنہگار اور سنگ دل ضعیف پر رحم فرما اے اللہ میری ٹھوکر دور کردے، (میری لغزش معاف کر دے) اور اس شخص کی نادانی سے جو تیرے سوا کسی پر بھروسہ نہیں رکھتا اور نہ کوئی توقع حلم کا برتاؤ کر، اتنا کہہ کر ڈھاڑیں مار کر رونے لگے۔

☆۱۲ ہشام بن عبد الملک کا انتقال ہونے لگا تو اس نے اپنی اولاد کی طرف دیکھا۔ یہ لوگ پاس بیٹھے آنسو بہا رہے تھے یہ دیکھ کر اس نے کہا۔ ہشام نے تمہیں دنیاوی اور تم اس پر روئے۔ اس نے تمہارے لئے اپنا جمع کردہ ذخیرہ چھوڑا۔ اور تم نے اس پر اس کے کمائے ہوئے گناہ چھوڑے۔ اب ہشام کا انجام برا ہے۔ اگر خدا نے اسے معاف نہیں کیا۔

☆۱۳ حضرت ابو ہریرہؓ کا وقت آخر آیا تو آپ رونے لگے اس پر لوگوں نے پوچھا کہ آپ کیوں روتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ منزل دور ہے، توشہ کم ہے، اور یقین کمزور ہے۔ پل صراط سے دوزخ میں گرنے کا خوف ہے بس اسی لئے روتا ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ ملفوظات خواجہ برہان الدین.....

حضرت آدم سے کہا گیا کہ آپ نے دشمن کی بات کیوں سنی؟ انہوں نے کہا کہ مجھے پتا نہیں تھا کہ کوئی جھوٹی قسم بھی کھاتا ہے یا کھا سکتا ہے

ایمان کی امان:- فرمایا: جو کوئی فرض نماز کے بعد یہ دعاء پڑھے

(لا اله الا الله ایمانا با الله ۔ لا اله الا الله ایمانا با الله لا اله الا الله امانة من عند الله ، لا اله الا الله محمد رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم۔ اللہ تعالیٰ اس کے امیان کو اپنے امان میں رکھے گا۔

بقیہ آئندہ

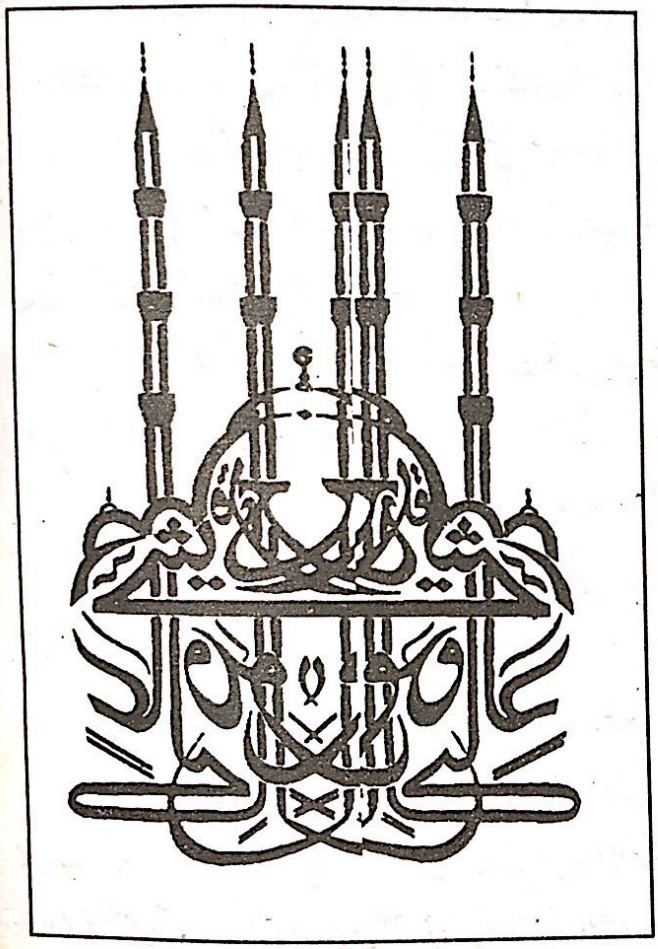

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

عورت اسلام کی نظر میں

پیشکش: از.....احمد حسین امام خسروپاپور فاقتی ہمت نگر

یہ اعتراض آج کوئی نیا اعتراض نہیں ہے کہ مذہب اسلام عورتوں کے حق میں بہت سخت ہے۔ اس نے عورتوں کے جذبات خیالات احساسات کا کوئی خیال نہیں رکھا نسوانی مطالبات کو نظر انداز کر دیا ہے اور ایسے قیود پیش کئے جو صنف نازک کے لئے برداشت سے باہر ہیں۔ آج اس ترقی کے دور میں جبکہ مرد ترقی کی شاہراہ پر بجلی کی طرح دور رہے ہیں کیا وجہ ہے کہ عورتیں ان سے پیچھے رہیں۔ اور گھر کی چہار دیواری میں پابند آئین رہیں چونکہ اسلام عورت کو نیچی اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اسلئے عورتیں صدائے احتجاج بلند کریں اور اسلام کے قیود سے آزاد ہو کر یورپ کے اصول پر چل پڑیں۔

لیکن کیا یہ حقیقت ہے کیا اسلام واقعی عورت کو حقارت آمیز نگاہوں سے دیکھتا ہے نہیں ہرگز نہیں۔ اسلام دنیا کے لئے پیام رحمت بنکر آیا ہے۔ اسلام ہی نے عربوں کی زندہ درگور لڑکیوں کو زندگی بخشی اسلام ہی نے یہود کی ٹھکرائی ہوئی عورتوں کو آغوش رحمت میں جگہ دی۔ اسلام ہی نے مجوس کے عذاب سے ان کو نجات دلائی۔ اسلام ہی نے عیسائیوں کی وحشت کاریوں سے اس کو پناہ دی۔ اسلام ہی نے ہندوؤں کی دھتکاری ہوئی عورتوں کو عزت بخشی دیکھتے ہوئے کراہ میں کودنے سے روک لیا۔ اور وراثت میں حقدار بنادیا۔

دنیا کی مختلف تاریخیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد جہالت کی عورتیں انتہائی کس مپرسی اور بد حالی مین مبتلا تھیں۔ یہ صرف مذہب اسلام تھا جس نے ان کو زندگی بخشی ان کے چہرے کا رنگ جسے وحشیانہ حملوں کے سیلاب بہالے گئے تھے لوٹا دیا اور ان کو جنس اشرف میں شمار کیا، ان کی ہمنوائی کے لئے کمربستہ ہوا ان کی فریاد رسی کی اور ان کے حقوق منوائے اور ہر قسم کی خانگی معاشرتی سماجی مراعات کا مستحق بنایا۔ اس تفصیل کے لئے بعض تاریخی واقعات سپرد قلم کرتا ہوں۔

عورتوں پر اسلام کے احسان:-

عرب عورتوں کے وجود سے نفرت ہی نہیں کرتے تھے بلکہ جہاں اس پودے نے جنم لیا فوراً عرب اسے مسل دیا کرتے تھے ان کی قومی غیرت اس کو برداشت نہیں کرتی تھی کہ کسی کے گھر کوئی بچی جنم لے۔ بچی کی اس پیدائش پر اگر ماں کی مامتا جوش پر آتی تو سال دو سال باپ کی نظروں سے چھپا کر اپنی تمنا پوری کر لیتی مگر اسکی عمر بھی تھوڑی ہی ہوتی باپ کو جہاں خبر ہوتی لڑکی کو فوراً دور دراز ریگستان میں جاکر پیوند خاک کر آتا۔

ایک صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ مرتبہ ایک جلیل القدر صحابی زار و قطار رونے لگے۔ داڑھی آنسوؤں سے تر ہونے لگی سرکار نے دریافت فرمایا کہ خیر تو ہے آخر اس قدر کیوں روتے ہیں۔ صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ زمانۂ جاہلیت کا ایک واقعہ یاد آگیا اسی پر اس وقت میرا دل بھر آیا اور بیخود ہو کر رونے لگا کہ اس دلسوز جرم کے

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

بعد بھی ہماری بخشش کی امید ہے کہ نہیں پوچھا وہ کیا؟ کہنے لگے کہ عرب کے دستور کے مطابق میں اپنی پیاری بچی کو دفن کرنے لے جارہا تھا یہ بچی مجھے بہت ہی عزیز تھی اس کی ماں نے عرصہ تک اس کو چھپا کے رکھا تھا۔ ایک روز اتفاقاً میں نے اس کو دیکھ لیا شفقت پدری جوش میں آئی میں نے اس کو چھوڑ دیا اس کے بعد سے بچی مجھ سے بیحد مانوس ہو گئی اور میں بھی اسے پیار کرنے لگا مگر جیسے جیسے بچی بڑھ رہی تھی میرے قلب کی حرکت بھی بڑھ رہی تھی کہ جوان ہو گئی اور قبیلہ میں اس کی خبر پہونچی تو کیا ہو گا میں نے قلب کو مضبوط کر لیا اور بچی کو گود میں لیکر جانب بیابان مرگ چلا راستہ میں اختلاج قلب بڑھتا گیا بچی بار بار پوچھتی جاتی ہے کہ ابا کہاں لیجا رہے ہیں اس وقت میری آنکھوں سے آنسو چلتے تھے اور میں خاموش دل مسوس کر منزل مقصود کی طرف بڑھتا جارہا تھا جب قبرستان پہونچ گیا تو..... قبر کھودنی شروع کی ننھی بچی پاس بیٹھی تھی۔ جیسے جیسے قبر کی مٹی ہمارے پائچے پر لگتی بچی اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اسے جھاڑتی اور کہتی جاتی تھی یا ابت اما تبک تراب ابا جان کے مٹی لگ رہی ہے۔ صحابی فرماتے ہیں کہ قبر تیار ہے اور اب ہمت کر کے بچی کو اس میں اتارنا چاہتا ہوں میرا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا تھا بچی چیخ کر رونے لگی اور کہنے لگی یا ابت ماذا تفعل ابا جان یہ کیا کر رہے ہیں وہ چیختی رہی پر میں نے ایک نہ سنی اور جاہلیت کا ساتھ نہ چھوڑا بچی کے ننھے سر پر بڑے بڑے چٹان ڈالنے لگا بچی زبان حال سے اس وقت اپنی ماں کو اسطرح پکار رہی تھی ..... آہ..... اے شفقت و رحمت کی دیوی۔ اے میری خاطر مصیبت جھیلنے والی ماں تو نے مجھے اپنا خون پلا کر پالا ہے اے ساری رات تھپکیاں دیکر اپنی نیند حرام کرنیوالی ماں تو نے مجھے کہاں چھوڑ دیا ہے اور اب تو کہاں ہے جبکہ آہنی چٹانوں سے میری کاغذی پسلیاں زیر وزبر ہو رہی ہیں جسم سے خون کے فوارے جاری ہیں ننھا سر چور چور ہو رہا ہے آسمان و زمین میری حالت پر آنسو بہا رہے ہیں یہ طویل صحرا شجر و حجر خاموش کھڑے انسان کشی کا دردناک منظر دیکھ رہے ہیں آہ..... اے ماں تو اس وقت ہوتی تو ضرور گود اٹھا لیتی اور میرے خون کو آنسو بھرے آنچل سے پوچھتی۔ آہ میں انتہائی کرب و بلا میں مبتلا ہوں اور تجھکو پکارتی ہوں۔ اگر تو آسکتی ہے تو آ اور اپنی بے گناہ نازنین کا آخری دیدار کر لے میں بیاباں مرگ میں سسک سسک کر دم توڑ رہی ہوں اگر تو نہیں آسکی تو میری تسلی کے لئے میرا یہ اضطراب ہی کافی ہے۔

صحابی فرماتے ہیں کہ آخر کار میں نے زندہ لڑکی کو دفن کر دیا اور گھر واپس چلا آیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ روح فرسا واقعہ سن کر آبدیدہ ہو گئے اور اتنا گہرا اثر پڑا کہ آپ نے اس ظلم و بربریت، انسان کشی کو روکنے کا عزم کر لیا چنانچہ آپ نے عرب کے مردہ احساس کو زندہ کیا آپ نے فرمایا اے اعدائے انسانیت آج تم بے زبان معصوم کو زندہ درگور کر دیتے ہو مگر ایک ایسا بھی دن آنیوالا ہے کہ خداوند جبار و قہار کا تخت عدالت ہو گا ظالم و مظلوم دونوں حاضر کئے جائیں گے عدالت سوال کرے گی بای ذنب قتلت کے کیا معنی ہیں مقتول قاتل کا دامن تھام کے یہ سوال کرے گا کہ کس گناہ میں تم نے ہم کو مار ڈالا تھا۔ اس چیلنج کے بعد عرب دختر کشی سے باز آگئے یہ ہے اسلام کا اعجاز اسطرح اسلام نے عورتوں کے مردہ جسم میں روح پھونکی اور ان کو ہمیشگی کی زندگی بخشی کیا اس کے بعد بھی یہ کہا جا سکتا کہ اسلام نے عورتوں کا کوئی ویلو نہیں رکھا اور عورتوں کے حق میں سخت ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

حضرت امین شریعت کی شرعی عدالت

سوال ۱ غیر مسلم اپنے گھر یا مندر میں جاکر مہادیو ہنومان وغیرہ کو نایل، مالیدہ، مٹھائی، وغیرہ چڑھاتے ہیں اور اپنے بھگوان ستیہ نارائن وغیرہ کی کتھا (مجلس) سامنے تصویریں رکھ کر کرتے ہیں۔ اور مجلس ختم ہونے پر پرساد تقسیم کرتے ہیں۔ بہر حال یہ پرساد شرماشرمی یاد وستی کی وجہ سے لینا یا کھانا اور اسکی مجلس میں جانا مسلمانوں کے لئے درست اور جائز ہے؟ یا نہیں۔

الجواب:- ایسی مجلس میں شریک ہونا ناجائز و حرام ہے۔ اس چڑھاوے کا لینا اور کھانا ناجائز ہے۔

سوال ۲: جائے پھل بطور دوا کھانے میں مزہ بڑھانے کے لئے یا کسی وجہ سے استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب ۲: جائز ہے جس طرح چاہیں استعمال کر سکتے ہیں۔

سوال ۳ غیر مسلم حاکم ہوں تو کیا غیر حق فیصلے قبول رکھے جائیں یا نہیں صحیح راستہ کیا ہے؟

الجواب ۳: مسلمان اپنے دینی معاملے میں سنی عالم صحیح العقیدہ کی طرف رجوع کرے خلاف شرع فیصلے کسی کا نہ مانا جائے۔ شریعت مطہرہ نے جس کو قضا کے فیصلہ کا حق دیا ہے اس کے سوا دوسرے کو یہ حق حاصل ہو ہی نہیں سکتا۔

سوال ۴: ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ آفتاب نکلنے کے وقت ٹھیک دوپہر کے وقت اور غروب کے وقت ہر حال میں سجدہ حرام ہے۔ حتی کہ تلاوت قرآن کا سجدہ اور ذکر، تسبیح، و درود شریف کا ذکر بھی جائز نہیں۔ صحیح کیا ہے؟ صرف یہ جمعہ کے روز درست بتاتے ہیں۔

الجواب ۴: ان تینوں وقتوں میں نماز جائز نہیں، سجدہ تلاوت بھی جائز نہیں اس میں جمعہ اور جمعرات کی خصوصیت نہیں ہر دن میں ان تینوں وقتوں میں سجدہ و نماز جائز نہیں۔ درود شریف تسبیح جائز ہے۔ اس کو ناجائز کہنا غلط ہے۔

سوال ۵: اگر کوئی عورت اپنی خوشی سے دو معتبر گواہوں کے سامنے مہر معاف کر دے تو مہر معاف ہو جاتی ہے۔ یا نہیں۔

الجواب ۵ مہر معاف ہو جاتی ہے۔

سوال ۶ اگر عورت مہر معاف کرنے کے بعد انکار کر دے تو کیا یہ انکار درست ہے۔

الجواب ۶ یہ انکار کرنا غلط ہے اب مہر نہیں دی جائیگی کیونکہ معاف کر چکی ہے۔

سوال ۷: غیر مردوں کو غیر عورت کا جھوٹا پانی پینا جائز ہے؟

الجواب ۷: اگر خوبصورت عورت ہو اور لذت لے کر آدمی پانی پئے تو مکروہ ہے۔

سوال ۸: اگر شوہر اپنی مرحومہ بیوی کے جنازے کو ہاتھ لگائے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب ۸: جائز ہے۔

سوال ۹: اگر کتے کا جسم کپڑے پر لگ جائے تو نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب ۹ اگر کتا بھیگا ہوا ہے اور اس کی تری لگ جائے تو جہاں تری لگی ہو اتنا کپڑا دھونا پڑے گا۔ اس کے بغیر نماز نہ ہو گی اور کتا بھیگا ہوا نہ ہو تو کوئی حرج نہیں نماز پڑھ سکتے ہیں۔

سوال ۱۰: ہند کے شہنشاہ حضرت خواجہ غریب نواز صاحب کے عرس میں کتنی دفعہ جانے سے ایک حج کا ثواب ملتا ہے؟

الجواب ۱۰: حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں جانے سے ثواب ضرور ملتا ہے مگر جب حج بیت اللہ شریف ادا نہ کیا جائے حج کا ثواب نہیں مل سکتا۔

سوال ۱۱: غریب مسلمان اگر ضرورت کے وقت بیاض سے پیسہ لے تو یہ جائز ہے؟ اور بیاض سے پیسہ لینے والے کی ضمانت دینا کیسا ہے؟

الجواب ۱۱: بہر حال بیاض (سود) سے پیسہ لینا دینا، بیاض دینا، اس کی ضمانت دینا بیاض کے لئے بات چیت کرنا سب حرام ہے۔

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

حضرت امین شریعت کی ہمہ جہت ہمہ صفات

منفرد شخصیت

از حضرت امام اہل سنت مخدوم المشائخ غوث الوقت مولانا سید شاہ محمد مختار اشرف قدس سرہ سجادہ نشین کچھوچھا شریف

حضرت امین شریعت کا خانوادۂ اشرفیہ کچھوچھا شریف سے گہرا اور والہانہ تعلق خاطر تھا اور یہ تعلق عمر کے آخر دم تک قائم رہا وہ شبیہ غوث الثقلین اعلیٰ حضرت مولانا الحاج سید شاہ علی حسین اشرفی جیلانی سجادہ نشین سرکار کلاں قدس سرہٗ متوفی ۱۳۵۵ھ ۱۹۱۶ء کے نامور خلیفہ تھے۔ ان ہی کے فیضان نظر نے حضرت امین شریعت کو اس مقام پر پہونچا دیا جہاں وہ اپنے تمام معاصرین میں ایک امتیازی مقام رکھتے تھے۔ اگر ایک طرف درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے تھے تو دوسری طرف تصوف و معرفت اور سلوک کی تعلیم بھی ان کے فرائض میں شامل رہتی تھی۔

سلسلۂ عالیہ اشرفیہ کی اشاعت و توسیع میں ان کے بے بہا خدمات ہیں یہ بات بلا خوف و تردید کہی جا سکتی ہے کہ حضرت امین شریعت ایک ہی وقت میں زبردست خطیب، بے مثال مناظر گراں قدر فقیہہ بالغ نظر شیخ الحدیث اور عظیم المرتبت رمز آشنائے سلوک و تصوف تھے۔ انہوں نے اپنی ان صلاحیتوں کو نام و نمود۔ یا۔ شاگردوں اور مریدوں کی ایک لمبی قطار کھڑی کر کے کسی منصوبہ بند اسکیم سے ہمیشہ دور رکھا۔ وہ اہل سنت و جماعت کے تحریک اور تنظیم سے بالواسطہ یا بلاواسطہ ربط رکھنے کے باوجود اس میں مدغم نہیں ہوئے اور یہی ان کی سب سے بڑی پہچان ہے۔

انہوں نے مسلک حقہ کی ترویج میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ ہزاروں گم کردہ راہ کے عقائد کی تطہیر کی اور انہیں صراط مستقیم پر لگا دیا ایسی باوقار شخصیت روز روز نہیں پیدا ہوتی۔ یہ تو رب تبارک و تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ اہل سنت و جماعت کی اصلاح و تربیت اور سلسلہ عالیہ اشرفیہ کے فروغ و استحکام کے لئے ایک جامع اور جاندار شخصیت کو حضرت امین شریعت کی صورت میں پیدا فرمایا جس کی ایک جانب علوم و فنون پر کامل دسترس تھی اور دوسری جانب تصوف و طریقت کے اسرار و رموز سے بھی گہری موانست تھی۔ دوسرے لفظوں میں حضرت امین شریعت کی ذات گرامی علم و عمل کا ایک حسین مرقع تھی جس کی دوسری مثال اس پر آشوب دور میں مشکل ہی سے پیش کی جا سکتی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت امین شریعت کی زندگی نیز ان کے کردار و سیرت سے خواص و عوام دونوں کو مستفیض ہونے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

دعاگو سید مختار اشرف سجادہ نشین سرکار کلاں کچھوچھہ شریف

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

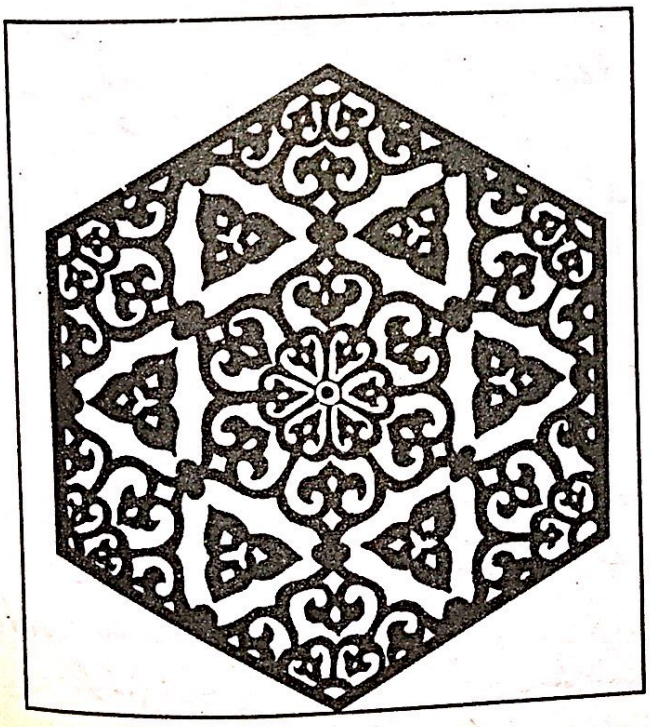

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

حضرت امین شریعت اور ان کا مسلکِ عشق واحترام

از.....شیخ الاسلام حضرت مولانا سید شاہ محمد مدنی اشرفی جیلانی جانشین حضرت محدث اعظم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الالاآءالاآءالاله

کم وبیش تینتیس سال پہلے کی بات ہے جبکہ میں نے پہلے بار احمد آباد شہر میں قدم رکھ رہا تھا اس وقت میری عمر کم وبیش چوبیس سال کی تھی میری ٹرین احمد آباد اسٹیشن پر پہونچی پلیٹ فارم پر احباب ومعتقدین کا ہجوم نظر آیا اسی ہجوم میں ایک سفید ریش سن رسیدہ بزرگ نمایاں طور پر دکھائی پڑے شیروانی اور پائجامے میں ملبوس ہاتھ میں عصا لئے ہوئے سر پر عمامہ باندھے ہوئے چہرہ نہایت بارعب اور پرکشش پیشانی تقویٰ وطہارت کے انوار سے معمور شخصیت وجیہ پورا سراپا وقار علم وفضل کا آئینہ دار.....جیسے ہی میں پلیٹ فارم پر اترا وہ باوقار انداز میں آگے بڑھے دوسرے لوگ پیچھے کھسک گئے پھر انہوں نے کمال محبت وشفقت کے ساتھ مجھ سے معانقہ فرمایا اور پرتپاک انداز سے مصافحہ کیا مصافحہ کرتے وقت جیسے ہی مجھے احساس ہوا کہ وہ میرے ہاتھوں کو چومنا چاہتے ہیں میں نے اپنی جوانی کی تیزی دکھائی اور ان کے مبارک ہاتھوں کا بوسہ لے لیا۔اس پر ان کے لبوں پر ایک مشفقانہ مسکراہٹ کی لہر دوڑ گئی اور پھر انہوں نے دوبارہ مجھے اپنے سینے سے لگایا.....اس کے بعد دوسرے آئے ہوئے احباب سے ملنے ملانے کا سلسلہ شروع ہوا جب اس سے فراغت ہوگئی تو سب کے سب اسٹیشن سے باہر نکلنے چل پڑے۔چلتے وقت میں نے لاکھ چاہا کہ وہ بزرگوار میرے آگے رہیں مگر میں اسمیں کامیاب نہ ہوسکا یوں ہی وہ چاہتے رہے کہ میں آگے آگے چلوں مگر ان کی بھی یہ مراد پوری نہ ہوسکی بالآخر دونوں نے یہی خاموش فیصلہ کر لیا کہ ساتھ ہی ساتھ قدم آگے بڑھائیں اسٹیشن کے باہر دو گھوڑے والی بگھی پہلے ہی تیار تھی جس پر ہم دونوں کو ایک ساتھ بٹھا کر لوگ خانقاہ اشرفی کیطرف رواں دواں ہوگئے .....ہم دونوں کے ملنے ملانے کے انداز سے سب دیکھنے والوں نے یہی محسوس کیا ہوگا کہ ہم دونوں میں بہت پرانی جان پہچان ہے۔جس کا یہ نتیجہ ہے کہ اگر ایک طرف میری ان سے بے پناہ عقیدت کا مظاہرہ ہو رہا ہے۔تو دوسری طرف ان کی مجھ پر کمال شفقت کا اظہار ہو رہا ہے.....مگر آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ یہ سب کچھ ہو گیا مگر میں پہچان نہ سکا کہ یہ بزرگ ہیں کون؟ اس سن رسیدگی اور اس عظمت وجلالت کے باوجود یہ شفقتیں صرف خوردنوازی ہیں۔یا۔ان کے پیچھے کوئی اور روحانی رابطہ بھی ہے۔؟اگر صرف خوردنوازی ہی ہے تو پھر ایک بچے کے سامنے یہ متواضعانہ طرز عمل معنی رکھتا ہے۔؟.....آخر میرے دل میں ان کی ذات کیطرف والہانہ جھکاؤ کیوں ہے؟ بہت سارے علماء ومشائخ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور میں بحمدہٖ تعالیٰ ہر ایک کی بارگاہ میں مؤدب ہی رہا مگر کسی ذات کے طرف طبعی میلان کی وہ کیفیت نہیں پائی۔جو یہاں محسوس ہو رہی ہے آخر اسکی وجہ کیا ہے؟ خانقاہ اشرفی میں پہونچنے کے بعد مجھے جیسے ہی پتہ چلا کہ یہی حضور مفتی اعظم کانپور ہیں اتنا سنتے ہی ذہن کے سارے دریچے کھل گئے ہر سوال کا جواب مل گیا میری عقیدت اور ان کی شفقت کا راز کھل گیا۔صرف صورت آشنائی نہیں تھی میں آپ کی ذات ستودہ صفات اور آپ کے اسم گرامی سے غائبانہ طور پر بخوبی واقف تھا۔.....آپ

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

ہمارے ناناجان اشرف الاولیاء حضرت مولانا احمد اشرف صاحب اشرفی جیلانی قدس سرہٗ العزیز کے برادر طریقت اور میرے "پرنانا" "شبیہ غوث الثقلین محبوب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمۃ والرضوان کے عزیز ترین مرید اور اجلۂ خلفاء میں تھے۔ تو۔ طریقت کے رشتے میں آپ خود میرے جد کریم ہوتے اور میں آپ کا نواسہ ایک معتبر روایت کی روشنی میں جبھی والد بزرگوار مخدوم الملت حضور محدث اعظم ہند قدس سرہ العزیز اسی رشتے کی روشنی میں کبھی کبھی آپ کو اپنا ماموں بھی فرما دیا کرتے تھے۔۔۔۔۔ اور اب جب نانانواسے کی بات آگئی تو پھر اب نہ ان کی شفقتوں پر حیرت رہ گئی اور نہ اپنے قلبی جھکاؤ پر حیرانی۔۔۔۔۔ بایں ہمہ۔ میرے سامنے آپ کی متواضعانہ روش اور آپ کا مؤدبانہ طرز عمل میرے لئے باعث حیرت واستعجاب رہا اور میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ حیرانی کب تک رہتی اگر خود ہمارے اس ممدوح مکرم کے شاہزادہ والا تبار جلالۃ العلم حضرت مولانا محمود میاں صاحب قبلہ مدظلہ 'العالی اس راز کی گتھی نہ سلجھا دیتے۔ مولانا موصوف کے ارشادات کا خلاصہ یہ ہے کہ والد بزرگوار قدس سرہ کی ہدایت تھی کہ اپنے شیخ کے آثار و منسوبات سے والہانہ محبت کو لازم سمجھا جائے اور شیخ سے نسلی رابطہ رکھنے والے کو اپنا پیر ہی سمجھا جائے انکا ادب واحترام بجالانے میں صرف اپنے شیخ کی نسبت کا پاس ولحاظ کیا جائے۔ اور ان کے سن وسال احوال وافعال کو نہ دیکھا جائے۔

ظاہر ہے کہ اس طرح کے خیالات مسلک عشق و محبت کے کسی امام ہی کے ہو سکتے ہیں۔۔۔۔۔ خدا ہی جانے کہ حضرت قبلہ گاہی قدس سرہٗ کا یہ مسلک آج کل کے نابالغان معرفت سمجھ بھی پاتے ہیں یا نہیں؟۔۔۔۔۔ آج کل تو سینہ ٹھونک ٹھونک کر اپنے کو قادری کہنے والے افراد قادری گھرانے والوں کو ایسی نظروں سے دیکھ رہے ہیں جن نظروں سے کوئی حاسد و معاند اور بدترین بدخواہ ہی دیکھ سکتا ہے۔ در والے گھر والوں سے الجھ پڑے ہیں۔ غلام آقازادوں سے اپنی آقائی تسلیم کرانے کی جدوجہد میں ہیں۔۔۔۔۔ ان حالات میں اسبات کی شدید ضرورت ہے کہ حضور قبلہ گاہی نے مسلک عشق و محبت کا جو چراغ روشن کیا تھا اس کو آج کی تیز و تند ہواؤں سے بچایا جائے۔ بلکہ اس کی لو کو اور بھی تیز کیا جائے تاکہ وہ عہد حاضر کی ظلمات کا کلیجہ چیرتے ہوئے ہر دل و دماغ کو اپنے انوار و تجلیات سے منور و مجلی فرمادے۔ یہ پہلی ملاقات اتنی مبارک ثابت ہوئی کہ پھر بار بار ملاقات کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ خاص کر کے گجرات اور کاٹھیاواڑ میں بسا اوقات کئی کئی روز ساتھ رہنے کی سعادت ملتی رہی۔۔۔۔۔ آپ کی پہلودار جامع عبقری شخصیت کے انوار و برکات سے ہوتا رہے۔۔۔۔۔ ایک خاص بات یہ دیکھنے میں آئی کہ آپ سے جتنی قربت ہوتی گئی اتنی ہی آپ کی ذات سے عقیدت میں اضافہ ہوتا گیا اور عقیدت و وارفتگی کے چہرے کے نقوش اتنی ہی زیادہ تر روشن واضح اور تابناک ہوتے گئے۔۔۔۔۔ میں نے مختلف مقامات پر آپ کو متعدد بار بہت قریب سے دیکھا کچھوچھا شریف کی روحانی فضاؤں میں، علماء مشائخ کی محفلوں میں، دانشوروں کے جھرمٹ میں، چاہنے والوں کے مکانوں میں سفر میں، حضر میں، دینی اسٹیج پر ہر جگہ آپ ایک جداگانہ شان اور نئی آن بان کے ساتھ نظر آئے۔۔۔۔۔ ایک مرتبہ فیروز آباد میں حضور قبلہ گاہی کی معیت میں ایک اجلاس میں شریک ہونے کا اتفاق ہوا۔ دو روزہ اجلاس تھا حضرت کا حکم یہ ہوا کہ پہلے اجلاس میں تنہا میں ہی خطاب کروں، اسکی وجہ یہ تھی کہ حضرت کی طبیعت ناساز تھی، مگر۔ ناسازی طبیعت کے باوجود احباب کی گذارش پر بحیثیت صدر اجلاس میں شریک رہنے کی درخواست قبول فرمالی۔ المختصر۔ پروگرام وقت پر شروع ہوا۔ جیسے ہی میں نے تقریر ختم کی ایک صاحب نے ایک پرچہ لاکر میرے ہاتھ میں دیدیا۔ میں نے اس کو دیکھے بغیر ہی حضرت قبلہ گاہی کیطرف بڑھا دیا حضرت نے جیسے اسے ملاحظہ فرمایا آپ کا رنگ ہی بدل گیا۔ آپ کے جاہ و جلال کا یہ رنگ پہلی بار دیکھنے کو ملا فوراً کھڑے ہوگئے مائک اپنے سامنے کرالیا اور پھر برجستہ اس پرچے میں لکھے ہوئے سوالات کا ایسا مدلل جواب دینا شروع کیا کہ باطل کے پرخچے اڑ گئے اور پھر علم و معرفت کے موتی اسقدر لٹائے کہ کوئی دامن خالی نہیں رہ گیا بلکہ حاضرین کو اپنی تنگ دامانی کا شکوہ کرنا پڑ گیا اپنوں میں سادگی کے ساتھ رہنے والے انسان میں ہیبت وجلال کی یہ شان دیکھ کر اعتراف کرنا پڑا

دشمنوں میں بن کے چمکا ذوالفقار حیدری

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

اور جب اپنوں میں پہونچا پیار کی شبنم ہوا

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک آپ گرجتے رہے باطل کو للکارتے اور حق کی آواز بلند کرتے رہے مجمع پر ایک سناٹا سا چھا گیا۔۔۔۔۔۔ قیام گاہ پر میں نے عرض کیا حضور والا میں آپ کے اس غیظ و غضب کا تہ دل سے شکر گذار ہوں جس کے صدقے میں آج مجھے ایک ایسی دولت ملی جو میرے لئے ایک عظیم سرمایہ سے کم نہیں اسپر حضرت مسکرا پڑے اور پھر مجھے اپنی دعاؤں سے نوازا۔۔۔۔ باطل کے سامنے شیروں کی طرح یہی گرجنے والا ایک بار مجھے بے حد بیچین و مضطرب نظر آیا معاملہ ہی کچھ ایسا پیش آگیا تھا کہ بولے بغیر کام نہیں چل سکتا تھا اور بولنے میں ایک ایسے شخص کی دل شکنی کا احتمال تھا جس کی دل شکنی اس کے لئے پہاڑ سے زیادہ گراں تھی۔۔۔۔ یہ کیفیت تنہا اسی کی نہیں تھی بلکہ حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ العزیز بھی اسی کے ساتھ اسی کیفیت کے شکار تھے۔۔۔۔ بات یہ تھی کہ ایک بار بورسد کے اجلاس میں حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ اور حضور امین شریعت قدس سرہٗ کے معیت میں یہ ناچیز بھی اسٹیج پر حاضر تھا۔ ایک خطیب صاحب جوش میں تقریر فرمارہے تھے ان کی زبان سے سید الملائکہ سیدنا جبرئیل علیہ السلام کے لئے "شب اسرا کا بھکاری" کا فقرہ نکل گیا۔ یہ فقرہ سنتے ہی دونوں بزرگوار ایکبارگی چونک گئے احساس تو مجھے بھی ہوا لیکن ان دونوں بزرگوں کے حضور میں لب کشائی مناسب نہیں لگی اور میں منتظر رہا کہ ابھی ان دونوں بزرگوں میں سے توبہ استغفار کے لئے کسی ایک کی آواز ضرور بلند ہوگی مگر ایسا نہیں ہوا اور جلسہ ختم ہوگیا۔۔۔ ان دونوں بزرگوں کی ذہنی تکلیف کے آثار ان کے چہروں سے نمایاں تھے ان میں اول الذکر کے سامنے ایک طرف شرع محمدی کا تقاضہ تھا اور دوسری طرف آل نبی کی دل شکنی کا احساس تھا۔ تو۔ ثانی الذکر کے لئے ایک طرف وہی شریعت کا تقاضہ تھا اور دوسری طرف پیر خانے کے ایک فرد کی ممکنہ تکلیف کا خیال تھا۔۔۔ المختصر۔۔۔ دونوں پوری رات سوچتے رہے مختلف تدابیر پر غور کرتے رہے تاکہ شریعت کا تقاضہ بھی پورا ہو جائے۔ اور سامنے والے ماخوذ فرد کی دل شکنی بھی نہ ہو۔۔ بالآخر۔۔۔۔ رب کریم کے فضل و کرم سے اچانک ایک عجیب و غریب صورت حال پیش آگئی کہ

بے شان و گمان دوسرے دن صبح ہی کو یہ دونوں بزرگوار یہ ناچیز اور وہ فرد ماخوذ چاروں حضرت مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ کی قیام گاہ پر اکٹھا ہو گئے اور اس طرح عوامی لوگوں سے ہٹ کر تخلیہ میسر آگیا اس تخلیہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضور مفتی اعظم ہند نے حضرت امین شریعت سے فرمایا آپ فرمائیں امین شریعت نے کہا کہ حضور ہی فرمائیں۔ یہ باتیں سنکر فرد ماخوذ بھی حیرت زدہ ہوگئے کہ آخر یہ کیا معمہ ہے؟ دونوں ایک دوسرے سے کہہ رہے ہیں۔ آپ فرمائیں آپ فرمائیں لیکن فرما کوئی نہیں رہا ہے۔۔۔۔۔ آخر میں دونوں کا چہرہ میری طرف ہو گیا دونوں نے فرمایا میاں آپ ہی فرمادیں" اسپر فرد ماخوذ بول اٹھے آخر معاملہ کیا ہے؟ مجھے موقع مل گیا میں نے عرض کر دیا کہ رات دوران تقریر آپ کی زبان سے یہ فقرہ نکل گیا تھا۔ جو سید ملائکہ کی شایان شان نہ تھا تو ان دونوں بزرگوں کی خواہش ہے کہ آپ توبہ استغفار فرما کر کلمہ پڑھ لیں چنانچہ بلا تامل انہوں نے توبہ کیا اور کلمہ پڑھا ساتھ ہی ساتھ ہم لوگ بھی توبہ استغفار کرنے اور کلمہ پڑھنے میں ان کے شریک رہے۔ اس کے بعد دونوں بزرگوں کے چہرے میں فرحت و انبساط کی ایک لہر دوڑ گئی اور ایسا لگا جیسے ان کے دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا۔ شریعت کا تقاضہ بھی پورا ہو گیا اور جذبات عشق مجروح بھی نہیں ہوئے۔ کام بھی ہو گیا اور محبت کی پیشانی پر شکن بھی نہیں پڑی۔۔۔۔ یہ تھے مسلک عشق و محبت والے نسبت کا سچا احترام کرنے والے۔ نسبت کی عظمت کو برقرار رکھتے ہوئے شریعت مطہرہ پر چلنے اور چلانے والے۔۔۔۔۔ اس محفل میں ایک بات اور پیش آگئی کہ حضور مفتی اعظم ہند نے حضرت امین شریعت سے فرمایا کہ جنوبی ہند میں قادیانیوں نے شورش برپا کر رکھی ہے ان کے بہت سارے علماء جمع ہو رہے ہیں ان لوگوں نے مناظرہ کا چیلنج بھی دیدیا ہے اس سلسلے میں علمائے اہلسنت کو ان کے چیلنج کا جواب دینا چاہئے تو اس کام کے لئے کون کون سے علماء مناسب رہیں گے؟ حضرت امین شریعت نے فرمایا کہ اگر آپ اجازت فرمادیں تو یہ خادم تنہا کافی ہے۔۔۔۔ حضرت مفتی اعظم قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا سنا ہے کہ ادھر بہت سارے علما ہیں۔۔۔ حضرت امین شریعت نے مسکراتے ہوئے کہا اس سے کیا ہوتا ہے ہوا کریں بہت

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

سارے آپ کی دعاء ساتھ رہی تو انشاء اللہ تعالیٰ اہل حق کی جیت ہو گی ۔ آخر میں یہ محفل دعاؤں پر ختم ہو گئی میں سوچنے لگا کہ بڑوں کی بڑی باتیں ہوا کرتی ہیں ہم عصروں میں ایک دوسرے کا پاس و لحاظ اور ایک دوسرے سے ایسی محبت بہت کم نظر آتی ہے جو ہمارے ان بزرگوں میں آپس میں ی۔

یہ میری یادداشت کے چند اوراق تھے جنکو میں نے قلمبند کر دیا ہے۔ ایک قد آور عظیم المرتبت بے شمار گمراہوں کو راہ راست پر لانے والی، بے شمار جاہلوں کو علم و آگہی کی مسند پر بٹھانے والی، خدمت دین و سنت کے وسیع میدان میں تجدیدی کارنامہ انجام دینے والی ذات ستودہ صفات کی کماحقہ تعریف میرے بس کی بات نہیں معرفت ناقص ہو تو تعریف کہاں سے کامل ہو جائے گی۔

ہاں نذرانہ عقیدت کے طور پر اتنا کہہ کر خاموش ہو جارہا ہوں

صاحب فضل لاجواب تھا وہ=اشرفی باغ کا گلاب تھا وہ

شاہ سمنان کی آنکھ کا تارا=غوث و خواجہ کا انتخاب تھا وہ

جب یہ آفتاب فضل و کمال غروب ہوا تھا تو اسوقت دل سے یہی آواز نکلی تھی۔

ہر طرف تیرگی کا ڈیرہ ہے=ہاں کفل آیا ابھی سویرا ہے

ورنہ پھر شب کا حال کیا ہوگا=سر پہ سورج ہے اور اندھیرا ہے

(بقیہ اجمیر قدس میں تحصیل علوم.....)

کہ حضرت قبلہ گاہی کا مجلس علماء حق اور عرفائے پاک پروردگار میں اونچا اور ممتاز تر مقام و مرتبہ تھا۔

☆

سلطان العلوم تاجدار دکن اعلیٰ حضرت میر عثمان علیخاں نظام آصف سابع دکن شوال ۱۳۳۰ھ بغرض آستاں بوسی و جاروب کشی بارگاہ عرش آستاں حضور خواجہ خواجگان حاضر اجمیر مقدس دار الخیر والبرکات ہوئے تاجدار دکن کے استاذ معظم شیخ الاسلام عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد انوار اللہ قدس سرہ بھی ساتھ تھے حضرت شیخ الاسلام کے حق استاذی کا لحاظ تاجدار دکن ہر حالت میں ملحوظ رکھتے تھے حضرت شیخ الاسلام لطور راہ گار حاضر [illegible] دار العلوم کا مشورہ پیش فرمایا جو منظور ہوا شیخ الاسلام میر مجلس ہوئے، میر نثار احمد صاحب متولی درگاہ معلی معتمد دار العلوم قرار پائے، قیام دار العلوم کے لئے مولانا معین الدین اجمیری بھی پیش پیش تھے اس لئے ان کا مدرسہ معینیہ اور خدام کا مکتب مدرسہ فخریہ دونوں کے انضمام سے دار العلوم معینیہ عثمانیہ قائم ہوا، مولانا معین الدین اجمیری صدر مدرس قرار پائے، انتظامی معاملات میں سخت اختلاف کی وجہ سے اواخر ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ مطابق ماہ اگست ۱۹۱۹ء کو مولانا معین الدین اجمیری، مستعفی ہو گئے ان کے بعد استاذ زمن حضرت مولانا شاہ احمد حسن فاضل کانپوری کے فرزند اکبر و جانشین استاذ العلماء حضر مولانا شاہ مشتاق احمد نظامی رحمۃ اللہ علیہ بصد اصرار صدر المدرسین کے منصب پر لائے گئے، معتمد دار العلوم نثار احمد صاحب مولانا اجمیری کے ایسے اوصاف بیان میں لاتے تھے جس سے ان کا مغرور و متکبر ہونا ظاہر ہوتا تھا۔ اس لئے حضرت استاذ العلماء کے حسن خلق اور متواضع طبعیت کو بہت شہرت دی، مگر روئیداد بتاتی ہے کہ حضرت استاذ العلماء ۱۳۴۵ھ کی سالانہ تعطیل کے بعد بغیر کسی اطلاع کے تشریف نہیں لائے اور مدرسہ شمس العلوم بدایوں چلے گئے اگر چہ معتمد صاحب نے واپس لانے کی حد درجہ سعی کی، اس ناکامی کے بعد حضرت مولانا سید سلیمان اشرف کی وساطت سے حضرت صدر الشریعہ تشریف لائے اور رجب ۱۳۵۰ھ میں آپ بھی مستعفی ہوئے، ہزار اصرار کے ساتھ معتمد صاحب مولانا معین الدین کو دوبارہ لائے، مگر ۱۳۵۴ء میں بحکم تاجدار دکن الگ کئے گئے، ان کے بعد مولانا محمد شریف اعظم گڑھی صدر مدرس ہوئے، ان کی رحلت کے بعد دار لعلوم کا دور عروج ختم ہو گیا، دار العلوم اب بھی جاری ہے۔

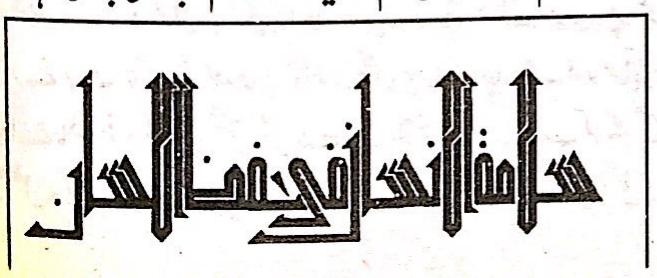

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

حضرت امین شریعت کا دار الخیر اجمیر مقدس میں تحصیل علوم

از.....حضرت امین طریقت مولینا الحاج الشاہ الحافظ محمود احمد قادری جانشین حضور امین شریعت علیہ الرحمہ

حضرت سیدی مرشدی والدی الکریم امین شریعت قدس سرہٗ ۱۳۴۶ء میں مدرسہ حنفیہ جون پور سے حضرت مولانا عبد القادر صاحب سرحدی کا خط بنام حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ لے کر حاضر اجمیر مقدس ہوئے ۴۶ء، ۱۳۴۷ھ میں کون کون سی کتابوں کا درس لیا اس کی تفصیل معلوم نہ ہو سکی۔ دار لعلوم کی روئیداد سے معلوم ہوا کہ اس میں قیام دار العلوم معینیہ اسلامیہ درگاہ معلیٰ سے دو طرح کا نصاب جاری تھی، پہلا "تکمیل دینات" جوان طلبہ کے لئے تھا جو نسبتہً کمزور ذہن و استعداد تھے ان کو علوم عالیہ کے مبادیات کے ضروری حصے پڑھا کر دینیات کی تکمیل کرادی جاتی تھی۔ دوسرا درجہ "تکمیل اعلیٰ" کا تھا جس میں فقہ و اصول فقہ اور تفسیر و حدیث کی معیاری کتابوں کی خواندگی کے ساتھ منطق و فلسفہ و غیرہ علوم عالیہ کی اہم کتابیں پڑھائی جاتی تھیں، حضرت قبلۂ جسم و جان والدی الکریم تکمیل اعلیٰ کے درجہ میں داخل ہوئے، اور ۱۳۴۸ھ شوال المکرم تا رجب ۱۳۴۹ھ میں قاضی مبارک، شمس باز غہ، امور عامہ، اور مسلم الثبوت کا درس لیا حضرت صدر العلماء حضرت مولانا سردار احمد اور حضرت مولانا حافظ عبد العزیز مراد آبادی چاروں کتابوں میں شریک درس رہے حضرت مولانا محسن فقیہ حضرت مولانا معین الالدین محشر گیاوی حضرت مولانا غلام محی الدین بلیاوی شمس باز غہ میں اور مولانا سید احمد علی اجمیری اور مولانا غلام محی الدین بلیاوی مسلم الثبوت میں ساتھ ہوئے قاضی مبارک کے ایک سو پچیس صفحے اور شمس باز غہ تا ختم خواندگی امام العصر حضرت صدر الشریعہ کی خدمت میں یہ دونوں کتابیں ان کے نام کے ساتھ روائیداد میں درج ہیں۔

شوال المکرم ۱۳۴۹ھ تا رجب ۱۳۵۰ھ میں ہدایہ آخیرین مطول، خیالی، توضیح تلویح کا درس ہوا، یہ چاروں کتابیں حضرت صدر الشریعہ کے زیر درس و تدریس تھیں ہدایہ میں حضرت صدر العلماء حضرت حافظ صاحب، مولانا سردار احمد صاحب، مولانا معین الدین محشر، مولانا رفیع اللہ سہسرامی، مولانا نجم الدین سہسرامی، مولانا ایوب صاحب مولانا سید عبد الحی اجمیری، مولانا اسرار الحق مراد آبادی، مولانا محمد سلیمان بھاگلپوری، مولانا محی یحی اعظمی، مولانا غلام یزدانی اعظمی، مطول میں مولانا سردار احمد صاحب حضرت حافظ صاحب، مولانا محی یحی اعظمی، مولانا سلیمان بھاگلپوری خیالی میں مولانا سردار احمد صاحب، حافظ صاحب، حضرت صدر العلماء مولانا محسن فقیہ مولانا محشر، مولانا غلام محی الدین بلیاوی، توضیح تلویح میں مولانا سردار احمد صاحب مولانا حافظ عبد العزیز صاحب، حضرت صدر العلماء رفقائے درس رہے یہ سال درجہ تکمیل اعلیٰ کی تکمیل کا آخری سال تھا۔

امسال بعض ایسے سانحات پیش آئے جس سے دار العلوم کے معتمد مولانا نثار احمد صاحب کی استعداد پسند طبیعت نمایاں ہو کر رہی۔ ان عالی استعداد طلبہ کے بعض جائز مطالبات معتمد دار العلوم پر گراں تر گذرے اور انہوں نے چالیس طلبہ کا اخراج کر دیا اگرچہ سر پرست مالیات، والی دکن بر عثمان علیخان نظام نے بذریعہ تار اس اقدام سے روکا اور تحقیقاتی کمیٹی بھیجنے کی اطلاع دی۔ نواب اختیار جنگ ناظم امور مذہبی تحقیقات کے لئے اجمیر شریف آئے تحقیقات کی طلبہ کے مطالبات جائز ثابت ہوئے مگر معتمد کی طرف سے

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

اخراج کا حکم بدستور رہا، "ہفتہ روزہ الفقیہ" ۱۹۳۲ء کے اگست ستمبر اور اکتوبر کے شماروں میں ان سانحات اور جور واستبداد کی رپورٹیں شائع ہوئیں، ایک طرف اخراج کا جابرانہ حکم دوسری امتحان کا اعلان معتمد صاحب کی پست ذہنیت کا غماز، مطلب یہ کہ طلبہ امتحان کا مقاطعہ کردیں گے پھر کہنے کو ہو جائیگا کہ طلبہ شورش پسند ہیں تحصیل علوم سے انکو رغبت نہیں حضرت صدر الشریعہ کی فراست مؤمنانہ نے اس پس پردہ کارروائی کی راہ مسدود کر دی۔ اپنے طلبہ کو تاکید فرمادی کہ امتحان میں ضرور شریک ہو معتمد صاحب نے اس زمانہ کے نامور عالی قدر عالم، خاتم المحققین مولانا محمد فضل حق فاضل رامپور کو بغرض امتحان تشریف لانے کی دعوت دی، حضرت فاضل رامپور تشریف لائے اور امتحان لیا روداد ۵۰ تا ۱۳۵۵ھ میں صفحہ پانچ میں مرقوم ہے

"سال مخصمہ کے جو نتائج ہیں، ان کا اجمالی خاکہ اور خطبہ تعلیمی کا تفصیلی نقشہ تو علمائے کرام اور معزز اکابر قوم کے سامنے پیش کیا جاچکا ہے جسمیں دس مدرسین شعبہ فوقانیہ کی اسم وار قطب تعلیمی پیش کی گئیں، ان میں چار کتب درجہ عالیہ کا تفصیلی امتحان زیر صدارت خاتم المحققین، عمدۃ العلماء الراسخین، حضرت مولانا مولوی حاجی محمد فضل حق صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ رامپور دامت برکاتہم پایا"

نتیجہ امتحان طلبہ کی روشن استعداد قابل لحاظ رہی، ممتحن حضرت فاضل رامپوری نے جو کچھ تحریر فرمایا وہ روداد کے صفحہ چھ پر اس طرح درج ہے۔

باعث تحریر آنکہ میں حسب الطلب جناب مولانا سید نثار احمد صاحب متولی اور معتمد دار العلوم معینیہ عثمانیہ، حاضر اجمیر شریف ہوا، اور حسب معمول دار العلوم کی کتب تعلیمی میں سے "چار کتب درجہ اعلیٰ" کا میں نے امتحان لیا۔

نتیجہ امتحان کا اندازان نمبروں سے با آسانی ہو سکتا ہے جو ہر طلبہ کے لئے تجویز کئے گئے ہیں جس کا خلاصہ ہے کہ جملہ ۳۳/ میں سے ۶/ کامیاب درجہ اعلیٰ، ۱۳/ متوسط، ۱۱/ درجہ ادنیٰ، تین فیل۔ ۳۳/ اعلیٰ تعلیم کے طلبہ میں ۳۰/ کی کامیابی اور وہ بھی ایک بڑے مجمع میں مجتمع خواص کے لئے پریشان کن ہے چہ جائیکہ سوالات علمی کا جواب اور اس میں کامیابی لیکن میں طلبہ کے جوابات سے نہایت مسرور ہوا، اور صداقت کے ساتھ میری رائے میں اساتذہ کی محنت قابل داد ہے اور جناب صدر مدرس صاحب کی حسن سعی کا ثبوت ہے اگرچہ "خیالی" کا امتحان باعتبار نتیجہ سب سے ممتاز رہا کہ ۹/ طلبہ میں سے چار درجہ اعلیٰ میں کامیاب ہوئے، لیکن سال گذشتہ اسی جماعت کے روشن استعداد سے جو امید ہوتی تھی اس کا اقتضا تھا کہ درجہ اعلیٰ سے ایک بھی کم نہ رہتا اسلئے پانچ طلبہ کا درجہ اعلیٰ میں کم رہنا ضرور میری خوشی کو کم کرتا ہے"

قبلہ جسم و جان سیدی الوالدی الکریم قدس سرہ کو خیالی میں ۸۰ راسی نمبر حاصل ہوئے حضرت صدر العلماء کو ۷۶/ نمبر محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب ۷۵/ حافظ صاحب ۷۵/ مولانا غلام محی الدین بلیاوی ۲۵/ مولانا محسن فقیہہ ۲۵/ نمبر لائے۔ اول الذکر چاروں حضرات درجہ اعلیٰ میں کامیاب ہوئے، سیدی الوالد الکریم کامیاب ہوئے قدس سرہ کو اس شاندار کامیابی پر حضرت شمس العلماء علامہ امام عبد الحق خیر آبادی کا حاشیہ قاضی انعام میں ملا۔

حضرت مولانا محمد سلیمان بھاگلپوری، حضرت مولانا غلام یزدانی گھوسوی، مولانا نجم الدین درجہ متوسطہ میں کامیاب ہوئے حضرت مولانا محسن فقیہہ شافعی مولانا معین الدین محشر گیاوی، مولانا اسد الحق مراد آبادی، مولانا رفیع اللہ سہسرامی، مولانا عبد الرشید بہاری، مولانا احمد اللہ بھاگلپوری، مولانا محمد ایوب بہاری درجہ ادنیٰ میں کامیاب ہوئے۔

مولانا قاضی شمس الدین جونپوری نے شوال ۱۳۴۹ء تا رجب ۱۳۵۰ھ ترمذی شریف ہدایہ اولین، تفسیر مدارک پڑھی، یہ درجہ تکمیل دینیات کے طالبعلم تھے، مولانا محمد سلیمان بھاگلپوری حمد اللہ ہدایہ اولین، ملا جلال، کا درس لیا حضرت صدر الشریعہ کے فرزند حضرت العلامہ عبد المصطفیٰ الازہری نے نور الانوار، مقامات حریری، ملا حسن اور میبذی کا درس لیا حضرت قبلہ و جسم و جان سیدی الوالد الکریم قدس سرہ کے رفقائے درس کی دستار بندی کے جلسے کے

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

بارے میں معتمد دارالعلوم درگاہ معلیٰ کی یہ پورٹ ملاحظہ کیجئے۔

"سوانح سالانہ میں جو سانحہ بلحاظ واقعہ ضروری اظہار ہے، یہ ہے کہ جو ذہنیت ایک عرصہ سے ہوائے ہند میں نشو ونما پارہی ہے اور جس نے بڑے بڑے مدارس اور مکاتب اور کالجوں کو بنیادوں کی بنیادوں کو متزلزل کر دیا ہے، اس کے اثر سے دارالعلوم بھی امسال محفوظ نہ رہ سکا سال گذشتہ میں بھی طلبہ دارالعلوم کی باہمی فرقہ بندی کے بعض ناگوار اختلافات پیدا ہو کر اسٹرائیک کا سبب بن گئے، جس کو کمیٹی دارالعلوم نے کافی تحقیقات کر کے رفع کر دیا تھا۔

سال مختتمہ میں پھر اس کا اعادہ ہوا، کہ ایک معتدبہ طبقہ طلبہ نے ایک معمولی واقعہ کو اہمیت دے کر کھانا لینے اور امتحان دینے کا اسٹرائک کر دیا اگرچہ بلحاظ واقعہ اس میں چنداں اہمیت نہ تھی لیکن مقامی فرقہ بندی اور اختلال فضا نے اسکو یہاں تک طول دیدیا کہ جناب مولانا امجد علی بھی مستعفی ہوئے۔"

روئیداد ہی میں مرقوم ہے کہ جب ناظم دارالعلوم مولوی محمد یونس میرٹھی معتمد دارالعلوم کی طرف سے رپورٹ پڑھ رہے تھے تو شریک اسٹرائک تین چار طلبہ نے درمیان میں بولنا چاہا جنہیں حاضرین نے الگ لے جا کر سمجھایا اور خاموش رکھا، راقم الحروف قبلہ جسم وجان کعبہ ایمان حضرت سیدی الوالد الکریم امین شریعت قدس سرہٗ سے دریافت کیا کہ وہ تین چار طلبہ کون تھے فرمایا میں تھا، مولوی غلام جیلانی تھے، مولوی سردار احمد میں پیش پیش تھا یہ جلسہ دستار بندی معتمد دارالعلوم میر نثار احمد کی حویلی میں ہو رہا تھا شاہ سلیمان پھلواروی صدر جلسہ تھے وہ بھی معتمد کی تائید میں بولے تو میں نے جواب دیا، اس موقع پر شاہ صاحب کے فرزند جعفر میاں مجھے الگ لے گئے ہم لوگ جلسۂ دستار بندی میں شریک رہے مگر دستار بندی کی رسم ادا کرانے سے الگ رہے اب روئیداد میں مندرج یہ سطریں ملاحظہ فرمائیں۔

"اس انقلاب و خلفشار کے اسباب علل چونکہ اخباری زبان سے فریقین کی جانب سے آپ حضرات کے گوش زد ہو چکے ہیں، اس لئے انکی تفصیل تکلیف دہ سمجھ کر چھوڑ دینا مناسب ہے۔

اس واقعہ کا یہ اثر ہے کہ آج جلسہ میں صرف ان چار طلبہ کو فراغت کے لئے پیش کیا جاسکا جو محض دینیات میں امسال فارغ کے گئے ہیں۔

اور جو طلبہ علوم و فنون میں تکمیل کر کے بغرض دستار بندی پیش کئے جاتے افسوس ہے کہ وہ تین چار طلبہ بھی شریک اسٹرائک ہیں اس وجہ سے پیش نہیں کئے گئے۔ حضرت امام العصر صدر الشریعہ قدس سرہ کے مقدس خلف و جانشین حضرت العلامہ عبدالمصطفیٰ الازہری علیہ الرحمۃ نے اپنا چشم دید بیان لکھا،

(اسی طرح حواشی قدیمہ وجدیدہ جو غیر مطبوعہ ہیں، مولانا غلام جیلانی صاحب مولانا سردار احمد صاحب و مولینا رفاقت حسین صاحب کو اجمیر شریف سے واپس آنے کے بعد پڑھایا کرتے تھے آج کل کے علماء ان کتابوں کے نام سے بھی واقف نہیں مضامین کا کیا پتا ہوگا۔)

حضرت امام العصر صدر الشریعہ قدس سرہ' کے دوسرے فرزند مولانا فخر الاماثل اعلم علماء العصر حافظ الحدیث مولانا ضیاء المصطفیٰ رقمطراز ہیں۔

فقیہ اعظم ابی المکرم حضور صدر الشریعہ مصنف بہار شریعت علیہ الرحمہ والرضوان فیض رسانی کے معاملہ میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے، بے شمار افراد آپ کے فیض تعلیم سے مالامال ہوئے، حضور صدر الشریعہ کے فیضان کی ایک منفرد خصوصیت یہ بھی رہی ہے کہ اک طرف اگر آپ کے تلامذہ علم کے سنگم نظر آتے ہیں تو دوسری طرف روحانیت کے علم بردار اور تصوف اخلاق کی واضح تصویر بھی دکھائی دیتے ہیں، آپ سے نسبت تلمذ کو عمل و کردار کی سند تصور کیا جاتا ہے جلیل الشان معاصرین نے بھی آپ کے علم و کردار اور افراد سازی کے جو کارنامے انجام دیے ان میں سب سے نمایاں کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اجمیر مقدس کے دوران قیام تقریبا دس افراد پر مشتمل ایک کارواں علم و عمل ترتیب دیا جس کا ایک ایک فرد مینارہ علم و فن ثابت ہوا اور میدان عمل کا آہن بھی استاذ العلماء حضرت حافظ ملت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب حضور حافظ ملت، صدر العلماء مولانا سید غلام جیلانی صاحب مفتی اعظم کانپور مولانا رفاقت حسین صاحب مدظلہ العالی شمس العلماء

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

مولانا قاضی شمس الدین صاحب حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب بھاگلپوری علیہم الرحمہ وغیرہم اسی مقدس قافلہ کے اہم ستون ہیں خود حضرت صدر الشریعہ

اس جماعت پر ناز فرماتے تھے۔

اور انہیں اولاد صلبی سے زائد عزیز رکھتے تھے ان میں کا ہر ایک آسمان فضل و کمال اور علم و فن کا آفتاب و ماہتاب بن کر چمکا، یہ حضرات اپنے اپنے دور میں درس و تدریس تعلیم و تربیت رشد و ہدایت، بیعت و ارشاد اور منزل سلوک کے امام شمار ہوتے ہیں۔"

حضرت امام العصر صدر الشریعہ قدس سرہٗ کے استاذ زادہ اور تلمیذ شیخ العلماء مولانا شاہ غلام جیلانی اعظمی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا۔

آپکی تعلیم و تربیت سے بڑے بڑے جید علماء فارغ التحصیل ہو کر ہندو پاک میں شیوخ الحدیث اور مبلغ اسلام ہوگئے رئیس الاتقیا عمدۃ الفضلاء حضرت علامہ سردار احمد صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ، فیض خاتم الشریعہ نقاد جواہر الطریقہ حضرت علامہ سید غلام جیلانی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ مجاہد ملت حضرت علامہ الحاج حبیب الرحمٰن صاحب صراح الذکاوۃ والفطانت حضرت علامہ مفتی رفاقت حسین صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ حافظ ملت حضرت علامہ حافظ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ رئیس الاذکیاء برادر عزیز علامہ غلام یزدانی صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ شمس العلماء حضرت علامہ قاضی شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت فخر الاماثل حضرت علامہ محمد سلیمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ،)

حضرت امام العصر صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کا تدریسی فیضان مدرسہ الحدیث پیلی بھیت سے شروع ہوا پٹنہ میں جاری رہا۔ جامعہ اہل سنت منظر اسلام بریلی میں معراج رہا دار العلوم حافظیہ سعیدیہ میں جوش زن رہا، مظہر العلوم بنارس میں لہریں لیتا رہا مگر ناز اجمیری جماعت تلامذہ پر فرماتے، یہ دراصل حضرت خواجہ خواجگان کا باطنی و روحانی فیضان تھا راقم الحروف نے، "سوانح رفاقتی" میں اجمیر مقدس کے حالات بحد امکان تفصیل سے لکھدیے ہیں، علمی روشن استعداد کا بیان ممتحن حضرت مولانا فضل حق فاضل رام پوری علیہ الرحمہ نے فرمایا اب عملی باطنی علوم کا بیان حضرت امین شریعت کا بیان فرمایا ہوا سنئے۔ مدرسہ احسن المدارس قدیم کانپور کے طلبہ کا نماز کا رجسٹر حاضری بنا ہوا تھا غیر حاضروں کا کھانا بند ہوتا تھا پھر غیر حاضروں کی بڑی تعداد ہوتی تھی، مگر جب حضرت اقدس مدرسہ میں تشریف فرما ہوتے اذان کے فورا بعد نیچے مسجد شریف آجاتے طلبہ ایک دوسرے سے کہتے حضرت نماز کے لئے نیچے گئے، صلوٰۃ تک سب مسجد شریف میں موجود ہو جاتے، ایک بار مدرسین نے طلبہ کی نماز باجماعت سے غیر حاضری کی شکایت کی، حضرت اقدس نے طلبہ کو مخاطب کر کے فرمایا، میں جب دار الخیر اجمیر شریف میں پڑھتا تھا اور دار الاقامہ میں فجر کے وقت پاخانہ میں لائن لگتی تھی ایک لائن میں لگنے کی وجہ سے سورج طلوع کر آیا نماز قضا پڑھنی ہوئی، اسکا بڑا افسوس ہوا اسکے بعد سے دس بجے دن میں قضا حاجت کا معمول بنالیا، یہ درست تھا آخر زندگانی تک یہ معمول بر قرار رہا جو کام تھا مقرر وقت پر، ایک بار حضرت اقدس قدس سرہ کی ہمرکابی میں گھر آرہا تھا کانپور سے چلا تو بغیر کسی تقریب کے فرمایا

"مستحبات پر عمل مولوی سردار احمد کا مزاج تھا اور مولوی حبیب الرحمٰن کو شش کرتے تھے"

میں نے عرض کیا تیسرے وہ بھی ہیں جن کی اس پر نظر ہے۔ عرض ہے کہ دور طالب علمی میں جن حضرات کا مزاج ہو عہد عروج میں ان کا کیا حال ہوگا، ایک دنیا اسکو جانتی مانتی ہے۔

قبلۂ جسم و جان کعبہ ایمان حضرت سیدی الوالد الکریم قبلہ قدس سرہ نے حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ سے طب کی کتابوں کا بھی درس لیا تھا، اور تصوف کی کتابیں بھی بلا شرکت غیرے پڑھیں تھیں حضرت صدر الشریعہ قدس سرہ کی ترغیب سے حضرت مخدوم الاولیاء مخدوم شاہ علی حسین اشرفی جیلانی چشتی نظامی سجادہ نشین کچھوچھا شریف سے بیعت ارادت حاصل کی ۱۹۴۵ء میں جائس شریف میں تشریف آوری کے وقت حضرت صدر الشریعہ نے اجازت و خلافت بھی عطاء فرمائی۔

اجمیر مقدس میں حضرت امام العصر صدر الشریعہ کی گھریلو خدمت بازار سے سامان لانا گھر پہونچانا دار العلوم میں تشریف آوری کے وقت کفش مبارک کو اٹھا کر رکھنا، شب میں مطالعہ کے بعد

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

حضرت صدرالشریعہ کے ہمراہ قیام گاہ پر جانا بدن دبانا خصوصی خدمت تھی ۱۳۴۹ھ کے سالانہ امتحان کے موقع پر نمایاں کامیابی پر حضرت صدرالشریعہ نے مٹھائی کھلانے کا مطالبہ فرمایا حضرت اقدس قدس سرہ' دادی جان کے پاس گئے اور پانچ روپے مانگ کر لے آئے اور مٹھائی خرید کر حضرت صدرالشریعہ کی خدمت میں لے آئے حضرت نے طلبہ کو تقسیم بھی فرمائی اور گھر بھی لے گئے ،اور دادی جان سے فرمایا یہ مٹھائی مولوی رفاقت حسین کی طرف سے ہے وہ مسکرائیں اور فرمایا پانچ روپے مانگ کر لے گئے تھے دوسرے وقت حضرت صدرالشریعہ دارالعلوم تشریف لے آئے تو طلبا سے فرمایا سنا ،مولوی رفاقت حسین کا معاملہ حلوائی کی مٹھائی حلوائی کے نام فاتحہ ،حضرت اقدس نے عرض کیا، حضور اس بھری دنیا میں میرے ماں باپ تو آپ ہی دونوں ہیں ماں باپ تو ہیں نہیں، اور کہاں سے اور کس سے مانگ کر لاتا یہ کہہ کر آبدیدہ ہوگئے حضرت صدرالشریعہ کی چشمان مبارک بھی آبدیدہ ہوگئیں اور فرمایا میں بھی تمکو ایسا ہی سمجھتا ہوں۔

آجکل طلبہ اساتذہ کو برا بھلا کہتے ہیں، میں نے کبھی بھی کوئی ایسا لفظ حضرت اقدس کی زبان مبارک سے نہیں سنا جو تنقیص پر مشتمل ہو بلکہ کمالات و تقدس اور خصائص کے بیان کے موقع پر ذکر فرماتے جب بچپن میں، میں نے بڑے پانچہ کا پائجامہ سلوایا جس کی موری ناخونی سلی ہوتی تھی دیکھا تو فرمایا ہمارے حضرت صدرالشریعہ بھی ایسا ہی پاجامہ پہنتے تھے۔ حضرت اقدس سیدی الوالدی الکریم قدس سرہٗ کے دو تین رفقاء درس مراد آباد سے پڑھ کر آئے تھے اور حضرت صدرالشریعہ کے سامنے حضرت صدرالافاضل کے علمی فضائل کا ذکر کرتے ایک بار ایسا ہی ہوا حضرت صدرالشریعہ کے سامنے تو خاموش رہے مگر بعد میں ان رفیق درس کو تنبیہ کی اور فرمایا اسی لئے تم کو کچھ بھی نہیں آیا انہوں نے بھی برجستہ کہا اگر تم کو آیا ہے تو اس کتاب کا ایک صفحہ سمجھا دو، حضرت اقدس نے اس صفحہ کے اول اور آخر پر ایک نظر ڈالی اور کتاب بند کر کے مع مالہٗ وماعلیہ تقریر فرمادی اور فرمایا کتاب کھول کر دیکھ لو، یہ کتاب نورالانوار شریف تھی ،اسی طرح اور بزرگ کو راقم الحروف کے سامنے فرمایا اسی لئے تم کو بھی کچھ نہیں آیا اور بے فیض رہے حالانکہ ایسا بھی نہیں تھا یہ حضرات بھی حضرت امام العصر کے سچے خدام میں تھے مگر طبیعت کا رجحان بارگاہ نعیمی کی طرف زیادہ تھا۔ حضرت اقدس قدس سرہ کے رفقاء درس میں محنتی حضرت مولانا سردار احمد صاحب استاذی حضرت صدرالعلماء، حضرت استاذ العلماء، حافظ صاحب قبلہ تھے، ہمہ وقت مطالعہ کتب میں غرق حضرت قبلہ گاہی سیدی والدی الکریم قدس سرہ کی ذہانت و فطانت سب سے بڑھی ہوئی تھی، استاذی الکریم حضرت صدرالعلماء قدس سرہٗ خواجہ حسن نظامی دہلوی کے اصرار سے مدرسہ فتحپوری مسجد کے صدر مدرس کے آزمائشی جلسہ میں شریک ہوئے سوال ہوا کہ محنتی اور ذہین طلبہ کہاں کے ہوتے ہیں؟ محنتی میں پنجاب کا نام لیا اور ذہانت میں اہل بہار کا راقم الحروف نے دریافت کیا ایسا جواب کس بنیاد پر دیا فرمایا مولانا سردار احمد اور تمہارے باپ کو دیکھ کر دیا۔

خوب یاد ہے پچاس برس کا عرصہ گذرا ہوگا، جب تحصیل علم کی طرف رغبت دلاتے ہوئے حضرت مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن قبلہ علیہ الرحمہ نے راقم الحروف سے فرمایا عالم بزرگ صوفی تمہارے والد تمکو ان کے جیسا بننا چاہئے۔ یہ تو یقینی ہے کہ حضرت مجاہد ملت نے اجمیر مقدس میں قیام کر کے پڑھا لیکن ۴۷ تا ۵۶ ھجری کی روئیداد جو پیش نظر ہے استاذ مکرم امام الحکمۃ شمس العلماء مولانا المفتی محمد نظام الدین بلیاوی الٰہ آبادی نے راقم الحروف سے فرمایا جب میں اجمیر مقدس میں طلب علم کی غرض سے پہونچا تھا تو ملاقات اول حضرت مجاہد ملت اور حضرت امین شریعت کی اسطرح ہوئی تھی کہ نظام گیٹ کی طرف سے داخل درگاہ معلی ہوتے ہوئے دونوں کو اس طرح دیکھا کہ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے تھے، اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت سیدی الوالد الکریم قبلہ کا حضرت مجاہد ملت سے دوستانہ تھا اور یہی حال حضرت صدرالعلماء کے ساتھ تھا تینوں میں غایت ربط قلبی تھا حضرت قبلہ جسم و جان کعبہ ایمان سیدی الوالد الکریم قدس سرہ جس طرح آپ کے تمام اساتذہ خصوصاً ناز فرماتے عنایت والطاف بارش فرماتے۔ آپ کے پیر و مرشد حضرت مخدوم الاولیاء مخدوم حاجی شاہ سید علی حسین اشرفی جیلانی چشتی نظامی قدس سرہٗ سجادہ نشین کا بھی آپ پر غایت کرم تھا نوازش کی نظر تھی، یہی وجہ تھی (بقیہ صفحہ ۳۲ پر.....)

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

حضرت امین شریعت

جامع حیثیات شخصیت

از ☆☆☆

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

بیشتر درسگاہوں کے سرپرست و نگراں بھی رہے اور خود بھی شہر کانپور میں ایک عظیم درسگاہ دارالعلوم احسن المدارس کے تادمِ حیات سربراہ و مہتمم تھے۔ آپ کا خون جگر سے سینچا ہوا وہ عظیم ادارہ آج بھی علم دین مصطفیٰ کی روشنی پھیلا رہا ہے اور ہزاروں تشنگان علم و فن اس سرچشمۂ فیض سے سیراب ہو رہے ہیں۔

حلیہ و جاہت:-

وضع قطع بالکل عالمانہ تھی چہرے بشرے، رفتار و گفتار اور افعال و کردار سے اسلامی شان نمایاں تھی، جسم سڈول، قد درمیانہ مائل بہ بلندی رنگ گندمی چہرہ پر گوشت، ڈاڑھی گھنی اور سفید، ہونٹ خوبصورت، مونچھیں گھنی اور درمیانی، اسٹیج پر آنے سے پہلے سر پر عمامہ اور جبہ زیب تن ہوتا تھا، بلند آواز اور رعب دار جس نے دیکھا وہ دیکھتا رہ گیا۔

بحیثیت مفتی اعظم کانپور:-

حضرت امین شریعت کو اعلیٰ علمی لیاقت اور کامل فقہی مہارت، تقویٰ و تقدس کی بنا پر علماء مشائخ اہلسنت نے مفتی اعظم کانپور کے لقب سے یاد فرمایا اور زندگی کی آخری سانسوں تک اس خطاب سے پکارے گئے، اور مفتی اعظم کانپور کے بلند پایہ لقب سے ہی پورے ملک میں مشہور ہوئے گویا کہ یہ لقب آپ کے علم کا جزو اعظم بن گیا۔

حضرت امین شریعت کے اس عظیم لقب کی اتنی شہرت اور مقبولیت ہوئی کہ آپ صوبہ بہار، ضلع مظفر پور کے متوطن ہونے کے باجود خواص و عوام میں اتر پردیشی متصور ہوئے۔

القاب و آداب:-

حضرت امین شریعت، تاج الشریعہ، تاج العرفاء، مفتئ اعظم کانپور، امام المتکلمین اور سلطان المناظرین وغیرہ۔

حضرت امین شریعت:-

۱۹۶۸ء میں سیوان، بہار کی سرزمین پر "بہار صوبائی سنی کانفرنس" کے نام سے ایک تاریخ ساز کانفرنس، منعقد ہوئی جس میں اہلسنت کے جملہ اکابر و مشاہیر علماء شریک ہوئے اور متفقہ طور پر "ادارہ شریعہ بہار" کے نام سے ریاستی سطح کے ایک دینی اور تنظیمی ادارہ کا قیام عمل میں آیا اور سلطان گنج پٹنہ میں ادارہ کی عمارت تیار ہوئی ملک کے مقتدر علماء کرام نے متفقہ طور پر مفتی اعظم کانپور حضرت علیہ الرحمہ کو ادارہ شرعیہ کا امین شریعت منتخب فرمایا۔

مناظر:-

حضرت امین شریعت کے دور میں وہابیوں اور دیوبندیوں سے مناظرے عام تھے اس لئے آپ نے ملک کے بیشتر مقامات پر ہونے والے مناظروں میں شرکت بھی کی، اہلسنت کے جانب سے صدارت بھی کی اور بدمذہبوں سے مناظرے بھی کئے اور جہاں جہاں جس حیثیت سے بھی آپ نے شرکت کی وہاں وہاں بد عقیدوں کو شکست فاش نصیب ہوئی اور اہلسنت کو فتح مبین حاصل ہوئی۔

تصنیف و تالیف:-

حضرت امین شریعت اور آپ کے اکابر معاصرین کے دور میں وہابیوں نے ہر چہار جانب ہنگامہ آرائی شروع کر دی تھی، وہابیت و دیوبندیت کے فروغ کی نئی نئی صورتیں اختیار کر لی تھیں، وہ کبھی چیلنج مناظرہ کرتے تو کبھی انبیاء و اولیاء کی مقدس شانوں میں گستاخانہ کتابیں تحریر کر کے جواب کا مطالبہ کرتے، کبھی اجتماع، تو کبھی جلسہ، تو کبھی تبلیغی اجلاس منعقد کر کے امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کی ہر ممکن سعی کر رہے تھے ایسے حالات میں وہابیوں کی شر پسندی سے فرزندان توحید کو آگاہ کرنا اور دین حق اور مذہب مہذب کی دعوت دینا علماء حق کا اولین فریضہ تھا چنانچہ بد عقیدگی اور گمراہی کے اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں علماء اہلسنت نے مشعل ہدایت روشن کی وہابیوں کی شر پسندی کے دفاع کی ہر ممکن صورت اختیار کی اور اپنے اور بدمذہبوں کے عقیدوں کا تعارف کر کے اہلسنت کو ان کی تخریب کاریوں سے آگاہ اور لادینی مساعی کو ناکام کیا۔

الحاد و بدمذہبیت کے اسی دور میں جب مولوی الیاس کاندھلوی نے اپنے اکابر کی پیروی میں برطانوی حکومت کے ایماء پر امت مسلمہ کے شیرازہ کو بکھیرنے کے لئے تحریک تبلیغی جماعت چلائی اور اس تحریک میں اپنے چہروں پر زہد و تقویٰ کا مصنوعی لبادہ

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

اوڑھ کر بجائے کافروں کے مسلمانوں کو ہی کافر جان کر کلمہ پڑھنا شروع کر دیا اور سادہ لوح مسلمان ان کے دام فریب میں پھنسنے لگے تو اس وقت مولوی الیاس کی اس تحریک کے مقاصد اور لادینی تصورات کی نقاب کشائی امین شریعت نے "الیاسی جماعت کتاب تحریر فرما کر کی۔ آپ کی یہ کتاب آج بھی قابل مطالعہ اور معلومات کا ذخیرہ ہے اس کے علاوہ اور بھی دوسری کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔

تصلب فی العقیدہ:-

عقیدہ کی تبلیغ اور اس کی درستگی پر کڑی نگاہ رکھتے تھے۔ عقیدہ کے سلسلہ میں آپ اپنے اور بیگانے کسی کی رعایت کو دین میں مداہنت تصور کرتے تھے۔ مذہبی جلسوں میں شرکت۔ امین شریعت کے عہد میں ملک کے طول و عرض میں جو بھی جلسے یا کانفرنسیں ہوتیں ان میں آپ کی شرکت لازمی ہوتی۔ حضرت جب شرکت کا وعدہ کر لیتے تو وہاں ضرور پہنچتے اور منتظمین اجلاس سے کوئی شرط و مطالبہ پسند نہیں کرتے اور خوب خوب پذیرائی ہوتی۔

ادائیگی نماز کا حسن:-

بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریزیوں کا انداز قابل دید، لائق تقلید اور باعث عبرت ہوتا تھا۔ نمازوں کی ادائیگی میں تعدیل ارکان ملحوظ ہوتی تھی خواہ کتنی ہی شدید سے شدید ضرورتیں کیوں نہ ہوں آپ تعدیل واطمینان کو روح عبادت سمجھتے تھے۔ بارگاہ خداوندی میں اظہار عبدیت کا یہ حسین انداز آپ نے اپنے مرشد برحق حضرت سید نا علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمۃ کی بافیض درگاہ سے حاصل کیا تھا جنکی نماز رب کی بارگاہ میں حاضری کا کامل نمونہ تھی۔ حضرت حاجی حافظ سید وراث علی شاہ سرکار دیوی شریف علیہ الرحمہ منفردا نماز ادا فرماتے تھے مگر جب حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ سے ملاقات ہوتی تو فرماتے ہمارے امام صاحب آگئے اب ہماری جماعت ہوگی بارہ بنکی میں جب پہلی بار سرکار دیوہ شریف نے حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کی اقتدا میں نماز ادا کی تو ختم نماز کے بعد انہوں نے فرمایا ایسا امام ہو تو میں بھی جماعت سے نماز پڑھا کروں "کوچہ بازار میں حالت نماز میں سیر کرنے والے امام کی اقتداء میں نماز نہیں ہوتی۔

علماء کرام فرماتے تھے کہ سرکار کچھوچھا کی نماز کی یاد حضور امین شریعت تاج الشریعہ حضرت مولانا شاہ رفاقت حسین صاحب قبلہ مفتی اعظم کانپور کی نماز کو دیکھ کر تازہ ہو جاتی ہے۔ ظاہر ہے جب پیر کامل ہے تو پھر مرید کامل کیوں نہ ہو۔

حضرت علامہ نظامی علیہ الرحمہ کا قول:-

خطیب مشرق، پاسبان ملت حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی قبلہ الہ آبادی علیہ الرحمہ اپنے اکابر علماؤ مشائخ کے بے پناہ قدرداں تھے اور علمی دنیا میں ان کی شخصیت اور کارنامے سورج سے بھی زیادہ روشن ہیں جو بولتے لکھتے وہ شریعت کے دائرے میں۔ ایک مقام پر حضرت علامہ نظامی صاحب قبلہ نے فرمایا تھا "ہماری جماعت میں کچھ ہستیاں ایسی بھی ہیں جنہیں دیندار نہیں بلکہ سراپا دین کہنا چاہئے دنیا ان کی ایک ایک ادا سے دین سیکھے امین شریعت انہیں میں سے ایک ہیں

باکمال پیر طریقت:-

حضرت امین شریعت ایک کامل پیر طریقت بھی تھے۔ پورے ملک میں آپ کے مریدین پھیلے ہوئے ہیں لیکن بہار، بنگال، مدھیہ پردیش اور اتر پردیش کے شہر کانپور اور جائس میں مریدوں اور عقید تمندوں کی اچھی خاصی تعداد موجود ہے۔

علامہ نظامی حضرت امین شریعت کی خدمت میں:-

میں (راقم الحروف) جن دنوں ملک کی بلند پایہ مرکزی درسگاہ دار العلوم غریب نواز الہ آباد میں زیر تعلیم تھا حضور امین شریعت علیہ الرحمہ دار العلوم کی سالانہ سرکار مدینہ کانفرنس میں بکثرت شرکت فرماتے تھے۔ حضرت نظامی صاحب علیہ الرحمہ ان سے بے پناہ عقیدت کا مظاہرہ کرتے دست بوسی اور قدم بوسی کرتے اور آپ کا بستر خود بچھاتے ایک سال جب حضرت امین شریعت تشریف لائے تو دار العلوم کے بڑے ہال میں آپ کے قیام کا انتظام ہوا میں باریابی کی نیت سے حاضر ہوا تو دیکھا کہ امین شریعت بستر پر آرام فرما رہے ہیں اور حضرت نظامی صاحب قبلہ آپ کے پاؤں داب رہے ہیں سبحان اللہ یہ حضرت نظامی صاحب قبلہ کا احترام اکابر تھا اور یہ حضور امین

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

شریعت کی شان تھی۔

دو عارفوں کی ملاقات کا روح پرور منظر:-

سرکار مدینہ کانفرنس متعلقہ دار العلو مغریب نواز الہ آباد صبح میں اختتام پذیر ہوئی بعد نماز فجر کچھ دیر آرام کیا جب بیدار ہوئے حضرت نظامی صاحب قبلہ کو آواز دی، نظامی صاحب حاضر ہوئے امین شریعت نے فرمایا کہ میں مجاہد ملت حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب سے ملنے جامعہ حبیبیہ اترسوئیا جانا چاہتا ہوں واضح رہے کہ حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ حضور امین شریعت علیہ الرحمہ کے ہم سبق اور خطیب مشرق حضرت علامہ نظامی علیہ الرحمہ کے اصل استاذ تھے میری خوش بختی کہ میں وہاں کھڑا سارا منظر دیکھ رہا تھا، حضرت نظامی صاحب قبلہ نے میری جانب توجہ کی اور حکم دیا کہ رکشہ لاؤ اور حضرت کے ہمراہ جامعہ حبیبیہ جاؤ رکشہ لایا گیا حضور امین شریعت اس پر سوار ہو لئے حسب الحکم میں بھی اس رکشہ پر بیٹھ گیا رکشہ جب جامعہ حبیبیہ پہنچا میں پہلے نیچے اترا اور حضرت کے دونوں بازوں کو مضبوطی سے پکڑ کر نیچے اتارا، حضور امین شریعت آگے آگے چل رہے تھے اور میں پیچھے پیچھے چل رہا تھا حضور امین شریعت جامعہ حبیبیہ کے صحن میں داخل ہوئے، حضور مجاہد ملت اس وقت جامعہ کے صحن ہی میں چارپائی پر لیٹے سمت مخالف رخ کر کے کسی شخص سے محو گفتگو تھے کہ امین شریعت چارپائی کے بالکل قریب پہنچ گئے اور سلام پیش کیا آواز سنتے ہی حضور مجاہد ملت نے ایک نظر دیکھا جواب دیا اور اٹھ کھڑے ہوئے، معانقہ اور مصافحہ ہوا، دونوں شخصیتوں کے چہروں پر مسرت و شادمانی کی لہریں تھیں ملاقات کا یہ حسین منظر بڑا کیف پرور اور قابل دیدنی تھا، حضور مجاہد ملت نے فرمایا "چارپائی پر بیٹھو تو حضور امین شریعت نے فرمایا" پہلے تم بیٹھو اس طرح کئی بار ہر ایک نے دوسرے سے بیٹھنے کو کہا بالآخر دونوں ہی ایک ساتھ چارپائی پر بیٹھے اور دونوں حضرات کے مابین باتیں شروع ہو گئیں۔ میں تھوڑی دیر کے لئے وہاں سے الگ ہو گیا۔ اور جامعہ کے بچوں سے باتوں میں مصروف ہو گیا ادھر جب چائے ناشتہ اور گفتگو کا کام پورا ہوا تو آواز دی۔ حاضر ہوا فرمایا چلو۔ امین شریعت جب چلنے لگے تو حضور مجاہد ملت اس وقت تک جامعہ میں داخل نہیں ہوئے جب تک آپ رکشہ پر بیٹھ نہیں گئے۔ ہمارے اکابر کے خوش گوار تعلقات اصاغر کے لئے درس عبرت ہے۔ کاش آج علماء اہلسنت نمونہ اسلاف ہوتے۔ اور اپنے اسلاف کے کردار و عمل کو مشعل راہ بناتے تو ان میں باہمی اختلاف وانتشار اور آپسی شکر رنجی کی بو تک نہیں آتی۔

امین شریعت تقویٰ کے آئینے میں:-

ایک مرتبہ مادھوپور سلطانپور، ضلع مظفر پور میں آپ کا ورود مسعود ہوا۔ مادھوپور سے متصل رام کھتاری بستی میں حافظ شبیر احمد حبیبی کے مسلسل اصرار پر آپ نے دعوت قبول فرمائی اور تشریف لائے۔ ناشتہ وغیرہ کے لئے دستر خوان بچھا تو اس پر حضرت کے ساتھ چند دوسرے اشخاص بھی بیٹھ گئے۔ صاحب خانہ کے علاوہ دستر خوان پر بیٹھے ایک شخص نے آنے والے ایک شخص کو شرکت کے لئے آواز دی تو آپ نے اسے منع فرمایا کہ دوسرے کے دستر خوان پر بیٹھ کر دوسرے کو نہیں بلانا چاہئے یہ تھی آپ کے تقویٰ اور سنت رسول پر عامل رہنے کی ایک جھلک۔

کرامت:-

آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ تھی کہ آپ کا ہر عمل سنت مصطفیٰ کے عین مطابق تھا۔ ساکنان مادھوپور سلطان پور ضلع مظفر پور کی پیہم کوششوں کے بعد ایک مرتبہ آپ نے مادھوپور کے ایک دینی جلسہ میں شرکت فرمائی اختتام جلسہ کے بعد جامعہ قادریہ مقصود پور اورائی تشریف لے جانے کا ارادہ فرمایا سواری کے لئے رکشہ کا انتظام کیا گیا رکشہ پر سوار ہونے سے پہلے آپ نے آسمان کے جانب سر اٹھایا اور وہیں رک گئے۔ حاضرین یہ منظر دیکھ کر حیرت زدہ تھے کہ حضرت نے آخر ایسا کیوں کیا جبکہ اس وقت نہ ابر تھا نہ گھٹا چھائی تھی اور نہ آسمان میں کہیں بارش کا کوئی اثر تھا۔ فرمایا، "بارش ہوگی اتنا کہہ کر برآمدے میں تشریف لائے اور موسلا دھار بارش شروع ہو گئی اور اس قدر ہوئی کہ کھیت، کھلیان، ندی نالے سب جل تھل ہو گئے کرشمہ قدرت دیکھئے کہ بارش ہوئی بھی تو بس اسی بستی کے گرداگرد اور

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

اس سے متصل دوسری بستیوں میں پانی کا پتہ تک نہیں تھا۔ آپ کی زندگی سے متعلق اس طرح کے اور بہت سارے واقعات دیکھے اور سنے گئے ہیں جن کے ذکر و بیان کی یہاں گنجائش نہیں بلاشبہ ایک جامع حیثیات شخصیت کا نام امین شریعت ہے۔

وفات حسرت آیات:-

گذشتہ چند برسوں کے دوران داغِ مفارقت دینے والی ایک سے ایک جلیل القدر ہستیوں کا صدمہ ابھی کم بھی نہ ہونے پایا تھا کہ علم و فن اور تقویٰ و طہارت کا یہ سورج اپنی طویل علالت کے بعد ۳ر ربیع الآخر ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۹ر جنوری ۱۹۸۳ء کو ۲ بجکر ۵۵ منٹ پر سینٹ اسٹیفن میڈیکل ہاسپٹل میں ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا اور سارے زخموں کو ایک بار پھر تازہ کر گیا۔

وصال کی خبر ملتے ہی سینکڑوں مریدین و معتقدین دہلی پہنچ گئے مولانا سید شاہ اسرار الحق صاحب ایم پی نے ریلوے وزارت سے رابطہ قائم کر کے خصوصی انتظام کیا اور دوسرے روز ۲۰ر جنوری ۴ بجے شام کو ڈیلکس اکسپریس کے پارسل وان میں جسد خاکی کو پٹنہ کیلئے روانہ کیا۔ لاش کے ہمراہ حضور امین شریعت علیہ الرحمہ کے چند گجراتی مریدین بھی شامل تھے۔ جمعہ کی دوپہر کو لاش پٹنہ جنکشن پہنچی اور پونے چار بجے شام تک منی بس کے ذریعہ آبائی وطن بھوانی پور ضلع مظفر پور لائی گئی۔ بعد نماز عشاء آپ کے صاحبزادے امین طریقت حضرت مولانا شاہ مفتی محمود احمد قادری صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ میں علماء و مشائخ اور دانشوروں کی خاصی تعداد تھی بیرونی حضرات میں خصوصاً کانپور اور جائس کے مریدوں اور عقیدتمندوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی اس مسجد شریف کے قریب جس میں آپ نماز ادا کرتے تھے حضور امین شریعت علیہ الرحمہ کی خانقاہ اور دیوان خانہ جس میں اب آپ کی اہلیہ علیہا الرحمہ کی قبر ہے آپ کی قبر مرحومہ کے قریب ہی تیار کی گئی۔ قبر میں اتارنے کا فریضہ آپ کے مریدوں نے انجام دیا جنازہ کو قبر کے اندر اتارنے والوں میں حضرت علامہ الحاج محمد شفیع صاحب قبلہ اعظمی علیہ الرحمہ سابق ناظم اعلیٰ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اور دوسرے علماء و صوفیا بھی شامل تھے۔ دس بجے رات کو حضور امین شریعت کی لاش مبارک کو سپرد خاک کیا گیا۔

آخری دیدار:-

حضور امین شریعت کا آخری دیدار کرنے والوں کا بیان ہے کہ تدفین کے وقت گرچہ لاش مبارک تین دن پرانی ہو چکی تھی لیکن آخری دیدار کے وقت حضرت علیہ الرحمہ کا چہرہ اس طرح نظر آرہا تھا گویا آرام فرما رہے ہوں۔ پورے چہرے پر نور کی بارش ہو رہی تھی الحمد اللہ علی ذالک۔

اک پارسا کے فیض کا دریا ہے موجزن
اہل طلب کی بھیڑ ہے تربت کے سامنے

خداوند کریم اپنے حبیب سید کائنات ﷺ کے طفیل اہلسنت و جماعت کو حضور امین شریعت کا بدل عطا فرمائے علم و فن زہد و تقویٰ کے مقدس پیکروں سے ملت اسلامیہ کو ہمیشہ شاد و آباد رکھے اور تربت اطہر پر انوار و تجلیات کی بارشیں برسائے آمین یا رب العلمین۔

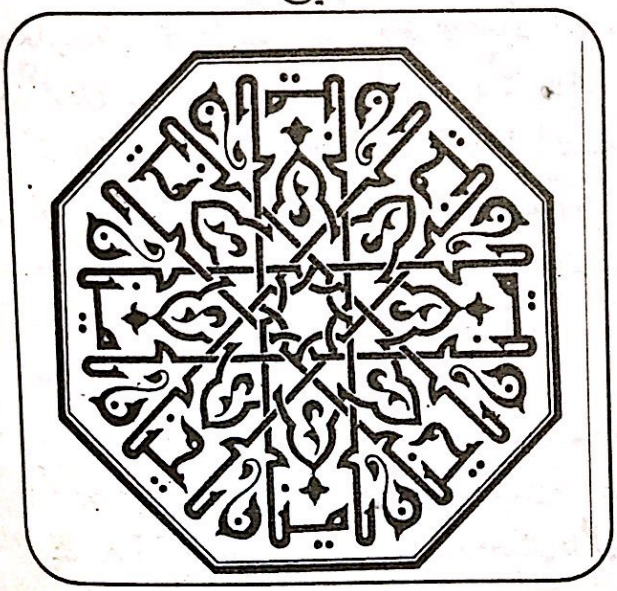

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

نوادرات

از - پیشکش

مولانا محمد عامر اشرف رفاقتی

درگاہ شریف حضرت امین شریعت اسلام آباد۔ مظفر پور بہار

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

مولانا ہدایت رسول رام پوری کی تاریخ وفات

از .....اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

بیشۂ سنت کے شیر ،واہ ہدایت رسول — نصرت حق میں دلیر، آہ ہدایت رسول
سرور کونین کا ، تھا بھکاری گدا — ملک جہاں کا ہوا شاہ ، آہ ہدایت رسول
احمد(۱) نوری کے تھے مہرا فق نور کے — ان کی چمک سے ہے ماہ ہدایت رسول
نجدیہ کی آنکھ کا خار ہمیشہ رہا — باغ کا صفا خواہ ہدایت رسول
اُف ! وہ شب رام پور ، ماہ رہا نہ ہور — گاہ تھے ارشاد(۲) نوگا ہ ہدایت رسول
ہاں!ہیں اب سلامت(۳) ظہور(۴) بہر سلامت ظہور — خوابی شاہ زاغنور خواہ ہدایت رسول
حضرت(۵) خلد آشیاں کا ہے یہ جلوہ عیاں — حق سے ہے ، جو کچھ وہاں راہ ہدایت رسول
اسکے چمن کی کلی ، دولت حامد علی (۶) — اس سے بھی بہتر بھلی چاہ ہدایت رسول
چشم ہدیٰ کا ہو تل ، نور خدا کا ہو ظل — ایسی کریں اسکو دل خواہ ہدایت رسول
تیر ا وظیفہ ، تیرے بیٹوں پہ اجراء کرے — کوہ میں تیر ے پرکاہ ہدایت رسول
راست ہوں مصراع سال کچھ ہیں دعاء کچھ ہیں فال — دل کو ہے اس کی کمال چاہ ہدایت رسول
چمکے عملے کا ورق ، یاد خدا ہو سبق — پائے سوئے روح حق راہ ہدایت رسول
ملک علی نے دیا ، بندے کو فضل ہنا — ملک علی میں ہو اشاہ ہدایت رسول
درگہہ انوار ہو ،وہی قرب دیار — مفرد جان باز بارگاہ ہدایت رسول
یارب از احمد رضا و ز صمد الا عطاء — راح فزا رنج و ما ہ کاہ ہدایت رسول
مہر کی وہ لہر آئے ، اسکو یم رحمت میں لائے — جس کی ملک بھی نہ پائے تھاہ ہدایت رسول(۷)

۱)اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ "سید شاہ ابوالحسین احمد نوری سجادہ نشین مارہرہ جن سے ارادت و خلافت خاصہ حاصل ہوئی۔(۲)قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ ارشاد حسین نقشبندی مجددی قطب رامپور (۳) سراج العلماء مولانا شاہ سراج الدین سلامت اللہ نقشبندی رامپوری متوفی ۱۳۳۸ھ (۴) شمس العلماء ملک مدرسین مولانا شاہ ظہور الحسین نقشبندی متوفی ۱۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۲ھ صدر المدرسین منظر اسلام بریلی (۵) عارف باللہ حاجی نواب کلب علیخاں نقشبندی والی رام پور متوفی ۱۳۰۴ھ مطابق ۱۸۸۷ء (۶) نواب حامد علی خاں والی رام پور اولا سنی مذہب بعدہ' رافضی ہوگئے۔(۷) منقول ہفتہ وار دبدبہ سکندری رامپور جلد ۵۱ ست و ستمبر ۱۹۱۵ء ۱۳۳۳ھ۔

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

حضرت صدر الشریعہ کا مکتوب

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضور پرنور دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور کا خادم مع الخیر ہے، البتہ جدہ میں طبیعت خراب ہوگئی تھی اور زیادہ خراب تھی مگر جلد افاقہ بھی ہوگیا، بعض ضروریات کی چیزیں جدہ میں گم ہوگئیں، مکہ معظمہ میں اس سال بالکل بارش نہیں ہوئی تھی جس کی وجہ سے گرمی نہایت شدت کی گرمی تھی، مگر اس ہفتہ میں ایک دن خوب بارش ہوئی جس کی وجہ سے اب گرمی کم ہوگئی، بلکہ قبل حج اسقدر سخت گرمی پڑی کہ پچھلا قافلہ جدو جہد سے چلا اس میں سے تقریباً دو سو حجاج کا راستہ میں انتقال ہوگیا۔ غالباً کل پرسوں تک مدینہ طیبہ کا قافلہ روانہ ہوگا کرایہ بہت زیادہ ہوگیا یعنی اٹھائیس گنی،

یہاں کے علماء کی خدمت میں حاضر ہوا، سب حضرات نہایت اخلاق سے پیش آئے، جس نے سنا کہ حضور کا کفش بردار ہے اُس نے نہایت عزت کی اور سب کو حضور کے دیدار کا نہایت مشتاق پایا، خصوصاً قاضی القضاۃ علامہ شیخ علوی مالکی (۱) شیخ مزروعی، (۲) قاضی القضاۃ کی خدمت میں چند بار دار الحکومت میں حاضر ہوا نہایت خلیق و بامروت اور ذی علم شخص ہیں، جب حاضر ہوتا کھڑے ہو جاتے اور عزاز کے ساتھ بٹھاتے اور حضور کا تذکرہ کرتے اور شوق زیارت ظاہر فرماتے، پہلی ہی بار کی حاضری میں بواب سے فرمادیا، یہ شخص آئے مجھے فوراً اطلاع دو۔ خلیل احمد یہاں ابتک ہے مگر نہایت ابتری کی حالت میں نہ کچھ خباثت اوس نے یہاں ظاہر کی نہ ظاہر کر سکتا ہے یہاں کے اکابر سے ایسا ہی سنا والعلم عند اللہ۔

رسالۂ مبارکہ الدولۃ المکیہ علما کی خدمت میں پیش کر دیا، قاضی القضاۃ نے ایک ۔۔۔۔اور نسخہ طلب فرمایا تھا کہ مصر بھیجنے کا انہوں نے ارداہ فرمایا کل صبح وہ دوسرا نسخہ بھی دے دیا، کل براہین قاطعہ طلب فرمایا تھا مگر وہابیہ کی تمام کتابیں جدہ میں رہ گئیں اس واسطے کہ سامان کے لئے میں نے الگ سے اونٹ کیا تھا۔ مگر آتے وقت سامان کے لئے اونٹنہ ملا مجبوراً تمام سامان جدہ میں چھوڑنا پڑا۔

رسالہ مبارکہ شمائم العنبر پر بفضلہٖ تعالیٰ پندرہ علمائے کرام نے مہر فرمادی مفتی شافعیہ جنہوں نے سال گذشتہ میں اختلاف کیا تھا، انہوں نے بھی مہر کردی، آج تک برابر اسی کوشش میں رہا اور تمام علماء کے پاس جاتا رہا بلکہ اس کام کو عمرہ پر میں نے مقدم سمجھا، کہ اس درمیان میں صرف چار عمرے کئے اور صبح سے شام تک دوڑتا پھرتا رہا یہاں تک کہ اب کافی ووافی تصدیقات حاصل ہوگئیں۔

مولوی عبدالکریم صاحب بخیریت ہیں، اور سلام عرض کرتے ہیں اور طالب دعاء ہیں ان کی وجہ سے فقیر کو بہت آرام ملا کسی بات میں انہوں نے تکلیف نہ ہونے دی۔ اور نہ دیکھا جاتا ہے کہ اس سفر میں کوئی کسی کا پرسان حال نہیں ہوتا مولیٰ تعالیٰ انکو جزائے خیر عطا فرمائے' منقول ماہنامہ الرضا بریلی شارہ ۲۰ جلد ۲ بابت ماہ صفر ۱۳۳۹ھ صفحہ ۷۰۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

---

(۱) علامہ سید علوی ابن عقیل مولود ۱۲۶۲ھ متوفی ۱۳۳۸ رئیس السادات العلویہ مکہ معظمہ۔

(۲) علامہ سید محمد بن عبدالرزاق المزروقی متولد ۱۲۸۴ھ علامہ شیخ عبدالحق مہاجر مکی اور قاضی القضاۃ علامہ امام صالح کمال کے ممتاز ترین شاگرد تھے، عہد عثمانی میں مکہ مکرہ کے قاضی ہوئے، عہد ہاشمی میں وزارت تعلیمی کے رکن خاص مقرر ہوئے، عہد سعودی رئیس محکمہ طبری و رئیس مجلس اہلی استشاری مجلس قاضیالقضاۃ اور اس کے وکیل بھی رہے، باب قطبی اور باب باسطی کے درمیان ایک رواق میں حلقہ درس قائم تھا، جس میں کبار اہل علم و معرفت حاضر ہوتے تھے۔ ۲۵ صفر ۱۳۶۰ھ میں وفات پائی ان کو اعلیٰ حضرت فاضل بریلی سے علوم اور سلاسل کی اجازت بھی حاصل تھی اور ان کو امین الفتوی اور مکین التقویٰ کے بلند خطاب سے نوازا تھا۔

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم آسی قدسرہ کی تحریر کا عکس

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت سلطان الاولیاء خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی قدس سرہ کے امام و خطیب حضرت مولانا خواجہ سید اسلام الدین نظامی مدظلہ نے اپنے دادا حضرت حافظ شاہ سید علیم الدین نظامی کی بیاض خاص سے عکس نکلوا کر عنایت فرمایا۔ حافظ صاحب حضرت آسی کے دربار محبوبی میں وکیل بھی تھے۔

عامر اشرف رفاقتی

ارشادات حضرت سلطان الشیخ محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحضرت موصوف —

جلسہ حریع کے ساتھ بیٹھے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑے دہنے ہاتھ کی انگلیوں کو دہنے ہاتھ سے اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو بائیں ہاتھ سے اور انگوٹھے کو حبس دم کے ساتھ نقش اللہ کا تصور کرے —

دیگر دہنی ہاتھ سے بائیں بازو پکڑے اور بائیں ہاتھ سے دہنے بازو سے متصل کرے اور حبس دم کے ساتھ لفظ اللہ دل سے کہتا رہے زبان کو

داخل نہو — اجازت این اشغال و اذکا

بخدمت سیدی سندی یا مکرمی محترمی مخدومی

جناب حافظ سید علیم الدین صاحب نظامی امتہ

للا مرگز رانیدم و حاضر و غائب امید — دعا

خیر و حسن خاتمہ از حضرت موصوف دارم —

حررہ محمد عبدالعلیم الرشیدی بانامی

بماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۸ھ

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

دُعا نامہ و فرمان

از.....اعلیٰ حضرت مخدوم الاولیاء حضور اشرفی میاں علیہ الرحمہ

میں رب تبارک و تعالیٰ سے بصد عزو نیاز دعا کرتا ہوں کہ جسطرح اپنے پیارے محبوب یزدانی حضور غوث العالم تارک السلطنت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام نامی واسم گرامی کا عرب و عجم چار دانگ عالم میں سکہ جمادیا اور انکی بارگاہ عالم پناہ کو مرجع خلائق فرمادیا اور ان کے فیوض و برکات لاکھوں تشنہ کامون کو سیراب کردیا اور ان کی نظر کیمیائے اثر سے مس دل کو سیم وزر محتاج کو صاحب ثروت بلکہ جوہری اور مفلس کو صاحب دولت بلکہ اشرفی بنادیا اسی طرح اوس نام پاک کی طرف شرف انتساب کو وہ کرامت عطا فرمائے کہ رسالہ "اشرفی" کو پسندیدہ اہل ایمان فرماکر قلوب میں اس کا سکہ جمادے مسلمان اس کی طرف جھک پڑیں اور فیوض و برکات سے مالامال ہوتے رہیں پیاسے سیراب ہوں اور "اشرفی" اشرفی ہو جائے۔ اے میرے رب اس ناچیز فقیر کی دعا کو شرف قبولیت عطا فرما یا فقیر رسالہ و مدیر و مطبع و خریدار کا دعا گو ہے اور ہمیشہ دعا کرتا رہے گا جن لوگوں کو فقیر سے نسبت ارادت ہے اونکا فرض ہے کہ اس رسالہ کی خریداری ضرور کریں اور دوسروں کو ترغیب دیں یہ میرا تاکیدی حکم ہے دیکھنا ہے کہ اس کی عزت کون مخلص کرتا ہے یقیناً یہ رسالہ شجرہ سے زیادہ نفع بخش ہے۔

فقیر ابو احمد لمد عو محمد علی حسین اشرفی جیلانی سجادہ نشین آستانہ کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد۔

کلمات طیبات

مبسلا و حامدا و محمدا (جل و علا)
و مسلما و مصلیا محمدا (ﷺ)

اس پر آشوب زمانے میں جبکہ لوگوں نے مذہبی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا ہے اور ضلالت کی گھنگھور گھٹائیں امنڈ امنڈ کر عالم پر چھارہی ہیں۔ بالخصوص کفرستان ہند میں کہ آئے دن ایک نیا مذہبی فتنہ کھڑا رہتا ہے۔ اور جدت پسند طبیعتیں ہر نئی گمراہی پر لبیک کہنے پر کمربستہ ہیں نہایت درجہ ضرورت تھی کہ ایک رسالہ خالص اہل سنت اور جماعت کا شائع ہو جو عقائد حقہ کی اشاعت کرے اور ائمہ مجتہدین کی تقلید اور مقبولان بارگاہ ازلی حضرات برگزیدگان خلق اولیاء کرام و صوفائے عظام کی شاہراہ کا رہبر ہو اوس تصوف کا حامی جس کی روح رواں شریعت مطہرہ ہے اور اس کا شریعت کا ہادی ہو جس کی آرام جان تصوف ہے ایسی خصوصیتوں کے ساتھ کوئی رسالہ نظیر فقیر سے نہیں گذرا تھا اور عرصہ سے خیال تھا کہ اس اگر نمایہ خدمت اسلام کی کمی کس طرح پوری ہو سکے میں اپنی اس مسرت کو لفظوں میں ظاہر نہیں کرسکتا جو رسالہ "اشرفی" کہ جاری ہونے سے ہوئی ہے میری مدت کی دعاء حق سبحانہ و تعالیٰ نے قبول فرمالی اور "اشرفی" انہی اغراض مقاصد کے لئے کمربستہ ہو گیا جس کی تمنا فقیر کے دل میں تھی میں نور چشم مولانا سید محمد مدعمرہ محدث کو استقلال و محبت کی نصیحت کرتا ہوا دعا دیتا ہوں کہ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو اور میری قبولیت دعاء کے بہترین مقاصد ہوں میں اپنے تمام مریدان و معتقدان، متوسلان، سلسلۂ عالیہ اشرفیہ کو حکم دیتا ہوں اور بہت زیادہ تاکید کرتا ہوں کہ رسالہ "اشرفی" کی خریداری اپنا فرض کیا خیال کریں اور اس حکم کی تعمیل میں ذرہ برابر سستی نہ کریں اور عام مسلمانوں سے میری اپیل ہے کہ اس رسالے کی خریداری سے ان مقاصد عالیہ کی طرف سبقت کریں جن کا اشرفی کے سوا اور جگہ نہ پائیں گے یہ خاص شرف اس رسالے کو حاصل ہے کہ لطائف اشرفی جیسی معتبر جیسی جامع بے مثل و بہتر کتاب مستطاب کا ترجمہ بالالتزام چھپتا رہے گا جس کی مشتاق ایک دنیا ہے عرصے سے اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہے، حق سبحانہ و تعالیٰ رسالے کو روز بروز کو کامیابی عطا فرمائے۔ میں آخر میں پھر اس بات کو دہراتا ہوں کہ کوئی مرید اور معتقد ایسا نہ ہو جو اس رسالہ کا خریدار نہ بنے۔ والسلام

فقیر ابو المحمود سید احمد اشرف اشرفی جیلانی غفرلہ
کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

بابتہ ماہ ۳ سنہ ۲۵

۲

کلماتِ طیبات

حضرت اقدس صاحب سجادۂ عالیہ سنیہ دامت برکاتہم العالیہ

حمد - نعت - دعا و دوام و بقائے رسالہ

هُوَ الْمُسَمِّيٰ وَالْمُحَلِّلُ وَالْمُسَبِّحُ وَالْمُهَلِّلُ ۔۔۔ وَالْمُحَمِّدُ وَالْمُصَلِّيٰ وَالْمُسَلِّمُ وَالْمُحَوْقِلُ

وَالْمُجَاعِلُ وَالْمُمِدُّ الْمُعِزُّ وَالْمُمَلِّكُ لَهَا بِجُمْلَةٍ ۔۔۔ وَبِهٖ يَتِمُّ حَسَنَاتُهَا بِرَكَاتُهَا فَتَقَبَّلْ

خیر مقدم

چکیدۂ قلم بدیع رقم حضرت مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل اکبر صاحب سجادۂ آستانہ عالیہ سنیہ

فجملہ کہ ایدون بدیشان برآمد ۔۔۔ بایزدکہ ارمانِ ارمان برآمد

بعلمِ کلام آمدہ ماتریدی ۔۔۔ بفقہ حنیفی چو نعمان برآمد

بہ بزمِ روایات زانوار سنت ۔۔۔ بمصباح مشکوٰۃ ایمان برآمد

صلائے تعرف صدائے تصوف ۔۔۔ بجوشِ حقیقت نیوشان برآمد

رشیدی جناری بہ گلبانگ بلبل ۔۔۔ سرودے زگلبانگ ستان برآمد

بشعر و سخن بلبلے خوشنوا ۔۔۔ بصحن گلستان غزلخوان برآمد

زلازل و رادات بخدی فتادہ ۔۔۔ زاجسادِ وقتا بیہ جان برآمد

خوشا نسخہ از شاراتِ حکمت ۔۔۔ شفائے دل و راحت جان برآمد

بسیادِ رضا یادگارِ رضا ۔۔۔ تسلی دہ دردِ ہجران برآمد

بلا ہیم چون عمر و راداد جنبش

غزلو الہبز بدے نیستان برآمد

Scanned with CamScanner

Rafaqati App: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.ashrafi.rafaqati2

ایک اہم خوشخبری

قبلۃ العلماء، کعبۃ العرفاء، منبع الفیوض الرحمانیہ، فاتح الکنوز العرفانیہ، جامع الطریقین، مجمع البحرین، مرجع انام، اعلیٰ حضرت، قدسی منزلت، مخدوم الاولیاء، مرشد العالم، محبوب ربانی، مخدوم سید شاہ ابو احمد **محمد علی حسین** حسنی، حسینی، فاطمی، اشرفی الجیلانی، قدس سرہ النورانی سجادہ نشین و جانشین حضرت غوث العالم محبوب یزادنی، مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی، چشتی نظامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گرامی قدر آباء واجداد کا ذکر جمیل، اور آپ کے حالات و کمالات اور فیوضات و برکات اور آپ کے اولاد امجاد، و جانشین اور خلفائے کبار کے کمالات و کارناموں کے بیان میں ایمان افروز "ہدایت ارشاد" پہلی کتاب مستطاب،

بنام حیات مخدوم الاولیاء قدس سرہ

از جانشین حضور امین شریعت حضرت امین طریقت مولانا الحاج الشاہ محمود احمد قادری چشتی نظامی مدظلہ العالی زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر بہت ہی جلد منظر عام پر آرہی ہے۔ خواہش مند حضرات پہلی فرصت میں مندرجہ ذیل پتہ پر اپنے آڈر بک کرالیں تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے،

پتہ:- درگاہ شریف حضرت امین شریعت، اسلام آباد (بھوانی پور) سون برساڈیہہ، مظفر پور، بہار۔

Scanned with CamScanner